Rev. Amos Masih

مسیحی عبادت کے اصل و اصول

از

کینن آر۔ ڈبلیو۔ ایف وُٹن ایم۔ اے

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

انارکلی لاہور

مسیحی عبادت کے اصل و اصول

مُصنّفہ

کینن آر۔ ڈبلیو۔ ایف۔ وُٹن ایم۔ اے

پنجاب ریلجس بک سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

سنہ ۱۹۶۰ء

تعداد ۱۰۰۰

بار اوّل

دیباچہ

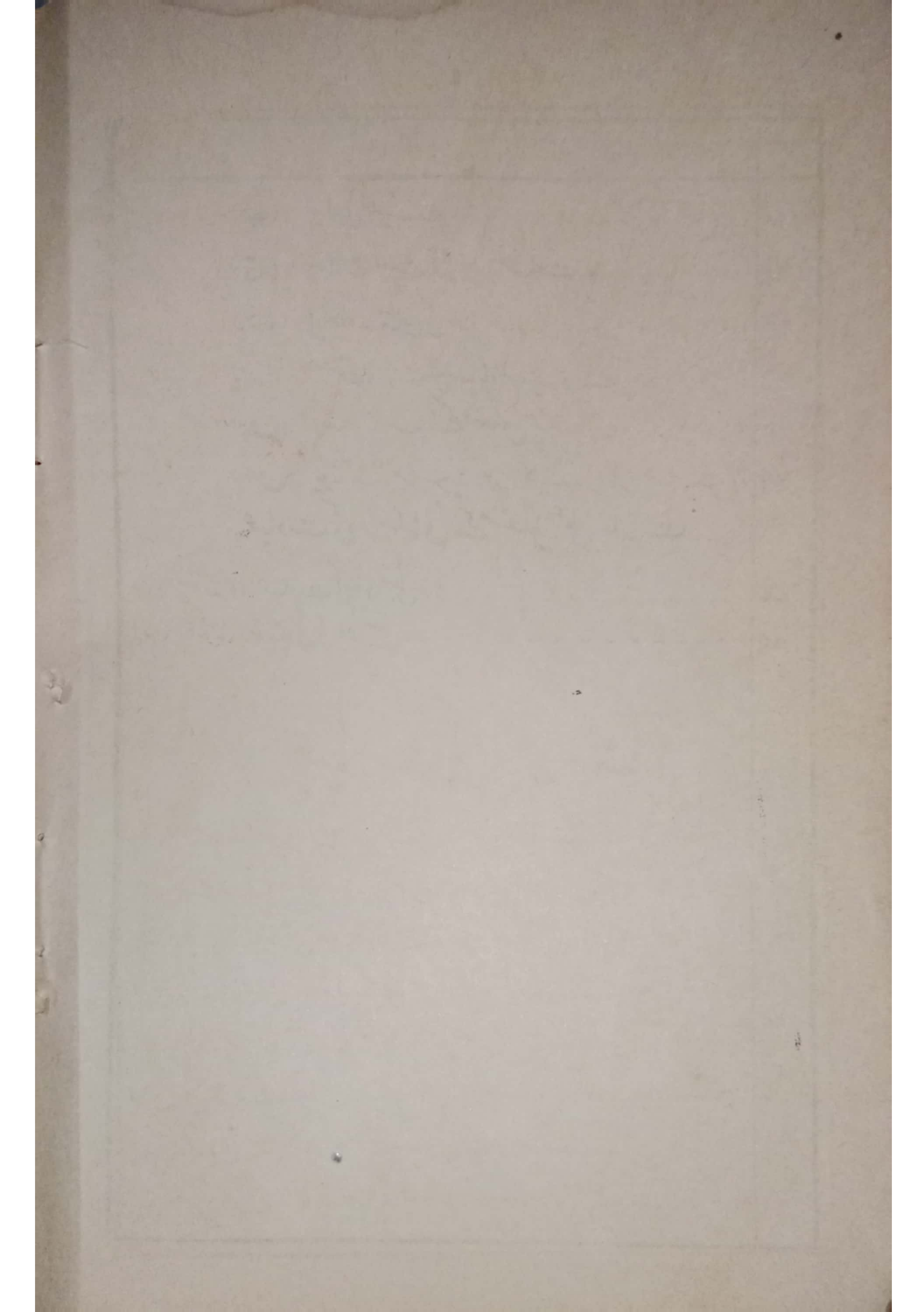
یہ چھوٹی سی کتاب اِس غرض سے پاکستانی کلیسیاؤں کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے تاکہ اس سے وُہ خُدا تعالےٰ کی عبادت میں ترغیب اور ہدایت حاصل کریں۔ مصنّف کتاب ہذا کی دلی دُعا ہے کہ پاسبان اور ممبرانِ کلیسیا اس کو پڑھ کر بہترین طور سے عبادت کی اہمیّت اور مفہوم کو معلوم کر کے زیادہ سرگرمی اور فہمیّت کے ساتھ عبادت الٰہی میں اپنے دل لگائیں۔ چند سالوں کے تجربہ کے بعد مجھے معلوم ہُوا ہے کہ اکثر جماعتیں عبادت میں وُہ رُوحانی سرور حاصل نہیں کرتیں جو کُل مسیحیوں کا حق ہے کیونکہ وُہ ہنوز عبادت کی حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ لہٰذا اس امر کی ضرورت محسوس ہُوئی کہ عبادت کے بنیادی اصل و اصُول و دیگر ضرُوری حقائق وضاحت سے عوام کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ ان اصُولات و حقائق کو سمجھنے اور اس صحیح طرزِ عبادت کو معلوم کرنے میں جو خُدا کے منشا کے مطابق ہے ہمیں کتابِ مقدس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ جو باتیں اِس اہم موضُوع پر عہدِ عتیق و جدید میں قلمبند ہیں وُہ اِن اوراق میں بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اُنیس ۱۹ صدیوں کی کلیسیائی تواریخ اِس موضوع سے ایک گہرا تعلق رکھتی ہے۔ لیکن یہ خیال کرنا مناسب نہ ہوگا کہ مصنف ان سب عبادتی طریقوں کو پسند کرتا ہے جو ذیل میں مندرج ہیں۔ قارئین کرام خود بخود امتیاز کریں کہ کون سی باتیں قابلِ تقلید ہیں اور کون سی ردّ کرنا چاہئیں۔ کتاب کے آخری حصّہ میں وُہ عملی باتیں تصنیف ہُوئی ہیں جو کلیسیائے پاکستان کی موجودہ صُورتِ احوال سے علاقہ رکھتی ہیں۔ مصنّف بے شک انگلیکن کلیسیا کا فرد ہے اور اُس کے طرزِ عبادت کو پسند کرتا ہے تاہم اُس نے پوری کوشش کی

ہے کہ غیر جانب دار طریق سے اِس موضوع پر قلم اُٹھائے وُہ اُمید کرتا ہے کہ دیگر برادران بھی جن کی رفاقت میں اُس نے اللہ ربّ العالمین کو سجدہ کیا ہے ان ہدایات سے مستفید ہوں گے ۔ کاش کہ ہم سب اس دُعا کے ساتھ اس رسالہ کو پڑھیں کہ خُدا آپ ہی ہماری رُوحوں کو عبادت کرنا سکھائے اور ہم خاکی گنہگار انسانوں سے ایسی پرستش کروائے جیسی اُس خدائے واحد و برحق کی شان کے لائق ہو جو تمام حمد و تمجید کا مستحق ہے ٭

آر ۔ ڈبلیو ۔ ایف ۔ وُٹن

گوجرانوالہ ۔ ستمبر ۱۹۵۹ء

فہرست مضامین



عبادت کی اہمیت

"مُختصر سوال و جواب" کے کتابچہ میں لکھا ہے کہ "خُدا نے انسان کو اس مُراد سے پیدا کیا کہ وہ اُس کا جلال ظاہر کرے اور ہمیشہ اُس کے ساتھ خُوشحال رہے۔" چنانچہ عبادت انسان کا اعلےٰ عمل ہے، کیونکہ یہ ایک ایسا واحد عمل ہے جس سے صرف خُدا کا جلال مقصود ہے۔ کسی نے یُوں کہا ہے کہ "ایک ہی طریقہ ہے جس سے ہم خُدا کے جلال کے لئے عمل کرنا سیکھیں" یعنی کہ ہم کوئی ایسا متواتر عمل کرتے رہیں جس کا خُدا کے جلال کے سوا کوئی اَور مقصد نہ ہو چنانچہ عبادت کے وقت ہم بالکل یہی کرتے ہیں۔ جو وقت ہم اپنے گھُٹنوں کے بل صرف کرتے ہیں خُدا اُس کی اِس لئے نہیں قدر کرتا کہ وُہ تمام دیگر اوقات سے زیادہ قابلِ قدر ہے حالانکہ یہ بات بھی

درست ہو سکتی ہے بلکہ اِس لئے کہ اُن خاص اوقات کا اثر ہمارے سب اوقات پر پڑے لہٰذا عبادت ہی وُہ واحد طریقہ ہے جو اس مقصد کو پُورا کرتا ہے اور ہم یقین کے ساتھ اِس امر کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ عبادت کرنا محض وقت ضائع کرنا ہے کیونکہ عبادت کرنے سے کچھ نہیں ملتا وُہ زندگی کے اصل مقصد سے کُلیتہً ناآشنا ہے۔ دراصل عبادت الٰہی ہی سے سب کچھ حاصل ہوتا ہے، کیونکہ یہ عبادت ہی تمام باتوں پر اثر انداز ہوتی ہے اور انسان کی زندگی کو ایک بالکل نئی سطح پر اُٹھاتی ہے جہاں کسی کلیسیا کی عبادت میں غفلت ہوتی ہے۔ وہاں وُہ کلیسیا دیگر امُور میں کتنی ہی مشغُول کیوں نہ ہو، اُس کی غفلت اِس بات کا سب سے بیّن ثبُوت ہے کہ وُہ کلیسیا رُوحانی طور پر بے پھل ہے، اور شخصی زندگی میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔ جب تک کوئی کلیسیا عبادت کی طرف رجُوع نہیں کرتی اُس کی بیداری کا واقع ہونا محال ہے''۔

بعض اوقات مسیحیوں نے عبادت کو محض اپنی رُوحانی ترقی کا وسیلہ خیال کیا اور یوُں اُنہوں نے عبادت کے دیگر حصّوں پر وعظ کو مقدّم جگہ دی کیونکہ وعظ میں کلام کو سمجھنے کی زیادہ صلاحیت پائی جاتی ہے۔ بہرحال یہ عبادت کے معنوں کے متعلق ایک غلط فہمی ہے لازم ہے کہ عبادت میں ہم نہ اپنی طرف نہ دیگر انسانوں کی طرف بلکہ صرف خُدا کی طرف متوجہ ہوں۔ بے شک حقیقی عبادت سے رُوحانی ترقّی ہی مقصُود ہے کیونکہ عبادت میں ہم زندہ خُدا سے ملتے ہیں جس کی رفاقت پر ہماری رُوحانی زندگی موقوف ہے۔ چُونکہ عبادت میں رُوحانی ترقی ہمارا مقدّم مقصد ہے اور ہم نے اب تک صحیح طور پر خُدا کی عبادت کرنا نہیں سیکھا، لہٰذا ضرور ہے کہ ہم خود نہیں بلکہ وُہی ہماری عبادت کا مرکز ہو۔ ایسی عبادت کی بہت سی تصویریں ہیں جس کا مرکز خُدا ہے۔ کلامِ مقدّس میں شاید سب سے

صاف سرافیم کی عبادت ہے جس کا ذکر یسعیاہ ۶: ۱-۵ میں ہے - اُن کا گیت مغربی اور مشرقی کلیسیاؤں میں پہلی صدیوں سے لے کر آج تک مسیحی عبادت میں استعمال ہوتا ہے - خُداوند یسُوع مسیح ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا اپنے لئے سچے پرستاروں کو ڈھونڈھتا ہے (یُوحنّا ۴: ۲۳) اور پولُس رسُول کے مطابق مسیحی وہ ہے جو خُدا کے رُوح کی ہدایت سے عبادت کرتا ہے اور مسیح یسُوع پر فخر کرتا ہے، اور جسم کا بھروسہ نہیں کرتا -

چُونکہ عبادت انسان کا اعلیٰ عمل ہے لہٰذا عبادت کرانا ایک لحاظ سے خادم الدّین کے فرائض میں سب سے مقدّم کام ہے جس کے لئے بہت سوچ بچار اور تیاری کی ضرُورت ہے - اگر ہم اِس میں ناکام رہیں تو اپنی ساری خدمت میں ناکام ہوتے ہیں اور ہم تب ہی اِس میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب ہم نے خود درُستی سے عبادت کرنا سیکھا ہے - کیلوِن (Calvin) کے نزدیک مسیحیت میں مقدّم بات درُستی سے خُدا کی عبادت کرنا تھی - اور جب ہم خود درُستی سے عبادت کرنا جانتے ہیں تو ہم دُوسروں کو بھی یہ کام کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں بہت سے پاسبان اِس میں ناکام رہتے ہیں جس طرح عیلی کے بیٹے ناکام تھے - اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ یا تو لوگ خداوند کی قربانی سے گھِن کرنے لگتے (۱- سموئیل ۲: ۱۷) ہیں یا کم از کم اپنی عبادت میں خُدا کا جلال ظاہر کرنے کے ناقابل ہوتے ہیں -

عبادت کیا ہے ؟ :-

عبادت کے کئی مختلف پہلو ہیں - ان کو سمجھنے سے ہم عبادت کے معنی بخُوبی سمجھ سکینگے -

1 - عبادت خُدا کی عظمت اور حق تعالیٰ کے بھید کا احساس ہے - کسی نے اس کی یُوں تعریف کی ہے کہ مخلُوق کا خالق کے بے پایاں بھید کے سامنے اپنے تئیں

پست کرنا عبادت ہے۔ ایک ایسا خدا جس کے متعلق کوئی بھید نہ ہوتا، اور جسے ہم پوری طرح سے سمجھ سکتے وہ خدا نہ کہلاتا۔ جیسے اہل اسلام کے لئے ہے ویسے مسیحیوں کے لئے بھی خدا الغیب ہے۔ کیونکہ وہ ہماری انسانی سمجھ سے نہایت ہی بالاتر ہے۔ (یسعیاہ ۴۰: ۲۵ - ۲۸ - رومی ۱۱: ۳ تا آخر) - بے شک مسیح میں عجیب طرح سے عرفان الٰہی اور حق تعالےٰ کا انکشاف انسان کو عنایت ہے، لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہماری محدود عقلیں اس کی پوری حقیقت سمجھ سکتی ہیں۔ خدا کی حقیقت اور حضوری کے احساس سے انسان کے دل میں لازماً دہشت اور حیرت پیدا ہو جاتی ہے اور ہمیں یہ بات یعقوب کے خواب میں صاف نظر آتی ہے (پیدائش ۲۸: ۱۶ - ۱۰) زبور نویس یہ نصیحت کرتا ہے: "ساری زمین اس کے حضور کانپتی رہے۔" وہ اپنے عبادت کے وقت خدا کا رعب مان کر اسے سجدہ کرتا ہے (زبور ۹۶، ۸: ۵ - ۷) یہ خوف اور الٰہی عظمت کا احساس زیادہ نمایاں طور پر ابتدائی زمانوں کے مذاہب میں نظر آتا ہے۔ اور ذات الٰہی کے مکاشفے کے بڑھ جانے سے دیگر خیالات اور احساسات پیدا ہوتے ہیں اور یہ حقیقی عبادت کا ایک دائمی پہلو ہے، کیونکہ جب الٰہی صفات کا کامل مکاشفہ انسان کو بخشا گیا تو وہ انسان سے بہت بالاتر اور اس کی سمجھ سے پرے نظر آتا ہے۔ علاوہ بریں الٰہی پاکیزگی کا انکشاف خدا کے اخلاقی مطالبات ظاہر کرتا ہے اور ناپاک انسانوں میں ضرور دہشت پیدا کرتا ہے۔

اس سبب سے ابرہام خدا کو پکارتا ہے، اور کہتا ہے کہ "میں نے خداوند سے بات کرنے کی جرأت کی اگرچہ میں خاک اور راکھ ہوں" (پیدائش ۱۸: ۲۷) اور یسعیاہ فرشتوں کی عبادت اور خدا تعالےٰ کی رویا دیکھ کر بول اٹھا کہ "مجھ پر افسوس! میں تو برباد ہوا! کیونکہ میرے ہونٹ ناپاک ہیں۔ اور نجس لب لوگوں میں بستا ہوں، کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ رب الافواج کو دیکھا" یسعیاہ ۶: ۵ ہمارے

خداوند یسوع نے خود خدا سے جو منصفِ اعلیٰ ہے ڈرنے کی تعلیم دی۔ (ملاحظہ ہو متی ۱۰: ۲۸)، عبرانیوں کے خط کا مصنف بھی عبادت کے متعلق نصیحت کرتے وقت اسی الٰہی خوف کا ذکر کرتا ہے (ملاحظہ ہو عبرانی ۱۲: ۲۸، ۲۹) چنانچہ عبادت محض یہ نہیں کہ مخلوق اپنے خالق کے سامنے اپنے تئیں پست کرے بلکہ یہ بھی کہ گنہگار اپنے منصف کے سامنے اپنے آپ کو پست کرے۔ موجودہ زمانے کی دینداری میں یہ ایک کمزوری ہے کہ عبادت کا یہ پہلو اکثر فراموش کیا جاتا ہے۔

۲۔ عبادت خدا کی تمجید ہے:۔

کتابِ مقدس کے الفاظ میں "خدا ستائش کے لائق ہے" زبور ۱۸: ۳ اور جب ہم اُس کی تمجید کرتے ہیں تو ہم صرف اُس کا حق اُسے ادا کرتے ہیں زبور ۲۹: ۲ خدا کی تمجید کرنا صادقوں کی ایک صفت ہے زبور ۳۳: ۱ عبرانی لوگ مخلوقات میں اور اپنی قوم کی تواریخ میں خدا کے عجیب کام دیکھ کر اُس پر تعجب کرنے اور اُس کی تمجید کرنے پر مجبور ہوتے تھے ہمیں زبوروں اور عہدِ عتیق کے دیگر حصوں میں حمد کے گیتوں کا ایک خزانہ ملا ہے۔ زبور نویس کی ساری زندگی حمد اور شکر گذاری سے معمور تھی زبور ۳۴: ۳، ۱۰۳: ۱ اور جب یسوع ناصری میں خدا مجسم ہو کر آیا تو لوگ اُس کی ستائش کرنے پر اس سے بھی زیادہ مجبور ہوئے۔ اس بات کی تحقیق میں ہمیں لوقا کی انجیل کے وہ گیت ملتے ہیں جن کا مسیحی عبادت میں ایک اہم حصہ رہا ہے۔ یسوع کے عجیب کام لوگوں کو تعجب اور تعریف کرنے کی ترغیب دیتے تھے (لوقا ۴: ۳۶ و ۹: ۴۳۔ متی ۱۴: ۳۳ و ۲۰: ۹) چنانچہ اُس نجات کے لئے جو خداوند یسوع مسیح میں ہمیں حاصل ہوئی ہے خدا کی حمد و تعریف کرنا مسیحی عبادت کا ایک اہم حصہ ہے۔

۳۔ عبادت خدا کے ساتھ ایک شخصی ملاقات ہے:۔

زبور نویس زندہ خدا کی رفاقت کا آرزومند تھا اور یہ آرزو درحقیقت عبادت

کی ایک شرط ہے۔ ہمیں یہ چیز خاص کر زبور ۲۷: ۴ - ۸ + ۴۲: ۱-۲ + ۸۴: ۱-۲ میں نظر آتی ہے۔ اُس کی بڑی تمنا زندہ خُدا سے ملنے اُس کے جمال کو دیکھنے اُس کی بارگاہ میں رہنے اور اُس کی حضوری میں اپنا وقت گذارنے کی تھی، کیونکہ وہیں کامل شادمانی ہے (۱۶: ۱۱) لہٰذا ہماری ساری عبادت ہمارے دِلوں کی گہری آرزوؤں سے اُٹھنی چاہیئے، اور بڑی خُوشی کا منبع ہونی چاہیئے (زبور ۴۳: ۴ - لُوقا ۲۴: ۵۲ - ۵۳) جس طرح ہمیں اپنے جانی دوست کے ساتھ اپنا وقت گزارنے میں خُوشی حاصل ہوتی ہے اُسی طرح ہمیں خُداوند ذوالجلال کی رفاقت میں وقت گزارنے میں مسرت حاصل ہونی چاہیئے۔ ایک مسیحی اُستاد نے اپنے ایک شاگرد سے پُوچھا کہ تمہاری دُعا کا کیا مضمون ہوتا ہے۔ اُس نے جواب دیا خُدا کے جمال کو دیکھنا اور اس بات پر خُوشی کرنا کہ اُس کا جمال کِس قدر عجیب ہے۔

۴۔ عبادت قُربانی ہے:-

جب عبادت کرنے والا الٰہی راز کے سامنے اپنے تئیں پست کرتا ہے اور الٰہی جلال کی تعریف کرتا ہے اور زندہ خُدا کی رفاقت کی تلاش کرتا ہے تو وُہ اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنی رُوحانی و جسمانی ملکیت میں سے تھوڑا بہت خُدا کی نذر کرے۔ جانوروں کی قربانیاں اور بے جان چیزوں کے نذرانے تمام ممالک کی عبادتوں کا ایک اہم حصہ ہیں اور یہ عبادت کی ابتدائی صُورت ہے۔ قُربانی کے اِس نشان سے انسان چاہتا ہے کہ کوئی چیز خُدا کو دے تاکہ اِس فعل سے وُہ اپنے آپ کو اُس کے تابع ظاہر کرے۔ انسان عموماً اپنے لئے کثرت سے مال و متاع حاصل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے، مگر قُربانی کے وقت وُہ رضامندی سے بغیر شرط کے تھوڑا بہت خُدا کی نذر کرتا ہے۔ قُربانی کے پُرانے طریقے تو پسِ پُشت ڈال دیئے گئے ہیں تاہم تمام حقیقی عبادتوں میں قُربانی کا اصُول پایا جاتا ہے۔ اِسی طرح زبُور نویس جہاں جہاں

جانوروں کی قربانیوں کی بے قدری ظاہر کرتا ہے، وہاں وہ شکستہ روح کی قربانی کا ذکر بھی کرتا ہے (زبور ۵۱: ۱۷)۔ اس حقیقت کو ہم انجیلِ مقدس میں دیکھتے ہیں۔ اس میں مسیحی عبادت کے لئے قربانی کا لفظ آیا ہے۔ ہماری عبادت ۱۔پطرس ۲: ۵ کے مطابق ایک کہانتی قربانی ہے، جو جسمانی طور پر نہیں بلکہ روحانی طور پر پیش کی جاتی ہے۔ وہ حمد کی قربانی بھی کہلاتی ہے۔ عبرانی ۱۳: ۱۵ - عبادت کی اعلیٰ صورت اُس وقت پیدا ہوتی ہے، جب ہم خُدا کی اُس رحمت کے سبب جو مسیح میں ہم پر ہوئی اپنی ساری شخصیت کو ایک زندہ، پاک اور خُدا کو پسندیدہ قربانی کے طور پر اُس کی نذر کرتے ہیں (رومیوں ۱۲: ۱)۔ یہ بات ہر قسم کی عبادت کے بارے میں درست ہے مگر خاص کر عشائے ربّانی کے بارے میں جہاں مسیح کی کامل قربانی کو یاد کر کے ہم اُس کے فدیۂ عظیم کے ساتھ متحد ہو کر اپنے آپ کو زندہ قربانی ہونے کے لئے چڑھاتے ہیں۔ ہماری ساری عبادت مسیح کے وسیلے سے پیش کی جاتی ہے، کیونکہ فقط اُسی کے وسیلے ہم باپ کو جانتے ہیں اور فقط اُسی میں ہو کر ہم کامل طور پر عبادت کر سکتے ہیں۔

ہم اِس بات پر اکثر زور دیتے ہیں، کہ انسان ایک محتاج یا بھکاری کی طرح خُدا کے سامنے آتا ہے وہ بذاتِ خود کوئی چیز بھی خُدا کو نذر کرنے کے لائق نہیں بلکہ اُس کے پاس نذر کرنے کے لئے کچھ ہے ہی نہیں۔ جو لوگ اپنی قربانیوں اور اپنے نیک کاموں کو خُدا کے سامنے پیش کرنا اپنی مقبولیت کا سبب قرار دیتے ہیں ان کے اعتراض کا جواب دیتے وقت ہمیں اِس بات پر زور دینا چاہیئے، مگر یہ صرف تصویر کا ایک ہی پہلو ہے۔ اِس کے برعکس یہ بھی درست ہے کہ وہ جو مسیح کا ہے، اور اُس کے خون سے پاک و صاف ہو چکا ہے، اپنا سب کچھ یعنی اپنا مال و جان خُدا کو نذر کر سکتا ہے۔ کلام سے یہ ظاہر ہے کہ ایسے نذرانے اُس کے

حضور مقبول ٹھہرتے ہیں کیونکہ خُداوند مسیح نے ایک عورت کے عطر کا نذرانہ اور ایک لڑکے کے ناشتے کا ہدیہ قبول کیا تھا (لُوقا ۷: ۳۶ - یُوحنا ۱۲: ۱ - ۸ - مرقس ۱۴: ۳ - ۹ - یُوحنا ۶: ۱ - ۱۴) ہم نے مانا کہ ہم خُدا کی دی ہُوئی نعمتوں کی شکرگذاری میں سے ہم اپنی شکرگذاری کے تحفے دیتے ہیں، لیکن ہم تب ہی اُس کی نعمتوں سے پُورا پُورا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، جب ہم بھی اُس میں سے بنا سیکھتے ہیں۔

عبادت کے اجزا:۔

عبادت کے ایک مکمل عمل میں، خواہ خلوتی ہو یا جماعتی، مندرجہ ذیل باتیں پائی جاتی ہیں:۔

(۱) گُناہوں کا اقرار:۔ جس وقت ہم خُدا کی پاک حضوری میں آتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو گُنہگار جانتے اور توبہ کرتے وقت ہم اُس کے قدموں میں اپنے آپ کو گراتے ہیں، تاکہ ہم اپنے گُناہوں سے پاک و صاف ہو کر اُس کے آگے خالص عبادت کی قُربانی چڑھا سکیں۔ اسی طرح یسعیاہ نبی نے ہیکل میں پُکار پُکار کر اپنی گُنہگاری پر افسوس کیا، جب تک کہ ایک سُلگتے ہُوئے کوئلے نے اُس کے لبوں کو صاف نہ کیا۔ پطرس نے بھی اپنے آپ کو خُداوند یسُوعؔ کے پاؤں پر یہ کہہ کر گرا دیا کہ "اے خُداوند میرے پاس سے چلا جا کیونکہ میں گُنہگار آدمی ہُوں۔" لُوقا ۵: ۸ اور یُوحنّا عارف مسیح کے جلال کے سامنے اُس کے پاؤں میں مُردہ سا گر پڑا۔ (مکاشفہ ۱:۱۷) کثیر التعداد انسان اپنے گُناہوں کا اعتراف کرنے سے انکار کرکے اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں (۱۔ یُوحنّا ۱: ۸) اِس طرح بغیر جانے وہ جھُوٹے بن جاتے ہیں اور جھُوٹوں کی پناہ میں آڑ لیتے ہیں (یسعیاہ ۲۸: ۱۵) یہ ایک مسلّمہ امر ہے کہ جھُوٹے لوگ سچّے خُدا کی عبادت نہیں کر سکتے۔ عبادت کا پہلا قدم یہی ہے کہ اپنے متعلق سچّائی کو جانیں کیونکہ اسی کو توبہ کہتے ہیں۔ توبہ کے عمل کے بعد ہم سچّے بن کر

سچائی سے سچے خُدا کی عبادت کر سکتے ہیں۔

(۲) شُکر گُذاری:۔ جب ایمان دار خُدا کو اپنا خالق و رازق اور دُنیا و مافیہا کا خالق و مالک اور ہر نیک انعام کا بخشنے والا، تسلیم کرتا ہے تو پھر یہ نہیں ہو سکتا کہ وُہ خُدا کے آگے اپنی حمد کی شُکر گُذاری پیش نہ کرے۔ اِس ضمن میں عہدِ عتیق و جدید دونو خُدا کی شُکر گُذاری سے معمُور نظر آتے ہیں۔ بُہت سے زبُوروں مثلاً ۹، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۶ اور لُوقا کی انجیل کے گیتوں کا یہی بڑا مضمون ہے۔ مقدّس پولس رسُول کے تقریباً ہر ایک خط سے شُکر گُذاری کی خوشبُو آتی ہے نیز کلسی ۴: ۲، ۱۔ تھسلنیکیوں ۳: ۴ میں شُکر گُذاری کے لئے خاص حکم ہے۔ اپنے گُناہوں کا اعتراف کرنے کے بعد مسیحی خُدا کی اُس عجیب رحمت کو یاد کر کے جس سے وُہ صاف کیا گیا ہے خُدا کی شُکر گُذاری کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ بہت سی مسیحی جماعتوں کی عبادت اِس لئے کمزور اور مُردہ سی ہے کیونکہ وُہ عبادتیں شُکر گُذاری کی رُوح سے خالی ہیں۔ خُدا کی نعمتیں حاصل کر کے اُس کا ناشُکر گذار ہونا سب سے بڑی قِسم کی ناشُکر گُذاری ہے۔

(۳) دُعا:۔ ہم بچّوں کی طرح اپنی ضرورتیں لے کر اپنے آسمانی باپ کے پاس آتے ہیں، اور اپنی فکروں کا بوجھ اُس پر ڈال دیتے ہیں۔ کیونکہ اُس کو ہمارا خیال ہے۔ (۱۔ پطرس ۵: ۷) ساتھ ہی جیسے کتاب مقدّس اکثر ہمیں نصیحت کرتی ہے ہم دُوسروں کی طرف سے بھی منّت کرنے آتے ہیں۔ اور پاک کلیسیا کی رفاقت میں خُدا کے تختِ مُبارک کے سامنے اپنی دُعائیں اُن کی دُعاؤں کے ساتھ ملاتے ہیں۔ دونو طرح کی دُعائیں یعنی اپنے لئے اور دُوسروں کے لئے دُعا مانگنا عبادت کا ایک اہم حصّہ ہے۔

(۴) مُراقبہ یا دھیان:۔ بوقتِ مُراقبہ یا دھیان ہم خُدا کی طرف متوجہ

ہوتے ہیں، تاکہ جو کچھ وُہ اپنے پاک کلام یا کسی وعظ کے ذریعے ہم سے کہنا چاہتا ہے ہم سُنیں - ہر عبادت میں وعظ کا ہونا لازمی نہیں لیکن ہر عبادت میں کلام کی تلاوت لازمی ہے - ہمیں چاہئے کہ ہم خاص کر اپنی شخصی عبادت میں کلام اللہ کے اُس اقتباس کے معنوں پر سوچ بچار کر جو دورانِ عبادت میں پڑھا گیا تھا اور اپنے لئے اُس کا پیغام حاصل کرنے میں وقت صرف کریں -

(۵) حمد و پرستش :- (Adoration)

اس مقام پر ہم عبادت کی اعلےٰ منازل تک پہنچتے ہیں - اعتراف میں ہم صفائی کے لئے اپنے گناہوں کو خُدا کے پاس لے آتے ہیں - شُکر گذاری میں ہم نے اپنی نعمتوں کا اور دُعا میں اپنی ضرُوریات کا اُس کے آگے ذِکر کیا ہے اور دھیان میں ہم نے اُس کی آواز کو سُننے کے لئے اپنے دِل کھول دیئے ہیں - اب کچھ عرصہ کے لئے ہم اپنے گناہوں کو، اپنی ضرُوریات کو، اور اپنی برکات کو بھی بھُول جاتے ہیں - اِس منزل پر ہم صرف خُدا کی ذاتِ اقدس پر غور و خوض کرتے ہیں کہ اُس کی ذات اور صفات کیسی ہیں - اور یُوں ہم اُس کے جلال اور جمال کی پرستش میں محو ہو جاتے ہیں - ایسی حالت میں مقدس یُوحنّا عارف کی طرح (مکاشفہ ۵ : ۱۱ - ۱۴) ہمارے دِل آسمان تک بلند کئے جاتے ہیں - اور ہم فرشتوں اور تمام مخلُوقات کے ساتھ خُدا کی پرستش میں شریک ہو جاتے ہیں -

مکمّل عبادت میں ان سب اجزا کا ہونا ضرُوری ہے - مگر اُن کی ترتیب طرح طرح کی ہوتی ہے - ہم پرستش سے شروع کر کے مقابلے کے طور پر گناہوں کے اقرار کی طرف جا سکتے ہیں جیسے یسعیاہ ۶ باب میں مرقوم ہے - اقرار سے شُکر گذاری یا دُعا پیدا ہو سکتی ہے، تاکہ ہم اپنے گناہوں پر غالب آنے کی طاقت حاصل کریں دھیان اکثر ہمیں پرستش کی طرف راغب کرتا ہے مگر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باقی اجزا

میں سے کوئی چیز دھیان سے پیدا ہو اور یہ اِس بات پر موقوف ہو گا کہ کلام کا مُنتخب حِصّہ جو زیرِ مطالعہ ہے، ہمیں گناہ کے اقرار کی طرف یا خُدا کی نعمتوں کی شکر گزاری کی طرف یا اُس کی پاک مرضی پُوری کرنے کے لیئے ہمیں مائل کرکے کہ ہم فضلِ الٰہی کے لیئے درخواست کریں آخری جُز یعنی پرستش آسانی سے نظر انداز کیا جاتا ہے۔ لیکن یہی سب سے حقیقی عبادت ہے، کیونکہ یہ حِصّہ خُدا پر پُوری طرح مرکوز ہے۔

جماعتی عبادت کی اہمیّت :۔

جماعتی عبادت خُدا کا ذُمہ مقرر کردہ طریقہ ہے جس کے وسیلے کسی خاص مقام کے رہنے والے ایمان دار اُس کی عزّت و احترام کریں۔ خُداوند نے اپنے ذاتی نمُونے سے اِسے مسمّم ٹھہرایا تھا (ملاحظہ ہو لوقا ۴: ۱۶)۔ اور بہت سی مثالوں سے خُدا کا کلام جماعتی عبادت کی اہمیّت کی تصدیق کرتا ہے۔ نیز اِس کے طریقے کی بابت مختلف ہدایات دیتا ہے۔ اور اِس میں غفلت کرنے کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔ (عبرانیوں ۱۰: ۲۵) اِس کے علاوہ جماعتی عبادت کی اعلیٰ اکمل صُورت یعنی عشائے ربّانی خُداوند یسُوع کے خاص حُکم سے مقرر کی گئی تھی۔ عبادتِ عمیم اور کلام اور ساکرامنٹوں کی خدمت کے وسیلے مسیحی لوگ فضل میں ترقّی کرتے ہیں اور لائق طَور پر عبادت کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ مگر یہ رُوحانی ترقّی عبادت کرنے کی کوئی خاص اور بڑی وجہ نہیں کیونکہ اگر کلیسیا میں عبادت کرنے سے ہمیں کوئی ترقّی حاصل نہ ہوتی تو پھر بھی عبادت کرنا ہمارا فرض ہوتا۔ بعض اوقات ایسا ہی مُشاہدے میں آتا ہے کہ پاسبان اور جماعت کی کمزوری کی وجہ سے کسی ایماندار کو عبادتِ عمیم سے زیادہ رُوحانی فائدہ نصیب نہیں ہوتا۔ اگر ایک شریکِ کلیسیا شخصی عبادت یا خلوتی عبادت میں برکتیں حاصل کرتا ہے۔ تو بھی کلیسیا میں عبادت کرنا اُس کا فرض ہے۔ کیونکہ

(۱) خُداوند نے ایمان داروں کی جماعت میں خاص طَور سے حاضر ہونے کا وعدہ

کیا ہے۔ متی ۱۸: ۲۰۔

(۲) کلیسیا ہی سب سے زیادہ ایک عبادت کرنے والی جماعت ہے۔ وُہ مقدس ہے جہاں خُدا سکونت کرتا ہے، اور جہاں رُوحانی قُربانیوں سے اُس کی عبادت کی جاتی ہے۔ خُدا کی عبادت کلیسیا کا فرضِ اوّلین ہے۔ ملاحظہ ہو اعمال ۲: ۴۲، ۴۷۔ ۱۔ پطرس ۲: ۵۔

(۳) شرکائے کلیسیا کی رفاقت میں ایمان دار کی رُوح عبادت کی طرف زیادہ راغب ہوتی ہے۔

(۴) ہر ایک مسیحی جماعت جو عبادت کے لئے اکٹھی ہوتی ہے، کلیسیائے جامع کے ساتھ خاص طور سے شراکت رکھتی ہے۔ مقابلہ کرو ۱۔کر ۱: ۲۔

(۵) جماعتی عبادت کے وسیلے ہم ایمان داروں کی شراکت کو پہچان لیتے ہیں اور اُن سب کے ساتھ مُتحد ہوتے ہیں، جو فردوس اور بہشت میں خُدا تعالےٰ کی ستائش کرتے ہیں۔

کتاب مقدّس میں عبادت

عہدِ عتیق میں عبادت کی تصویر:۔

قبل از موسےٰ:۔ کتاب مقدّس کے پہلے ابواب میں انسان اُس مُکاشفے کے مطابق خُدا کی عبادت کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ جو اُس وقت تک اُسے مِلا تھا۔ عبادت کے وُہ پہلے اعمال جن کا ذکر کیا گیا ہے، قائن اور ہابل کے ہدیے ہیں۔ پیدائش باب ۴۔ جو ہدیہ قبول کیا گیا تھا وُہ ایک جانور کی قربانی تھی۔ رفتہ رفتہ خُدا کا مکاشفہ بڑھتا گیا، اور اُس کے نام انسان پر ظاہر

ہوتے گئے ۔ خُدا تعالیٰ پیدائش ۱۶: ۱۹۔ خُدائے قادر ۱۷: ۱۔ خُدائے ابدی ۲۱:
۳۳۔ اِس طرح لوگ بہتر طور پر خُدا کو جاننے لگے اور اُن کی عبادت میں بھی ترقی
ہوتی گئی ۔ نُوح کے طوفان سے پیشتر ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ نہ صرف قربانی چڑھاتے تھے
بلکہ دُعا بھی کرتے تھے۔ (پیدائش ۴: ۲۶) طوفان کے بعد عبادت کے خاص مقامات
یعنی مذبح وغیرہ مقرر ہوئے ۔ ملاحظہ ہو پیدائش ۱۲: ۷، ۱۳: ۱۰۔

کتاب مقدس میں سفارشی دُعا بھی پائی جاتی ہے ۔ ابراہام سدُوم کے لئے
شفاعت کرتا ہے ۔ ۱۷: ۲۳-۳۳ ۔ اور اُس کا نوکر جو اضحاق کے لئے بیوی کی
تلاش میں بھیجا گیا اپنے اور اپنے کام پر خُدا کی برکت طلب کرتا ہے دیکھو ۲۴: ۱۲-
۱۴ ایسا ہی لوگ خُدا کی تمجید کرتے ہیں اور اُس کو مُبارک کہتے ہیں ۱۴: ۲۰ اور
۲۴: ۲۷ ۔ الٰہی عظمت کے راز کے سامنے انسان اپنے تئیں پرستش میں جُھکاتا ہے
۱۸: ۲۷ اور ۲۰: ۱۶، ۱۷ قربانی کا رواج جاری رہتا ہے حالانکہ اس کے اسباب کی
بابت کوئی تعلیم نہیں ملتی ۔ اِس زمانے میں کوئی ایسی عبادت نظر نہیں آتی جو حقیقی معنوں
میں جاننی ہو۔

مُوسوی انتظامِ عبادت :۔

قربانیاں ۔ مُوسوی شریعت کے مطابق ذبیحے اور نذر کی قربانیاں عبادت کا
سب سے اہم حصّہ تھیں ۔ اِن سب کو اُس مرکزی مقدس میں چڑھانا لازم تھا
جو بعد ازاں یروشلیم میں قائم ہُوئیں ۔ یہی خُدا کا چُنا ہُوا طریقہ تھا جس سے
وُہ اپنے لوگوں کے ساتھ ملتا تھا (ملاحظہ ہو خروج ۲۹: ۴۳-۴۶) ۔ یہ قربانیاں
مختلف اقسام کی تھیں اور وُہ نیت جس کے سبب وُہ لوگ قربانی چڑھاتے تھے متفرق تھیں ۔

کلام اللہ میں قربانیوں کے تین درجات ہیں :۔

(الف) پُوری سوختنی قربانی :۔ اس میں تمام ذبیحہ یا ہدیہ خُدا کو نذر کیا جاتا

ہے اور آگ سے بھسم ہوتا ہے (ملاحظہ ہو احبار ۱: ۱۳)۔ اِس میں کوئی قیمتی چیز خُدا کو دینے کا تصور ہے۔ مگر ایسی قربانیاں کفّارے کے تصور سے خالی نہیں۔ احبار ۱: ۴ اِس قسم کے ذبیحے عموماً تمام اُمّت کی خاطر چڑھائے جاتے تھے۔ جیسے صبح و شام کی قُربانی میں جو ہر روز گُذرانی جاتی تھی۔ خرُوج ۲۹: ۱۴-۳۸ اور سالانہ عیدوں میں احبار ۲۸ اور ۲۹ باب۔ ذبیحہ میں جو چیز خُدا کی نذر کی جاتی ہے ایک مُردہ لاش نہیں بلکہ اُس جانور کی جان ہے، جو مَوت کے وسیلے چڑھائی گئی ہے۔

معدہ کی قُربانی اور اِس قسم کے دیگر نذرانے انسان کے ہدیے ہیں جنہیں وُہ خُدا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ احبار ۲: ۱-۳۔

مسیح کی قُربانی:۔ سوختنی قُربانی کی صُورت میں پیش کی گئی ہے افسیوں ۵/۲

(ب) سلامتی کی قُربانیاں:۔ اِس لئے اِس نام سے موسُوم تھیں کیونکہ اُن کے وسیلے سے خُدا کے ساتھ پُرامن تعلّقات قائم رکھے جاتے تھے۔

یہ قُربانیاں تین قسم کی تھیں:۔

(۱) شُکرانے کی قُربانی۔ احبار ۷: ۱۲ (۲) مَنّت کی قُربانیاں ۷/۱۶۔

(۳) رضا کی قُربانیاں ۷/۱۶۔

اِن قُربانیوں کے چڑھانے کے طریقوں کا بیان احبار باب ۳ میں مرقُوم ہے۔ گوشت کا زیادہ حصّہ گذراننے والا اپنے خاندان سمیت کھاتا تھا۔ جیسے فسح کے کھانے کا دستُور تھا۔ اور اُس مقدّس ضیافت کے وسیلے عبادت کرنے والا خُدا کے ساتھ رفاقت رکھتا تھا۔ یہ تصوّر بُتوں کی قُربانیوں میں اور عشائے ربّانی میں بھی پایا جاتا ہے، جیسے مقدّس پولُس ۱-کر ۱۰: ۱۱-۲۱ میں تعلیم دیتا ہے۔ شراکت کی ضیافت ہیکل کے اندر کھائی جاتی تھی، اور یہ بڑی خُوشی کا موقع ہُوا کرتی تھی۔

استثنا ۱۲: ۶-۸، ۱۱، ۱۲+ ۲۷: ۷+ ۱۰ تواریخ $\frac{۲۹}{۲۲}$ -

خوشی، عبرانی عبادت کی ایک نمایاں صفت تھی۔ جیسے حزقیاہ کے زمانے کی عیدِ فسح کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ ۲- تواریخ ۳۰: ۲۱-۲۶-

سلامتی کی قربانیوں میں کفارے کا تصور خاص اہمیت نہیں رکھتا لیکن یہ پُورے طور سے اُس سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ فسح کے برّے ہی کا ذکر کرتے ہوئے یُوحنّا نے کہا تھا "دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے۔ جو دُنیا کا گُناہ اُٹھا لے جاتا ہے"۔ یُوحنّا ۱: ۳۰۔ اِسی طرح مقدّس پولُس مسیح کو ہماری فسح قرار دیتا ہے۔ ۱-کر $\frac{۵}{۷}$ -

(ج) گُناہ اور خطا کی قربانی:- یہ قربانی واضح طور پر کفّارہ یا گُناہوں کو ڈھانکنے کے لئے چڑھائی جاتی تھی۔ عبرانی لفظ Kipp ہے کے معنی ڈھانکنے کے ہیں۔ اور اسی سے لفظ کفّارہ نکلا ہے۔ یہ ایّامِ اسیری کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔ جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا زیادہ احساس پایا جاتا تھا۔ یومِ کفّارہ کی رسُوم اِس قسم کی تھیں، اور اُن کے وسیلے سے عبرانیوں کے خط کا مصنّف مسیح کی قربانی کی تشریح کرتا ہے۔ تاہم یہ خیال ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ تمام گُناہ قربانی سے ڈھانکے جا سکتے تھے۔ اس کا واسطہ زیادہ تر اُن تقصیروں سے تھا جو رسمی پاکیزگی کے خلاف ہوتی تھیں یا اُن گُناہوں سے جو لاعلمی میں سرزد ہوتے تھے۔ اِس قربانی میں اُن گُناہوں کا کفّارہ نہ ہوتا تھا جو دیدہ دانستہ بے باکی سے کئے گئے ہوں۔ گنتی ۱۵: ۳۰، ۳۱۔ ایسے گُناہوں کی معافی کا انتظام صرف یومِ کفّارہ کی اُس رسم میں کیا جاتا تھا، جبکہ سردار کاہن ایک بکرے کے سر پر ہاتھ رکھ کر لوگوں کی بدکاریاں اُس پر لادتا تھا۔ مگر وہ بکرا قربان نہیں کیا جاتا تھا بلکہ بیابان میں چھوڑا جاتا تھا۔ احبار ۱۶: ۲۰-۲۲-

اِن قُربانیوں میں سے بہتری کی صُورت میں شخصی چڑھاوے کی قُربانیاں ہوتی تھیں۔ تاہم اِس کے علاوہ نہ صرف عید کے ایّام میں بلکہ روزانہ عام عبادتیں ہُوا کرتی تھیں۔ یہ سوختنی قُربانیاں کہلاتی تھیں جو ہر روز نو بجے صبح اور تین بجے شام کو چڑھائی جاتی تھیں۔ مِشنہ کی کتاب روزانہ صبح کی عبادت کا طریقہ بیان کرتی ہے، جس طرح وہ ہیکل کے آخری زمانے میں یعنی خُداوند مسیح کے زمانے میں ہوتی تھیں۔ پہلے ایک کاہن مَقدِس میں جا کر چراغوں کی بتّیاں دُرست کرتا تھا۔ اور اُسی وقت ذبح خانے میں ایک کاہن برّے کا گلا کاٹتا تھا۔ پھر اُس کا خُون باہر لے جا کر قُربان گاہ پر اُنڈیلتا تھا۔ جب گوشت کاٹا جاتا تھا ایک کاہن بڑی قُربانگاہ سے آگ لے کر مَقدِس میں جاتا اور بخور کے مذبح پر اُسے بکھیرتا، اور اُس کے اُوپر بخور ڈالتا تھا۔ اِس اثنا میں عوام باہر دُعا میں لگے رہتے تھے۔ پھر گوشت کے ٹُکڑے باہر آگ پر پھینکے جاتے تھے اور نرسنگے پھُونکے جاتے تھے اور تپاؤن اُنڈیلا جاتا تھا۔ عین اُسی لمحہ پر لوگ سجدے میں جُھک جاتے تھے اور خاص دِنوں کو لاویوں کا گروہ زبُور گاتا تھا۔ کسی عید کے دِن پر سردار کاہن کلمۂ برکت سے عبادت کو ختم کرتا تھا۔ گنتی ۶: ۲۲-۲۶

بن سیرخ کی کتاب کے باب ۵۰ کی آیات ۱۳ تا ۲۱ میں اِس قُربانی کا ایک دِلچسپ بیان مِلتا ہے۔ اِس میں بیان کیا گیا ہے کہ سردار کاہن شمعُون مَقدِس سے نکلتے وقت کتنی شان دار صُورت میں نظر آتا تھا اور پھر یُوں مرقُوم ہے کہ کاہنوں کے ہاتھ سے گوشت کے ٹُکڑے لے کر وہ قُربان گاہ کے پاس کھڑا تھا۔ اور اُس کے بھائی ایک ہار کی طرح اُس کے اِرد گرد تھے۔ خُداوند کی قُربانی اسرائیل کی تمام جماعت کے آگے اُن کے ہاتھوں میں تھی۔ پھر اُس نے اپنے ہاتھ میں پیالہ لیا۔ اور قُربان گاہ کی چوکی کے پاس انگور کا خون اُنڈیلا تاکہ حق تعالیٰ کے لئے جو سب

کا بادشاہ ہے خوشبو کی نذر ہو۔ پھر بنی ہارون نے پکارا اور نرسنگے پھونکے اور بڑا شور کیا تاکہ حق تعالیٰ کے آگے یادگاری ہو۔ پھر تمام لوگ جلدی کر کے زمین پر منہ کے بل گرے، اور اپنے خداوند کو سجدہ کیا، جو قادرِ مطلق خدا تعالیٰ ہے۔ گانے والے بھی اپنی آوازوں سے اُس کی ستائش کرنے لگے اور تمام گھر اُس کے شیریں نغموں سے بھر گیا۔ اور لوگوں نے خداوند تعالیٰ کی منتیں کیں اور اُس رحیم سے دُعا کی جب تک کہ خداوند کی عبادت ختم نہ ہوئی۔ تب وہ نیچے اُترا اور بنی اسرائیل کی جماعت کے اوپر اپنے ہاتھ بلند کئے، تاکہ اپنی زبان سے خداوند کو مبارک کہے اور اُس کے نام پر فخر کرے اور اُس نے دوسری بار پرستش میں اپنے تئیں جھکایا تاکہ حق تعالیٰ کی طرف سے برکت کا اعلان کرے۔

دیگر اقسام کی عبادت:۔ قربانیوں اور نذرانوں کے سوا دیگر قسم کی عبادتیں موسوی شریعت میں کم اہمیت رکھتی تھیں۔ قربانیوں کے ساتھ چند رسوم عمل میں آتی تھیں جن کا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ بخور جلایا جاتا تھا جو اُس دُعا کی علامت تھی جو خدا کے حضور میں مانگی جاتی تھی (ملاحظہ ہو زبور ۱۴۱: ۲- مکاشفہ ۵: ۸)، زبور گائے جاتے، پانی یا مے کا تپاون اُنڈیلا جاتا تھا اور کاہن ہاتھ بڑھا کر کلمۂ برکت سُناتا تھا۔ احبار ۹: ۲۲۔ اِس کلمہ کے مقررہ الفاظ گنتی ۶: ۲۳-۲۶ میں دیئے گئے ہیں۔ توریت میں خدا کی حمد کے نغمے بھی پائے جاتے ہیں۔ بحرِ قلزم کے پار کرنے کے موقع پر موسیٰ کا گیت خروج ۱۵: ۱-۱۸۔ موسیٰ کا آخری گیت استثنا باب ۳۲۔ بارہ قبائل کو اُس کا برکت دینا، جس کے آخر میں خدا کی ستائش آتی ہے۔ استثنا ۳۳: ۲۶-۲۹۔

دُعا بھی توریت میں پائی جاتی ہے، لیکن یہ زیادہ تر نبی کا کام ہے۔ مثلاً دورانِ سفر عہد کے صندوق کو اُٹھاتے اور رکھتے وقت موسیٰ ایک خاص دُعا

پڑھتا تھا۔ (ملاحظہ ہو گنتی ۱۰: ۳۵-۳۶)۔ عام عبادت کرنے والوں کے لئے خاص مواقع کی دعائیں استثنا کی کتاب میں مقرر ہیں۔ شکرگذاری کے لئے ۲۶: ۵-۱۱۔ اپنی وفاداری اور بے گناہی کے بیان کرنے کے لئے ۲۶: ۱۳-۱۴۔ خدا کے فضل کی درخواست کرنے کے لئے ۲۶: ۱۵ اور معافی کے لئے ۲۱: ۷-۸ ہے۔

بعد از موسیٰ :-

قربانیوں کا سلسلہ ۷۰ء تک جاری رہا۔ صرف ۵۸۶ ق م کے بابلی حملے کے وقت ۵۰ سال تک اور ۱۶۸ ق م کی ایذا رسانی کے وقت چند سال تک بند رہا۔ اس کے علاوہ عبادت کا کوئی اور خاص انتظام مقرر نہ ہوا۔ لیکن عبادت کے مختلف طریقے ان کے ساتھ جن کا حکم موسوی شریعت میں ملتا ہے مروج ہونے لگے۔

رقص اور موسیقی :- ان میں سے ایک ناچنے کا ہے۔ مثلاً داؤد نبی عہد کے صندوق کے آگے ناچا۔ (ملاحظہ ہو II سیموایل ۶: ۱۴-۱۵) اور ناچ خداوند کی تعریف کرنے لگا یہ طریقہ موسوی شریعت میں بھی پایا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو زبور ۱۵۰: ۴ + ۱۴۹: ۳ - خروج ۱۵: ۲۰)۔ اس کے ساتھ موسیقی کا بھی استعمال ہوتا تھا۔ (ملاحظہ ہو II سیموایل ۱۸: ۶ + ۶: ۵)، اور داؤد کے زمانے سے یہ عبرانی عبادت میں اہمیت رکھتی ہے۔ یہ لاویوں کا خاص کام تھا جن میں سے گانے والے اور بجانے والے گروہ بنتے تھے (ملاحظہ ہو ۱- تواریخ ۱۵: ۱۶) پہلی ہیکل کی تقدیس کے وقت گانے اور سازوں کے بجانے کا ملایا جانا خاص کر مؤثر ثابت ہوا (ملاحظہ ہو۔ ۲ تواریخ ۵: ۱۲-۱۴) جب نرسنگے پھونکنے والے اور گانے والے مل گئے، تاکہ خداوند کی حمد اور شکرگذاری میں اُن سب کی ایک آواز سنائی دے اور جب انہوں نے اپنی آواز بلند کر کے خداوند کی ستائش کی کہ وہ بھلا ہے کیونکہ اُس کی رحمت ابدی ہے، تو وہ گھر جو خداوند کا مسکن تھا

ابر سے بھر جاتا اور خدا کا گھر خداوند کے جلال سے معمور ہو جاتا تھا۔

جماعتی دُعا:- رفتہ رفتہ جماعتی دُعا و مناجات پہلے کی نسبت زیادہ اہمیت رکھنے لگیں، اور خاص موقعوں پر اجتماعی رنگ میں ہوتی تھیں جب داؤد نے ہیکل کی جمع کردہ اشیا کی تقدیس کی تو اُس نے سب کے سامنے نہایت خوبصورت الفاظ میں خداوند کا شکر کیا، اور اس کی تعریف کی، اور بنی اسرائیل کے لئے دُعا مانگی۔ (ملاحظہ ہو ۱-تواریخ ۲۹: ۱۰-۲۰) اور جب سلیمان نے خاص ہیکل کی تقدیس کی تو اُس نے ایک لمبی دُعا مانگی، جو زیادہ تر قوم کے لئے ایک سفارش تھی۔ (ملاحظہ ہو ۲ تواریخ ۶: ۱۴-۴۲) اُس سے پیشتر قربانی اور جماعتی حمد کی عبادت ہو چکی تھی، اور اُس کے بعد عوام کی پرستش اور حمد آتی ہے۔ (تواریخ ۷: ۱-۳) جب خداوند کا جلال اُس گھر پر چھا گیا، تو سب بنی اسرائیل دیکھ رہے تھے۔ اُنہوں نے وہیں فرش پر مُنہ کے بل گر کر سجدہ کیا اور خداوند کا شکر ادا کیا، کہ وہ بھلا ہے اور اُس کی رحمت ابدی ہے۔ یہ ساری عبارت اہم ہے، کیونکہ وہ ایک بڑے موقع کی جماعتی عبادت کی تصویر پیش کرتی ہے۔

اس رسم کے ساتھ قربانیاں نہایت بڑے پیمانے پر گذرانی جاتیں لیکن اُن نبیوں کے زمانے میں جن کی کُتب ہمارے پاس ہیں یہ محسوس کیا جانے لگا کہ قربانی کا طریقہ ناکافی ہے، اور چونکہ لوگ توبہ اور راستبازی کے بغیر محض قربانیوں کے وسیلے خدا کے مقبولِ نظر ہونے اور اپنے مقاصد پورا کرانے کی اُمید رکھتے تھے لہٰذا انبیاء کرام نے اکثر اس طریقے کی وقعت کو پسند نہیں کیا۔ (ملاحظہ ہو یسعیاہ ۱: ۱۱-۱۴، یرمیاہ ۶: ۲۰، میکاہ ۶: ۶-۸) ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ خاص موقعوں پر جماعتی دُعا اور اعترافِ گناہ عمل میں آتا تھا مثلاً عزرا ۹: ۵-۱۵ میں عزرا کی ایک دُعا بیان کی گئی ہے، جو ہیکل میں شام کی قربانی کے وقت مانگی گئی اور بلند آواز

سے سُنائی گئی۔ چُنانچہ کافی اَور لوگ دُعا مانگنے اور رونے میں اُس کے ساتھ شریک ہُوئے۔ اِسی طرح نحمیاہ ۹ باب میں ایک طویل دُعا آتی ہے، جسے آٹھ لاویوں نے یا یُونانی ترجمے کے مطابق عزرا نے مجمع کی طرف سے سُنائی۔ اِس میں پہلے خُدا کی عظمت و جلال کی پرستش آتی ہے، پھر ۹: ۵-۶ میں اُس سلُوک کے لئے شکرگذاری ہے جو خُدا نے اسرائیل کے ساتھ کیا تھا (۹: ۷-۳۱) قوم کے گُناہوں کا اقرار ۲۶-۲۹، ۳۳-۳۵ اَور مناجات ۳۲، اسرائیل کے ساتھ خُدا کے اِس سلُوک کا بیان ایک لحاظ سے دعصیان بھی کہلایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا عبادت کے پانچوں اجزا اِس دُعا میں پائے جاتے ہیں۔

اِس قِسم کی ایک اَور دُعا دانی ایل ۹: ۴-۱۹ میں آتی ہے جہاں مقدم جگہ اعترافِ گُناہ اور مناجات کو دی گئی ہے۔ لیکن یہ ایک شخصی دُعا ہے۔ نحمیاہ ۸: ۵-۹ میں ایک نیا طریقِ عبادت مِلتا ہے۔ یعنی توریت کا اعلانیہ پڑھا جانا۔ اِس کے پڑھنے سے پہلے لوگوں نے خُدا کو سجدہ کیا، اور اُس کے بعد وُہ لمبی دُعا آتی جس کا ذکر کیا جا چُکا ہے۔ بے شک ۲ سلاطین ۲۳: ۱-۲ میں توریت کی کتاب کے پڑھے جانے کا ذکر آ چُکا ہے، لیکن وُہ ایک خاص غیر معمُولی موقع تھا، کیونکہ شریعت کی وُہ کتاب حال ہی میں مِل گئی تھی۔ اعلانیہ طور پر کتاب کو پڑھنے اور ساتھ ہی اُس کا ترجمہ یا تفسیر کرنے کا یہ طریقہ زیادہ تر عبادت خانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اَور نحمیاہ ۸: ۹ میں جن خاص موقعوں کی تلاوت کا تذکرہ کیا گیا ہے وُہ عبادت خانوں کے طرزِ عبادت کا آغاز سمجھے جا سکتے ہیں۔

زبُور۔ داؤد کے زمانے سے پہلے دُعا اور حمد کے لئے خاص کلمات پائے جاتے ہیں، جو عبرانی شاعری کے طریق کے مُطابق مناجات کے کلمات ہیں۔ (مثلاً ملاحظہ ہو گنتی ۶: ۲۴-۲۶، ۱۰: ۳۵)، اَور شکرگذاری کے کلمات ہیں ۱ سلاطین ۳: ۱ اور

حمد کے کلمات ہیں (خروج ۱۵: ۲۱) یہ آخری دو کلمات اور غالباً اور کلمات بھی مثلاً خداوند بھلا اُس کی رحمت ابدی ہے'۔ (II تواریخ ۷: ۳) مقدس میں بوقت عبادت استعمال ہوتے تھے۔ سب سے پہلے زبور میں سے وہ جو داؤد کے زمانہ کے ہیں۔ (مگر بعض بہت بعد کے ہیں بعض شخصی استعمال کے لئے ہیں) بعض بلاشبہ ہیکل کی عبادت عمیم کے لئے تحریر ہوتے تھے۔ اسی طرح حزقیاہ نے زبوروں کے گانے کا حکم دیا تھا (ملاحظہ ہو II تواریخ ۲۹: ۳۰) اور زبوروں کی سرخیوں میں راگوں یا مختلف قسم کے سازوں کا ذکر ہے مثلاً زبور ۲۲۔ اکثر اوقات ہیکل میں زبور گائے جاتے تھے۔ اور خاص موقعوں پر خاص خاص زبور استعمال ہوتے تھے۔ مثلاً ۴۷، ۸۱، ۸۲ + ۹۲ تا ۹۴ سبت کے دن کے خاص زبور تھے۔ اسی طرح استثنا ۳۲ اور خروج ۱۵ کے موسوی گیت چھ حصوں میں تقسیم ہو کر سبتوں پر باری باری گائے جاتے تھے۔ زبور ۱۴۵ تینوں بڑی عیدوں پر کام میں آتا تھا۔ اور ۱۱۳ سے ۱۱۸ تک کے زبوروں کا مجموعہ جو ہلیل (HALLEL) کہلاتا ہے، خاص طور سے عیدِ فسح سے تعلق رکھتا تھا۔

زبور ۱۲۰ تا ۱۳۴ مسافروں کے گیت کہلاتے ہیں اور عیدِ خیام سے خاص علاقہ رکھتے ہیں۔ ہفتہ کے ہر دن کا ایک خاص زبور ہوتا تھا۔ مثلاً ۲۴ زبور اتوار کے دن کا تھا۔ بعض آیات کو تمام لوگ گویّوں کے گروہ کے پیچھے دُہراتے تھے۔

عہدِ جدید میں عبادت

(۱) یہودی عبادت خانے:۔

وہ لوگ جن کے درمیان ہمارا منجی پیدا ہوا جیسا کہ لوقا ابواب ۱ اور ۲

سے ظاہر ہوتا ہے ایسے دیندار یہودی تھے، جن کی زندگیوں کا مرکز ہیکل اور عبادت خانوں کی عبادت تھی۔ ہمارے خداوند کا دستور تھا کہ ہر سبت کو عبادت خانے میں عبادت کرتے، اور آپ کے شاگرد قیام کلیسیا کے بعد بہت مدت تک ایسا ہی کرتے رہے۔ لہٰذا لازمی بات تھی کہ مسیحی عبادت کے آغاز میں یہودی عبادت خانے کا اس پر بڑا اثر ہوا۔ عبادت خانوں کا آغاز تو کہیں بیان نہیں ہوا مگر غالباً اسیری کے وقت جب یہودی لوگ ہیکل اور اس کی عبادتوں سے دور تھے عبادت خانے استعمال میں آنے لگے۔ پھر اسیری سے واپسی کے بعد یہ نیا طرزِ عبادت ارضِ مقدس میں بھی جاری رہا، کیونکہ وہ لوگوں کی زندگی کا ایک حصہ بن چکے تھے۔ خداوند مسیح کے زمانے میں ہر ایک ملک میں تقریباً ہر ایک یہودی جماعت کا اپنا عبادت خانہ ہوتا تھا، اور روما اور یروشلیم جیسے بڑے شہروں میں بہت سے عبادت خانے تھے۔ خداوند مسیح کے زمانہ کے عبادت خانوں کی عبادت کے معتبر بیانات صرف لوقا ۴: ۱۵-۲۱ اور اعمال ۱۳: ۱۴-۵۴ میں پائے جاتے ہیں۔ مشنہ کی یہودی کتاب میں اس طرزِ عبادت کا مفصل بیان آتا ہے؛ مگر یہ تیسری صدی عیسوی کا ہے۔ خداوند مسیح کے زمانہ میں جو طریقہ رائج تھا، وہ غالباً یوں تھا:۔

۱۔ (الف)۔ تعریف کے ابتدائی جملے۔

(ب)۔ تخلیقِ عالم کے لئے حمد اور مسیح موعود کی آمد کے لئے دعا۔

(ج)۔ محبت کے خدا کے آگے مخصوصیت کی دعا۔

(د)۔ خدائے واحد کا اقرار یا شماع یعنی استثنا ۶: ۴-۹ + ۱۱: ۱۳-۲۱ اور گنتی ۱۵: ۳۷-۴۱۔

(ہ)۔ صادق القول خدائے برحق کی پرستش کی دعا۔

۲-(الف) خداوند کی حمد و تمجید کے لئے سات دعائیں اور ابد ازاں اٹھارہ مختصر دعائیں جن پر جماعت آمین کہتی ہے۔

(ب) کاہنی کلمۂ برکت (اگر کوئی کاہن حاضر ہو)۔

۳-(الف)۔ مبارک ہے تو خداوند توریت کے دینے والے۔

(ب)۔ توریت کا ورد جس کا آیت بہ آیت ترجمہ کیا جاتا تھا۔

(ج)۔ صحائف انبیاء کا ورد بمعہ ترجمہ۔

(د)۔ وعظ اگر کوئی قابل واعظ حاضر ہو۔

بہت سی دعاؤں کی یہ شکل ہوتی تھی۔ کہ "مبارک ہے تو اے خدا جو" وغیرہ۔ اس کے ساتھ افسیوں ۱: ۳۔ ۱پطرس ۱: ۳ کا مقابلہ کریں۔ جہاں لفظی ترجمہ یوں ہے "خدا مبارک ہو"۔ اسی طرح سے کھانے پر شکر گذاری کی جاتی تھی، اور یہ تصور تھا کہ ایک ایسی دعا سے وہ چیز جس کے متعلق خدا مبارک کہا جاتا تھا، پاک کی جاتی تھی۔ (مقابلہ کرو ۱۔ تم ۴: ۴-۵)

شماع یہودی عبادت میں وہی درجہ رکھتی ہے، جو مسیحیوں میں دعاءِ ربانی اور مسلمانوں میں سورۃ فاتحہ رکھتی ہے۔ ہر دیندار یہودی اسے روزانہ دو دفعہ پڑھتا ہے۔

جماعت۔ صرف دوسرے حصہ کے لئے کھڑی ہوتی تھی۔ کوئی آدمی جس کو عبادت خانے کا سردار پہلے مقرر کرتا تھا، پہلے اور دوسرے حصوں میں راہنمائی کرتا تھا۔ . . . . ۔ اور کوئی عالم و فاضل شخص وعظ کرتا تھا۔ غالباً زبور بھی گائے جاتے تھے۔ آخری چھ زبور اور سب سے زیادہ زبور ۱۴۵ اکثر اوقات استعمال میں آتے تھے۔ بعض یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ ہر روز ۱۴۵ زبور تین دفعہ پڑھنے سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوتی

ہے۔ عبادت خانے میں کاہنوں کو سوائے کلمۂ برکت پڑھنے کے اور کسی بات کا کوئی خاص حق نہ تھا۔

مسیحی عبادت کا آغاز:۔

(الف) مسیحی کلیسیا اور یہودی عبادت:۔ ابتدائی مسیحی کچھ سالوں تک ہیکل ہی میں عبادت کرتے رہے۔ اعمال ۳: ۱ میں پطرس اور یوحنا عبادت کرنے کے لئے ہیکل میں جاتے ہیں اور اعمال ۲۱: ۲۳-۲۷ سے ظاہر ہے، کہ قیام کلیسیا کے ۲۵ سال بعد بھی یروشلیم کے مسیحی ہیکل ہی میں عبادت کرنے کے عادی ہیں۔ پولوس بھی ہیکل کی ایک ایسی رسم میں شریک ہوتا ہے جس میں قربانی کرنی پڑتی ہے۔ غالباً کچھ مسیحی ہیکل کی بربادی تک اسی طرح کرتے رہے، لیکن ہیکل کی عبادت کا مسیحی عبادت پر کوئی زیادہ اثر نہ ہوا حالانکہ انجیل کے مصنفین لفظ قربانی کے استعمال سے مسیحی عبادت کو پیش کرتے ہیں (ملاحظہ ہو ۱۔پطرس ۲: ۵۔ عبرانی ۱۳: ۱۵۔ رومیوں ۱۲: ۱) دوسری صدی کے بہت سے مصنفین مسیحی خادمانِ دین کی خدمت کے متعلق یہ کہتے ہیں، کہ گویا اس میں یہودی کہانت کا سلسلہ جاری رہتا ہے، اور بشپوں اور بزرگوں کو کاہن کہتے تھے۔ مگر انجیل میں اس کا مطلق ذکر نہیں، بلکہ وہاں لفظ کاہن سب مسیحیوں کے لئے آتا ہے۔ (ملاحظہ ہو مکاشفہ ۱: ۶۔ ۱۔پطرس ۲: ۹)۔ اس کے برعکس عبادت خانوں کی عبادت نے کلیسیا کی ابتدائی طرز عبادت پر بے حد اثر کیا۔ یہودی مسیحی اس وقت تک ان ہی میں عبادت کرتے رہے جب تک کہ یہودیوں کی مخالفت نے انہیں خارج نہ کردیا۔ یعقوب ۲: ۲ میں مسیحیوں کی جماعت سنگوگے (Synagoge) کہلاتی ہے۔ اور یہی لفظ عبادت خانے کے لئے بھی آتا ہے۔ بے شک شروع سے یہودی عبادت میں شریک ہونے کے علاوہ مسیحیوں کے اپنے اپنے عبادتی جیسے

ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ ساکرامنٹوں کے سوا ابتدائی مسیحی عبادت کی بہت سی باتیں اِس چشمہ سے لی گئی ہیں۔

(ب) انجیلی زمانہ میں مسیحی عبادت (رسُولی زمانہ)۔ مسیحی شروع سے اپنے خُداوند کے حُکم کے مطابق عشاءِ ربّانی کے منانے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے۔ مگر اِس کے علاوہ ایک اَور قسم کی عبادت ہوتی تھی، جو زیادہ یہُودی عبادت خانوں کے طریقہ کے مطابق تھی۔ اُس کے اجزا حسب ذیل تھے:۔

(۱) کتاب مقدّس کی تلاوت:۔ تلاوت پہلے عہدِ عتیق کی اور بعد ازاں رسُولوں کے خطُوط کی ہوتی تھی۔ کلسی ۴: ۱۶۔ ۱۔ تھس ۵: ۲۷۔ ۱۔ تمو ۴: ۱۳۔

(۲) گیت اور مزامیر:۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲۶ میں پولوس رسُول ان کے گانے کے لئے خاص ہدایت کرتا ہے۔ افسیوں ۵: ۱۹۔ کلسی ۳: ۱۶۔ علما اس بات پر متفق ہیں کہ ایسے ابتدائی زمانوں کے گیتوں کے چند فقرے انجیل میں آتے ہیں۔ مثلاً افسی ۵: ۱۴ اور ۱۔ تم ۳: ۱۶۔

(۳) دُعائیں اور شکرگذاریاں:۔ دُعائے عام کے لئے پولوس خاص مضامین مقرر کرتا ہے۔ کُل انسان۔ بادشاہ۔ اعلےٰ اختیارات۔ امن و امان ۱۔ تم ۲: ۱۔ ۲۔ ایسی دُعائیں اور شکرگذاریاں ایک ہادی سُناتا تھا، اور جماعت آمین کہتی تھی۔ ۱۔ کر ۱۴: ۱۶۔

(۴) وعظ:۔ بعض اوقات یہ نبوّت سے دیا جاتا تھا، جب خُدا رُوح القدس کی معرفت کسی پر کوئی خاص مکاشفہ نازل کرتا تھا۔ مثلاً ۱۔ کر ۱۴: ۲۹۔ ۳۲۔ دیگر اوقات پر وُہ تعلیم دی جاتی تھی جیسے کلیسیا کے مستند اُستاد یا مُعلّم پیش کرتے تھے۔ اِس سے ہمیں پتہ چلتا ہے، کہ عبادت خانوں کی طرزِ عبادت کے چاروں مقدم حصّے کلیسیا میں جاری رہتے تھے۔

ان باتوں کے علاوہ ابتدائی کلیسیا میں اِس بات کا گہرا احساس تھا کہ عبادت کے وقت رُوح القدس حاضر ہو کر دُعاؤں میں ہدایت کرتا، اور خُدا کے بھید کی باتیں ظاہر کرتا ہے (ملاحظہ ہو رُومیوں ۸: ۲۶-۲۷- ۱-کر ۲: ۱۰) مسیحی وُہ ہے جو خُدا کے رُوح کی ہدایت سے عبادت کرتا ہے (فلپی ۳: ۳)، کرنتھس کی کلیسیا میں جیسے کہ ۱-کر ۱۴ باب میں اِس کا ذکر ہے۔ عہدِ جدید میں ہمیں کوئی منظم طرزِ عبادت نہیں ملتی۔ بلکہ لوگ اپنی طرح طرح کی نعمتیں لا کر کلیسیا کی عبادت میں حِصّہ لیتے تھے۔ رسُول ۲۶ آیت میں فرماتے ہیں:۔

"جب تم جمع ہوتے ہو تو ایک کے دِل میں مزمُور یا تعلیم یا مکاشفہ یا بیگانہ زبان یا ترجمہ ہوتا ہے"۔ وُہ اِس بات پر شک نہیں کرتا کہ رُوح القدس اُن کے درمیان ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ جو کُچھ کہا یا کیا جاتا تھا سب رُوح کی تاثیر سے نہ ہوتا تھا، کیونکہ بعض اوقات ابتری پیدا ہوتی تھی۔ کئی لوگ ایک وقت بولتے تھے اور ایک بیگانہ شخص اندر آ کر مسیحیوں کو دیوانہ سمجھنے پر آمادہ ہو جاتا تھا (ملاحظہ ہو ۱-کر ۱۴: ۲۳، ۲۷: ۳۳)۔

اِس معاملہ کو درست کرنے کے لئے وُہ تین اصُولوں پر زور دیتا ہے:۔

(۱) جماعتی عبادت سب کی سمجھ میں آنی چاہیئے اور ایسی ہونی چاہیئے کہ اِس سے حاضرین کی ترقی ہو۔ (۲: ۱۹)

(۲) جو لوگ جماعتی عبادت میں حِصّہ لیتے ہیں وُہ رُوح کے زیرِ اثر ہیں پھر بھی چاہیئے کہ وُہ اپنے آپ پر پُورا ضبط رکھیں۔ ۲۸: ۳۲۔

(۳) جماعتی عبادت میں کسی قسم کی ابتری نہیں ہونی چاہیئے۔ ۳۳ آیت

یہ ماننا لازمی نہیں ہے، کہ ساری کلیسیائیں اُسی طرح عبادت کرتی تھیں جس طرح کرنتھس کی کلیسیا کرتی تھی۔ اُس یُونانی شہر کے مسیحی رُوما یا یروشلیم کے مسیحیوں

سے غالباً زیادہ جذباتی تھے اور جہاں عبادت خانے کا اثر زیادہ ہوتا تھا خیال اغلب ہے کہ وہاں زیادہ منظّم طریقہ پر عبادت کی جاتی تھی۔ یہ سوچنا مشکل ہے کہ اُس قسم کی عبادت جس کا ذکر ا۔کر ۱۴ باب میں آیا ہے، ایک ایسی کلیسیا میں عام دستور ہو سکتا تھا جس کے باقاعدہ تقرر شدہ عہدے داران، اُستاد، چوپان اور بزرگ وغیرہ موجود تھے۔

غرض مسیحی عبادت کے یہ دونو پہلو ایک جذباتی جس کا انحصار رُوحانی نعمتوں پر تھا اور دُوسرا منظّم جو عبادت خانوں سے پیدا ہُوا، پہلی اور دُوسری صدی کی کلیسیاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ ہر زمانہ کی کلیسیا کی زندگی میں ان دونو پہلوؤں کی مناسب جگہ ہے۔ جذباتی پہلو صدیوں تک کلیسیا میں موقوف رہا جب تک کہ اصلاحِ دین کے وقت اُس کی تجدید نہ ہُوئی۔

باقاعدہ عبادتوں کے علاوہ خاص خاص موقعوں پر دُعائیہ اجلاس ہوتے تھے، جیسے کہ اعمال ۴: ۲۴-۳۱ اور ۱۲: ۱۲ میں ذکر ہے۔ وہ پچھلا موقع رات کی دُعا کا تھا، جیسا کہ بعد ازاں کی کلیسیا میں یہ دُعا رائج ہُوئی۔ عموماً گھٹنے ٹیک کر دُعا کی جاتی تھی، کیونکہ یہ عاجزی اور سنجیدگی کا اظہار تھا (ملاحظہ ہو اعمال ۹: ۴۰ + ۲۰: ۳۶ + ۲۱: ۵۔ افس ۳: ۱۴)۔

بعض اوقات دُعا کے وقت ہاتھ بھی اُٹھائے جاتے تھے۔ (ملاحظہ ہو: ۱۔ تمو ۲: ۸)۔

عشائے ربّانی کا آغاز۔ ایک یہُودی دستور یہ تھا کہ دوستوں کے گروہ یا کسی ربّی کے شاگرد مل کر کھانا کھاتے تھے یا دُعا کرتے تھے۔ کھانے کے دَوران میں روٹی اور پیالے پر سنجیدہ طور پر برکت مانگی جاتی تھی۔ روٹی پر ہادی یُوں کہتا تھا، "مبارک ہے تو اے خداوند ربّ العالمین جو کہ زمین میں سے روٹی پیدا کرتا ہے۔

اور پیالے پر کہ مُبارک ہے تُو خُداوند ربّ العالمین جو انگور کا شیرہ خلق کرتا ہے۔ ایسی ضیافتیں خاص کر جمعہ اور عیدوں کے عرفوں پر ہُوا کرتی تھیں شاگردوں کا آخری عشاء اِسی نوعیّت کی ہے۔ پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ عید فسح کا کھانا تھا۔ جیسے کہ پہلی تین اناجیل اشارہ کرتی ہُوئی نظر آتی ہیں مگر اب کثیر التعداد عُلماء کا یہ خیال ہے کہ ضیافت عید فسح سے چوبیس گھنٹے پہلے عمل میں آئی تھی جیسے کہ یُوحنا کی انجیل ظاہر کرتی ہے۔ اس میں عام قسم کی روٹی (بے خمیری نہیں) استعمال ہُوئی اور پیالہ جس میں پانی اور مے ملائے جاتے تھے ایک دُوسرے کو دیتے تھے۔ خُداوند نے اِس رسم کو بالکل نئے معنی دیئے جبکہ آپ نے قُربانی کا ذکر کیا، اور اپنی یادگاری کے لئے اُسے جاری رکھنے کا حُکم دیا۔ ۱۔کر۔ ۱۰: ۱۶ میں پولُوس اس ضیافت کی شرکت کو مسیح کے بدن اور خُون میں شریک ہونا کہتا ہے۔ لہٰذا یہ واضح ہے کہ شروع ہی سے عشائے ربّانی میں شکر گُذاری، قُربانی اور خُداوند کے ساتھ فوق الفطرت طور پر رفاقت رکھنے کے تصوّرات موجُود تھے۔ اِبتدائی کلیسیا نے رفاقت کی ان ضیافتوں کو جاری رکھا۔ یہ اُن کی خیرات کے انتظام کے سبب سے خاص اہمیّت رکھتی تھیں۔ (ملاحظہ ہو اعمال ۲: ۴۵-۴۷) اگر ہمیشہ نہیں تو بعض اوقات اُن کے آخر میں عشائے ربّانی کی رسم مسیح کے تقرّر کے مطابق عمل میں لائی جاتی تھی۔ دُوسری صدی کے شروع میں یہ رسم کم از کم خُداوند کے ہر دن کو منائی جاتی تھی۔ اور غالباً آغازِ کلیسیا سے ایسا ہی ہوتا رہا۔ خُداوند کے دن کی ایک ایسی ہی عبادت کا بیان اعمال ۲۰: ۷-۱۱ میں پایا جاتا ہے۔ رسُولی زمانہ کے دَوران میں رفاقت کے پہلُو کو ضیافت سے علیحدہ کیا جانے لگا۔ یہ اب محبّت کی ضیافت کہلاتی ہے (ملاحظہ ہو ۲ پطرس ۲: ۱۳، یہودا ۱۲)، غالباً یہ اِس غرض سے کیا گیا تاکہ وُہ زیادہ احترام اور سنجیدگی کے ساتھ منائی جائیں۔ اس کی ترتیب کے متعلّق ہمیں کوئی خاص علم

نہیں لیکن اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ اُس میں شکرگزاری اور دُعا خُداوند کی موت کی یادگاری، اور شاید صُلح کا بوسہ بھی شامل ہوتا تھا۔ (ملاحظہ ہو رومیوں ۱۶:۱۶، ۱-کر ۱۶:۲۱، اتھس ۵:۲۶، ۱-پطرس ۵:۱۴)، بعض اوقات وعظ بھی کیا جاتا تھا، جیسے اعمال ۲۰ باب کے بیان میں آتا ہے۔ شروع ہی سے عشائے ربانی کلیسیا کی مقدم عبادت مانی جاتی تھی۔

انجیلی زمانہ کی عبادت کے طریقے کے متعلق ہمیں بے شک تھوڑی باتیں معلوم ہیں۔ مگر اُس رُوح کے متعلق جو اُس کی دُعاؤں۔ گیتوں اور شُکرگزاریوں وغیرہ میں ہر وقت پائی جاتی تھی ہم انجیلی مصنفین سے بہت کچھ معلوم کر سکتے ہیں خاص کر اُن کے کلماتِ تعریف کے متعلق۔ (ملاحظہ ہو۔ رُومی ۱۱:۳۳-۳۶، ۱۶:۲۵-۲۷ افسیوں ۳:۲۰-۲۱، فلپی ۴:۲۰۔ ۱-تمو ۱:۱۵-۱۶ عبرانی ۱۳:۲۰ - ۲۲ - یہودا ۲۴ - ۲۵)۔ شُکرگزاریوں کے متعلق ملاحظہ ہو:- ۱-کر ۱۵:۵۷- ۲کر ۲:۱۴ اور ۹:۱۵- افسیوں ۱:۳، ۱-پطرس ۱:۳)۔ مکاشفہ کی کتاب کے حمد کے گیت (ملاحظہ ہو:- ۴:۸-۱۱ + ۵:۸-۱۰ اور ۱۳، ۱۴ + ۷:۱۰-۱۲ + ۱۱:۱۵-۱۷ + ۱۵: ۱۳ + ۱۹:۵-۶، ۷)۔

تواریخ کلیسیا میں عبادت

پہلا حصہ ۲۰۰ء تک:-

ابتدا ہی سے عشائے ربانی مسیحیوں کی مقدم عبادت تھی اور رسُولی زمانہ کے بعد ہی کے سالوں سے کچھ بیانات باقی ہیں جن سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وُہ کس طرح عمل میں لائی جاتی تھی، اور اُس زمانے کے مسیحیوں کے لئے اُس کے

کیا معنی تھے۔

(۱) کرنتھیوں کے نام رُومی کلیمنٹ (Clement) کا خط (۹۶ء)
اِس میں ایک لمبی سفارشی دُعا آتی ہے جو اُن فی البدیہہ دُعاؤں کی مثال ہے جو عشائے ربانی میں کہی جاتی تھیں۔ اِس میں خُدا سے معافی کے لئے درخواست کی جاتی ہے اور دُکھ اُٹھانے والوں کے لئے مدد اور حاکموں کے لئے ہدایت مانگی جاتی ہے۔ اِس خط میں سرافیم کا گیت (Sanctus) یعنی یسعیاہ ۶ کا ذکر ہے جو غالباً اُس زمانے میں بھی عبادت میں استعمال ہونے لگا تھا۔ اُس میں چندے کا بھی ذکر ہے۔

۲۔ پلینی کا خط :- PLINY

جو بتُونیا کے غیر مسیحی حاکم نے مسیحیوں کے متعلق قیصر ٹراجن کو لکھا تھا۔ وُہ بیان کرتا ہے کہ مسیحی طُلوعِ آفتاب سے پیشتر ایک مقررہ دن کو جمع ہُوا کرتے ہیں اور مسیح سے بطورِ خُدا خطاب کر کے گیت گاتے ہیں اور بدی سے باز رہنے کی قسم اُٹھاتے ہیں اور پھر اُسی دِن بعد میں جمع ہو کر کھانا کھاتے ہیں۔ اِن کا پہلے جمع ہونا غالباً عشائے ربانی میں شمولیّت کی طرف اشارہ ہے۔ اور محبّت کی ضیافت کی طرف ہے جس کا مقررّہ دن اتوار تھا۔"

۳۔ رسُولوں کی تعلیم (Didache) (۱۳۰ء)

اِس میں یہُودی مسیحیوں کی طرزِ عبادت کا بیان ہے۔ اس میں بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح پیالے اور روٹی پر برکت مانگی جاتی تھی یعنی اَے ہمارے باپ ہم تیرے خادم داؤد کے پاک انگور کے درخت کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں جسے تُو نے اپنے خادم یسُوع کی معرفت ہم پر ظاہر کیا ہے ابد تک تیرا ہی جلال ہوتا رہے۔ اَے ہمارے باپ ہم اُس زندگی اور عرفان کے لئے تیرا شکر کرتے ہیں۔

جسے تُو نے اپنے خادم یسُوع کی معرفت ہم پر ظاہر کیا۔ تیرا ہی جلال ابد تک ہوتا رہے جس طرح یہ توڑی ہُوئی روٹی پہاڑوں پر بِکھری ہوتی تھی اور اب جمع ہُوئی اور ایک کی گئی ہے اُسی طرح تیری کلیسیا زمین کی انتہا سے تیری بادشاہی میں جمع کی جائے کیونکہ جلال اور قُدرت یسُوع مسیح کے وسیلے ابد تک تیرا ہی ہے۔ شریک ہونے کے بعد شُکر گذاری کی دُعا بھی بیان کی گئی ہے۔ اِس کے بعد نبیوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ جس قدر چاہیں شُکر گذاری کرتے رہیں یعنی فی البدیہہ دُعائیں جاری رکھیں۔ اُس میں بُدھ اور جمعہ کے روزوں کا ذکر ہے کہ اور یہ بھی آتا ہے کہ ہر خُداوند کے دن کو جب تُم اکٹھے ہو جاؤ تو پہلے اپنے گُناہوں کا اقرار کرو تاکہ تُمہاری قُربانی پاک ہو۔ غور کریں کہ اِس میں مسیح کی مَوت تک کا ذکر نہیں غالباً یہ بیان کلیسیا کے عام دستور کے موافق نہیں ہے۔

جسٹن شہید سنہ ۱۴۰ء کے قریب:۔

جسٹن شہید دو عبادتوں میں اُس عبادت کا بیان کرتا ہے جو اتوار کو رُوما میں مروّج تھی "اُس دن کو جو سُورج کا دن کہلاتا ہے وُہ سب جو شہروں اور دیہاتوں میں رہتے ہیں ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور رسولوں کی کتابیں یا صحائف انبیا جب تک فُرصت ہے پڑھتے ہیں۔ پھر جب پڑھنے والا پڑھ چُکتا ہے تو صدر لوگوں کو تعلیم دیتا اور نصیحت کرتا ہے۔ اُن سچائیوں پر عمل کریں جن کا ذکر کلام کے اوراد میں آیا ہے پھر ہم اکٹھے ہو کر مل کر دُعائیں مانگتے ہیں"۔

جسٹن شہید دُوسرے اقتباس میں بیان کرتا ہے: "جب ہم دُعا کر چُکتے ہیں تو ہم بوسے سے آپس میں سلام کرتے تھے پھر پانی ملا ہُوئی مے کا پیالہ اُس شخص کے پاس لایا جاتا ہے جو بھائیوں پر صدارت کرتا ہے وُہ اُس کو لیکر بیٹے اور رُوح القدس کے نام کے وسیلے سے سب کے لئے باپ کی حمد و تعریف کرتا ہے اور دیر تک اِس نئے

شکر گذاری پیش کرتا ہے کہ ہم خدا سے اِن نعمتوں کو حاصل کرنے کے لائق ٹھہرے ہیں۔ جب وہ دعائیں اور شکر گذاریاں ختم کرتا ہے تو سب حاضرین باآواز بلند پکارتے ہیں آمین جس کے معنی عبرانی زبان میں ہیں کہ ایسا ہی ہو۔ جب صدر دعا کر چکتا ہے اور لوگ آمین کہہ چکتے ہیں تو ہم میں سے جو ڈیکن کہلاتے ہیں اُس روٹی اور پانی ملی ہوئی مے کو جس پر شکر گذاری کی گئی ہے سب حاضرین میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور اُن کے پاس بھی لے جاتے ہیں جو غیر حاضر ہوں (یعنی بیمار) اور یہ کھانا یوخرسٹ (EUCHARIST) - (لفظی معنی شکر گذاری) کہلاتا ہے۔ اس میں سے کسی کو لینے کا حق نہیں سوا اُس کے جو اُن باتوں کی سچائی کا قائل ہے جن کی ہم تعلیم دیتے ہیں اور جو اُس غسل سے دُھل گیا ہے جو گناہوں کی معافی اور نئی پیدائش کے لئے ہے اور اُسی طرح زندگی گذارتا ہے جس طرح مسیح نے ہمیں حکم دیا ہے"۔ اس بیان سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عبادت دو حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے۔

کلام کی عبادت

(۱) نبیوں کی کتابوں، خطوط اور اناجیل کے ورد۔

(۲) دوسروں کے متعلق پند و نصیحت

(۳) عام دعائیں۔

بالائی منزل کی عبادت

(۱) صلح کا بوسہ۔

(۲) نذرانہ، روٹی اور مے کا آگے لایا جانا۔

(۳) دعائے تقدیس۔

(الف) تخلیق پروردگاری اور نجات کے لئے شکر گذاری۔

(ب) نذرانوں کو اور اپنے آپ کو خدا کے حضور میں نذر کرنا۔

کلام کی عبادت	بالائی منزل کی عبادت
	(ج) مطالعۂ کلام اور رُوح القُدس سے روٹی اور مے کو پاک کرنا۔ (د) سفارشی دُعائیں۔ (۳) آمین (۴) روٹی کا توڑا جانا۔ (۵) جماعت کا عشائے ربانی لینا۔ (۶) رُخصت ہونا۔

نوٹ:۔ اقراری صرف پہلے حصّہ میں (یعنی کلام کی عبادت میں) حاضر ہو سکتے تھے اور دُوسرا حصّہ صرف بپتسمہ یافتہ لوگوں کے لئے تھا۔ دُعا دو قسم کی ہوتی تھی۔ ایک جسے لوگ مِل کر مانگتے تھے۔ یہ دُعا مطانیہ کہلاتی تھی، یعنی ایک ایسی دُعا جس میں ہادی دُعا کے مضامین کا ذکر کرتا ہے اور جماعت ایک خاص دُعائیہ کلمہ دُہراتی ہے (مثلاً اے کریم خُدا ہماری سُن)۔

دُوسری قسم کی دُعا:۔ اس کو صرف ہادی ہی پڑھتا تھا اور جماعت آمین کہتی تھی۔

۲۔ سنہ ۲۰۰ء تا سنہ ۴۰۰ء :۔

سنہ ۲۰۰ء کے بعد کافی کتابیں ہیں جو کلیسیائی عبادت کے طریقوں پر روشنی ڈالتی ہیں مگر عشائے ربانی میں جو دُعا تقدیس کے لئے ہے وہ اِس کا زیادہ تر ذکر نہیں کرتیں حالانکہ یہ دُعا عبادت کا سب سے اہم حصّہ تھی۔ اہلِ قلم نے اس کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ ایذارسانی کے زمانہ میں ایسی باتیں اُن سب سے پوشیدہ رکھی جاتی تھیں جو کلیسیا کے پُورے شُرکا نہ تھے۔ اُس زمانے میں چند ایسی باتیں عبادت میں شامل ہونے لگیں جو اُس وقت سے لے کر اصلاحِ دین کے زمانے تک کلیسیاؤں میں رائج تھیں اور اب بھی اکثر کلیسیاؤں میں منائی جاتی ہیں۔

سرسم کورڈا (SURSUM CORDA) کا ذکر ہو چکا ہے۔ اِس سے پہلے بھی باہمی سلام سرسم کورڈا استعمال میں آنے لگا۔ یہ دُعائے تقدیس کے آغاز میں یُوں پڑھا جاتا تھا:-

خادم الدّین:۔ خُداوند تمہارے ساتھ ہو۔

جماعت:۔ تیری رُوح کے ساتھ بھی رہے۔

خادم الدّین:۔ اپنے دِل عالمِ بالا پر لگاؤ۔

جماعت:۔ ہم اُن کو خُداوند کی طرف لگاتے ہیں۔

خادم الدّین:۔ ہم خُداوند خُدا کا شکر کریں۔

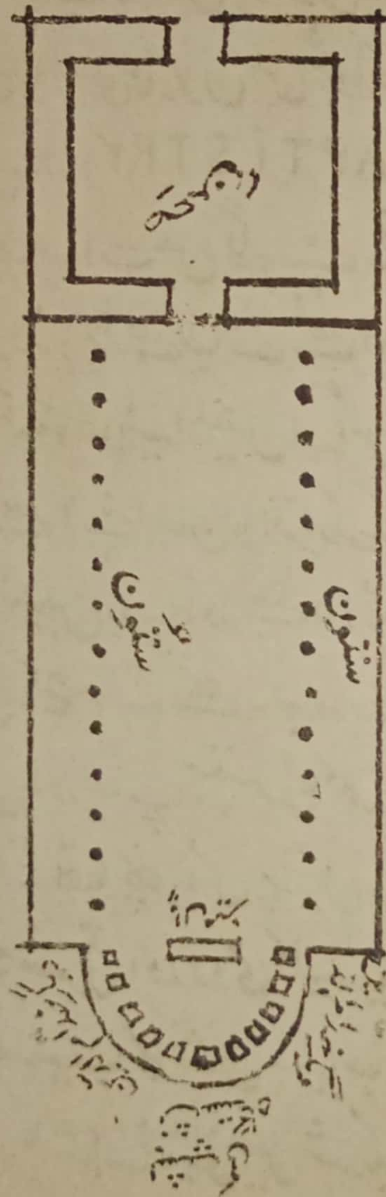
جماعت:۔ ایسا کرنا واجب و مناسب ہے۔

اِس کے بعد خادم الدّین تخلیق اور پروردگاری کے لئے خُدا کا شُکر کرتا تھا، پھر سب مِل کر ذیل کا جُملہ (Sanctus) کہتے تھے۔ یعنی قدّوس، قدّوس، قدّوس خُداوند ربّ الافواج۔ آسمان و زمین تیرے جلال سے معمُور ہیں۔ اے خُداوند تعالیٰ تیرا ہی جلال ہو۔ آمین۔ اِس کے علاوہ (Kyrie eleison) یعنی "اے خُداوند رحم کر" تمام ترتیبوں میں مروّج تھا اور دُعائے تقدیس کے بعد دُعائے ربّانی پڑھی جاتی تھی۔

آہستہ آہستہ تکلّفانہ طریقے شامل ہوتے گئے۔ خاص کر جب انجیل کی کتاب وِردسے پہلے لیکٹرن (Lectern) یا سٹینڈ یعنی رِحل پڑھنے کی جگہ کو لے جائی جاتی تھی اور جب نذرانے یعنی روٹی اور مے آگے لے جائی جاتی تھی نیز جب جماعت پاک عشا میں شریک ہونے کو ہوتی تو تقدیس شُدہ اشیا اُٹھائی جاتی تھیں۔ خادم الدّین پکارتا تھا کہ مقدّس چیزیں مقدّسین کے لئے۔ شرکت کے بعد شُکرگذاری کی خاص دُعا اور ایک لطانیہ پڑھی جاتی تھی۔ باقی ترتیب مندرجہ بالا ترتیب کے مطابق تھی۔ یہ ترتیب تقریباً تمام مُلکوں کی کلیسیاؤں میں رائج تھی مگر صرف اُن حصّوں کے

الفاظ معیّن تھے جن میں جماعت شریک ہوتی تھی۔

گرجے:۔ دُوسری صدی سے سادہ طور کی چند عبادت گاہیں تعمیر ہونے لگیں لیکن بہت سی عبادتیں لوگوں کے گھروں میں کھُلے میدان میں یا زمین دوز قبرستانوں میں ہُوا کرتی تھیں۔ چوتھی صدی سے ہر جگہ گرجے استعمال ہونے لگے۔ عبادت خانوں کا تمام نقشہ رُومی کچہری کے نقشہ کے مطابق تھا۔ Basilica مُنصف کے تخت کی جگہ بِشپ بیٹھا کرتا تھا اور اس کے دونوں طرف خُدام الدّین اُن کے سامنے ہوتے تھے۔



مسیحی عبادت گاہوں کا نقشہ رُومی کچہری (Basilica) کی شکل کا تھا۔

نصف دائرہ کے مرکز میں پاک میز رکھی جاتی تھی۔ زمانہ حال تک رُوما شہر کے گرجے اسی شکل کے ہیں۔ گرجے کی سب دیواروں پر اندر کی طرف مذہبی تصویریں ہوتی تھیں۔

بپتسمہ یا اصطباغ:۔ ابتدائی کلیسیا بپتسمہ کو بڑی اہمیت دیتی تھی۔ کلیسیائی ابتدائی سالوں میں ایمان کے اظہار پر فوراً بپتسمہ دیا جاتا تھا لیکن کچھ عرصہ کے بعد تیاری کے لئے ایک میعاد مقرر کی گئی جو اکثر تین سال کی تھی۔ مقدس ہفتوں میں اقراریوں کا امتحان لیا جاتا تھا۔ مُبارک جمعہ کے روز اور اس کے اگلے دِن وُہ روزہ رکھتے تھے۔ پھر بشپ کے آگے حاضر ہوتے تھے جو دُعا کرکے اُن پر ہاتھ رکھ کر اور صلیب کا نشان بنا کر اُن میں سے بدرُوحوں کو نکالتا تھا بپتسمہ اکثر کھُلے میدان میں یا ایسی عمارتوں میں ہُوا کرتا تھا جو خاص اسی مقصد کے لئے بنائی جاتی تھیں اور (BAPTISTRY) کے نام سے موسُوم تھیں۔

پھر وُہ رات بھر عبادت میں لگے رہتے تھے۔ عبادت کے دَوران میں وُہ زبُور گاتے تھے اور وِرد پڑھے جاتے تھے اور اُنہیں نصیحت کی جاتی تھی پھر عیدِ قیامت کی صبح کو وُہ علانیہ ابلیس اور اُس کے کاموں کو ترک کرتے تھے۔ اس کے بعد وُہ بشپ سے اپنے ایمان کا اقرار کرکے بپتسمہ پاتے تھے۔ اس کا طریقہ اکثر یہ ہوتا تھا کہ اُنہیں باپ اور بیٹے اور رُوح القدُس کے نام پر ایمان لانے کے متعلق تین سوال کئے جاتے تھے۔ ہر ایک سوال کے جواب میں وُہ کہتے تھے! "مَیں ایمان رکھتا ہُوں" اور بشپ بپتسمہ کا کلمہ پڑھ کر ہر بار اُنہیں غوطہ دیتا تھا یا اُن پر پانی انڈیلتا تھا پھر اُن پر تیل ملا جاتا تھا اور گرجہ میں بشپ اُن پر ہاتھ رکھتا تھا۔ مشرقی اور رومی کلیسیاؤں میں لوگوں کو دوبارہ مسح کیا جاتا تھا اور اُن پر صلیب کا نشان بنایا جاتا تھا۔ بشپ اُن کو بوسہ دیتا تھا اور اس کے بعد وُہ عشائے ربّانی میں شریک ہوتے تھے۔

خاص دِن :- آغازِ کلیسیا میں سبت اور خُداوند کا دن یعنی ہفتے کا پہلا دن دونوں منائے جاتے تھے۔ مگر رفتہ رفتہ سبت کا منانا موقوف ہو گیا۔ عیدِ فسح، عیدِ قیامت میں اور عیدِ پنتکوست، عیدِ نزولِ رُوح القدُس میں تبدیل ہو گئی۔ عیدِ قیامت سے قبل شروع میں دو تین دِن تک روزہ رکھا جاتا تھا۔ مگر یہ عرصہ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا۔ دُوسری صدی سے عیدِ قیامت کا منایا جانا تمام کلیسیاؤں میں رائج ہو گیا تھا مگر کچھ صدیوں تک اُس کی تاریخ کی بابت اختلاف رہا، کیونکہ بعض کلیسیائیں اسے یہُودی مہینہ (NISAN) نیسان کے چودھویں روز عیدِ فسح کے دستُور کے موافق مناتے تھے۔ مگر دُوسرا رواج جس کے مطابق عیدِ قیامت ہمیشہ اتوار کو منائی جاتی تھی ساتویں صدی مسیحی میں عالمگیر ہُوا۔

دیگر رسُوم :-

دُوسری صدی میں بیماروں پر تیل ملنے اور اُن پر ہاتھ رکھنے کی رسم منائی جاتی تھی جہاں کہیں ممکن تھا لوگ بیماروں کو اُٹھا اُٹھا کر اِس مالش کے لئے لے جاتے تھے۔ بھاری اور سنگین گناہوں کے لئے کلیسیائی سزائیں دی جاتی تھیں بلکہ کچھ عرصہ تک تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وُہ لوگ جو ذلیل گناہوں کے مُرتکب ہوتے اُن کو ہمیشہ کے لئے فضلِ الٰہی سے خارج کر دیا جاتا تھا۔ توبہ کرنے والے لوگ روزہ رکھتے ٹاٹ اوڑھتے، بدن پر راکھ لگاتے اور مُنہ کے بَل گِرتے تھے اور کچھ عرصہ تک عشائے ربّانی سے علیحدہ رہتے تھے۔ اعتراف علانیہ ہوتا تھا اور بشپ ہی لوگوں کو بحال کرتا تھا۔

روزانہ نمازیں :-

چوتھی صدی میں روزانہ عبادت کا منظّم طریقہ انطاکیہ میں استعمال ہونے

لگا اور جلد ہی یہ طریق مشرقی کلیسیاؤں میں پھیل گیا۔ اِس کے ماتحت دُعا کے وُہ تین اوقات جن کا ذِکر اعمال ۲: ۱-۱۵+۳: ۱- اعمال ۱۰: ۳+۱۰: ۹-۱۰ میں ہے یعنی ۹ بجے صبح ۱۲ بجے، ۳ بجے شام کے اوقات منائے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ غروب آفتاب کے وقت بھی دُعا کی جاتی تھی اور بعض آدھی رات کو اور مُرغ کی بانگ کے وقت دُعا کرتے تھے اسی طرح وُہ سات اوقات پُورے کئے جاتے تھے جن کا ذکر زبُور ۱۱۹ و ۱۶۴ میں آتا ہے۔ (مَیں دن میں سات بار تیری ستائش کرتا رہتُوں) اِن عبادتوں کا مقدم حِصّہ زبُوروں کا پڑھنا تھا جو ایک ہفتہ میں سب کے سب پڑھے جاتے تھے اور ہر زبُور کے بعد یُوں پڑھتے تھے "جلال باپ اور بیٹے اور رُوح القدُس کا ہو جیسا ابتدا میں تھا اِس وقت ہے اور ابد تک رہے گا آمین"۔ علاوہ ازیں جوابی جُملے اور کلام کے وِرد بھی پڑھے جاتے تھے تاکہ عبرانی رسُولوں کو ایک خاص مسیحی رنگ دیا جائے۔ ان عبادتوں میں خُدا کی تعریف عابدوں کی نصیحت یا ترقّی کی نسبت زیادہ مقصُود تھی۔

کلیمنٹائن (Clementine) کا طریق عبادت:۔

اِس زمانہ کے آخر میں جب رُومی سلطنت مسیحی ہو چُکی تھی ہمیں مشرقی کلیسیا کی عبادت کی ایک مثال ملتی ہے جو غالباً انطاکیہ میں ۳۵۰ء کے قریب رائج تھی او بعد کی صدیوں کی تمام مشرقی کلیسیاؤں کی عبادتیں اِس قسم کی عبادت سے نکلتی ہیں۔ شروع میں کلام کے اوراد کا ذکر آتا ہے جو پانچ تھے۔ یہ اوراد توریت، انبیا کے صحائف، خطوط، رسُولوں کے اعمال اور اناجیل سے چُنے گئے تھے اور اُن کے درمیان زبُور گائے جاتے تھے اِن اوراد سے پہلے غالباً کُچھ دُعائیں ہوتی تھیں اُن کے بعد کئی وعظ ہوتے تھے۔ آخری وعظ بشپ خود سُناتا تھا۔ پھر اقراریوں کے دو طبقے تھے۔ آسیب زدہ لوگ اور سزا پانے والے لوگ علیحدہ علیحدہ رُخصت کئے

جاتے تھے جب ڈیکن ہر طبقہ کے لئے ایک لطانیہ پڑھ چکتا تھا تو بشپ اُنہیں برکت دیتا تھا۔ پھر بالائی منزل کی عبادت شروع ہو جاتی تھی اور دروازے بند کئے جاتے تھے تاکہ نہ کوئی شخص اندر آسکے اور نہ باہر جا سکے۔ ڈیکن کے ایک لطانیہ اور بشپ کی دُعا کے بعد باہمی سلام اور بوسہ دیا جاتا تھا۔ پھر نذرانے آگے لائے جاتے تھے۔ پادری ہاتھ دھوتے تھے اور عبادت کے صدر کو ایک شاندار پوشاک پہنائی جاتی تھی۔ پھر ڈیکن اُن سب کو جن کے دِلوں میں دُشمنی یا ریاکاری ہوتی تھی شریک ہونے سے منع کرتا تھا۔ پھر سرسم کورڈا کے ساتھ تقدیس کی لمبی دُعا شروع ہوتی تھی جس کا خاکہ مندرجہ ذیل ہے :-

(ا) جس میں تخلیق عالم اور خُدا کی پروردگاری کے لئے شُکرگُذاری کی جاتی تھی۔

(ب) قدوس۔ قدّوس۔ قدّوس۔ (فرشتوں کا گیت)

(ج) نجات کے لئے شُکرگُذاری۔

(د) تقرر کے الفاظ۔

(ر) یادگاری (جس میں مسیح کے دُکھ قیامت اور صعود کو یاد کیا جاتا تھا اور خُداوند کی آمدِ ثانی کی اُمید کا ذکر ہوتا تھا) اور اشیا کا نذر کرنا۔

(س) رُوح القُدس کے نزول کے لئے دُعا۔

(ص) سفارشی دُعا۔

(ط) آمین۔

پھر دُعائے ربانی کے بعد ڈیکن اور بشپ مختصر دُعاؤں کے ہادی ہوتے تھے۔ تقدیس شُدہ اشیا اُٹھائی جاتی تھیں اور مقدسین کے لئے مقدس چیزیں، پکارا جاتا تھا اور لوقا ۲/۱۴ متی ۲۱/۹ کا گیت گایا جاتا تھا۔ پھر روٹی توڑی جاتی تھی۔ پہلے خدام الدین اور اس کے بعد جماعت پاک عشا میں شریک ہوتے تھے۔ اس کے

دوران میں زبور ۳۴ گایا جاتا تھا۔ پھر ڈیکن اور بشپ شکرگزاری کی دعائیں پڑھتے تھے اور بشپ کلمۂ برکات پڑھتا تھا قارئین کرام اس بات پر غور کریں کہ اس طریق عبادت میں عوام کا کافی حصّہ ہوتا تھا اور کتاب مقدس بڑی اہمیت رکھتی تھی۔

۴۰۰ء کے بعد مشرقی کلیسیاؤں میں عبادت:۔

۴۰۰ء کے بعد کلیسیا کا طریق عبادت اور خصوصاً عشائے ربانی کی نماز مختلف علاقوں میں مختلف طریقوں سے تبدیل ہونی شروع ہو گئی مشرقی ممالک کی کلیسیاؤں میں بے شک زبان اور طرز عبادت کا کافی فرق پایا جاتا ہے مگر ان میں چند ایک ایسی صفات ہیں جو قریب قریب سب عبادتوں میں پائی جاتی ہیں۔

ا۔ عبادت کے الفاظ:۔ اوراد سے پہلے ایک مختصر سی تیاری کی عبادت شامل کر لی گئی جو دعاؤں اور گیتوں پر مشتمل تھی۔ اوراد کی تعداد ۲ تک گھٹائی گئی ہے یعنی خط اور انجیل۔ صرف ارمنی کلیسیا میں پرانے عہد کے ورد کا دستور جاری رہا پانچویں صدی سے وہ عالمگیر عقیدہ جو نکایاہ کا عقیدہ کہلاتا ہے بالائی منزل کی عبادت میں شامل کیا گیا۔

ب۔ عبادت کی حرکات:۔ پاک میز کے سامنے پہلے ایک پردہ پھر ایک پختہ دیوار جس کے تین دروازے ہیں قائم کی گئی۔ اُن کے پیچھے بشپ اور پریسٹ عبادت کو ادا کرتے ہیں۔ جماعت نہ تو اُسے دیکھتی اور عموماً نہ اُس کی آواز سنتی ہے۔ ڈیکن دیوار سے آگے رہتا ہے اور اُس کی باتوں سے جماعت کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ جماعت زیادہ تر گانے میں مشغول رہتی ہے اور بغیر گانے بجانے کے یہ عبادت کبھی ادا ہی نہیں ہوتی۔ دوران عبادت میں ۲ جلوس ہوتے ہیں ایک انجیل کے پڑھے جانے سے پہلے ہی جب ڈیکن انجیل کی کتاب لئے ہوئے اور بشپ اور دیگر خادم جو صلیبیں، بتیاں اور بخور تھامے ہوتے ہیں، گرجہ کے اندر کا چکر لگا کر بیچ

کے دروازے سے پھر اندر جاتے ہیں انجیل کی تلاوت کے وقت دروازہ کھلا رہتا ہے۔

دوسرا جلوس اُس سے بھی شاندار ہوتا ہے۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب بالائی منزل کی عبادت کے شروع میں روٹی اور مے کو اندر لے جاتے ہیں اُسی وقت زبور ۲۴: ۷-۱۰ گایا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ تقدیس شدہ روٹی اور مے دینے کا ایک نیا طریق عمل میں آنے لگا۔ اِس نئے طریق کے مطابق روٹی مے میں بھگو کر اور چمچہ میں رکھ کر لوگوں کے مُنہ میں ڈالی جاتی ہے۔ تمام مشرقی کلیسیاؤں میں ایک نہایت شان دار اور تکلفانہ طرزِ عبادت پائی جاتی ہے جس سے بجائے عقل کے انسانی جذبات زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ بے شک یہ طریق عبادت اُس سادہ طریق سے بہت دُور ہے جو یروشلیم کے بالاخانہ میں پہلے پہل استعمال ہُوا۔ مشرقی کلیسیاؤں میں ایک خوبی پائی جاتی تھی جو اصلاح دین تک مغربی ممالک میں آئی یعنی عبادت کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عابدین اُسے سمجھ سکیں لیکن یہ قسم اب مفقود ہو چکا ہے کیونکہ لوگوں کی زبانیں بدل چکی ہیں مگر عبادت کی زبانیں وہی ہیں جو پانچویں یا چھٹی صدی میں رائج تھیں مثال کے طور پر جنوبی ہند کی سریانی کلیسیاؤں میں استعمال ہوتی ہے جسے صرف پادری سمجھتے ہیں۔ عام زبان ملیالم زبان (Malyalam) ہے۔

مشرقی آرتھوڈکس (Orthodox) کلیسیائیں بہت تھوڑی تبدیلیاں کر کے اپنی طرزِ عبادت کو زمانہ حال تک قائم رکھتی رہی ہیں۔ وہ جن میں اُن کی عبادتیں مغربی کلیسیاؤں کی عبادت سے مختلف تھیں اور کچھ اہمیت رکھتی تھیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں:-

(۱) مشرقی عبادت الفاظ اور حرکات دونوں کے لحاظ سے زیادہ لمبی اور پیچیدہ ہے۔ مشرقی دعاؤں کی زبان واقعی شاعرانہ اور لمبے یا مشکل الفاظ

سے پُر ہے۔ اِس کے برعکس لاطینی دُعائیں عموماً سادہ اور مختصر ہوتی ہیں۔

(۲) مشرق میں وِردوں کے سوا عبادت کی تقریباً وُہی ترتیب تمام سال پڑھی جاتی ہے لیکن مغربی کلیسیاؤں میں کُچھ ایسی دُعائیں بھی ہیں جو ہر اتوار کو اور ہر مقدس دن کو تبدیل ہوتی ہیں۔

(۳) اپنی شُکرگذاری میں مشرقی کلیسیا تخلیق عالم اور تجسّم کے راز پر اور مغربی کلیسیا مسیح کی قُربانی پر زیادہ زور دیتی ہیں۔

(۴) مشرق میں یہ تصوّر ہے کہ تقدیس کی تمام دُعا سے اور خاص کر رُوح کے نزُول کے لئے یہ دُعا کرنے سے روٹی اور مَے کی تقدیس ہوتی ہے لیکن مغرب میں تقرر کے الفاظ سے یہ کام سرانجام دیا جاتا ہے۔

(۵) مشرق میں عشائے ربّانی صرف اتواروں اور مقدّس دِنوں میں عمل میں آتی ہے اور اُس کے ساتھ ہمیشہ گانا بھی ہوتا رہتا ہے اور اس میں کئی پادری حِصّہ لیتے ہیں۔ مغرب میں عشاءِ ربّانی لینے کا روزانہ رواج ہے اور اکثر اوقات ایک ہی پریسبٹ بغیر موسیقی کے اِس رسم کو ادا کرتا ہے۔

(۶) مشرق میں صرف تصویروں کی اجازت ہے اور بیماروں کے لئے تقدیس شُدہ روٹی اور مے پاک میز پر رکھی رہتی ہے، مگر اُن کی پرستش نہیں ہوتی مگر مغرب میں مُورتیں بھی ہوتی ہیں اور جماعت کی پرستش کے لئے تقدیس شُدہ اشیاء وقتاً فوقتاً پیش کی جاتی ہیں۔

(۷) پہلی آٹھ صدیوں میں مشرقی کلیسیاؤں میں انطاکیہ کی طرح بڑے بڑے واعظین ہوتے تھے لیکن اب اُن کلیسیاؤں میں اکثر اوقات وعظ نہیں ہوتا۔ اِس کے برعکس رُومی کلیسیا وعظوں پر کافی زور دیتی ہے۔

(۸) مغرب اور مشرق کی ہر دو کلیسیاؤں میں طرزِ عبادت عام فہم نہیں بلکہ اس

میں بہت سے راز دنیاز پائے جاتے ہیں۔ مشرقی عبادت میں دیوار کا بیچ میں ہونا اِس امر میں ممد ہے۔ مغربی عبادت میں عابد تو سب کچھ دیکھتا ہے لیکن بیگانہ زبان کی باتیں نہیں سمجھتا۔ بہت سی باتیں دھیمی آواز سے پڑھی جاتی ہیں جب پادری صاحب تلاوت کرتا ہے کوائر یعنی گانے والی پارٹی کچھ اور گیت گاتی ہے۔

(۹) مشرق میں عوام کو روٹی کے ساتھ پیالہ بھی دیا جاتا ہے لیکن مغرب میں صرف روٹی دی جاتی ہے۔

(۱۰) مشرق میں بپتسمہ کے وقت بچے پر بشپ کے ہاتھ کا تقدیس شُدہ تیل مَلا جاتا ہے کیونکہ یہ رُوح القدس کے حصُول کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ مغرب میں بشپ خود اِسی مقصد سے بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) کے سروں پر ہاتھ رکھتا ہے۔

بالآخر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگرچہ تھوڑکس طرزِ عبادت میں کافی باتیں ایسی ہیں جو انجیلی نظریات کے مطابق نہیں تاہم یہ عبادت ایک مسیحی عبادت ہے جو مسیح کا جلال ظاہر کرتی اور انسانوں کے دِلوں کو خُدا کی طرف راغب کرتی ہے۔ جب اہلِ رُوس کے مسیحی ہونے سے پہلے رُوسی سفیر استنبول میں پہنچے اور اُنہوں نے سینٹ سوفیا (St. Sophia) کے بڑے گرجے کی عبادت کا مشاہدہ کیا تو وُہ یہ کہتے ہُوئے لوٹے کہ ہم بہشت میں پہنچے تھے اور ہم نے فرشتوں کو عبادت کرتے دیکھا ہے۔

۱۰۵۴ء کے بعد مغربی کلیسیاؤں کی عبادت :-

رُومی ماس۔ ۱۰۵۴ء تک دو قسم کی عبادتیں مغرب میں پائی جاتی تھیں۔ ایک رُومی کہلاتی تھی جو شروع میں صِرف رُوما شہر میں رائج تھی اور دُوسری گیلیکن (Gallican) کہلاتی تھی جو باقی مقامات پر رائج تھی۔ دونوں طرزیں لاطینی زبان کی تھیں۔ رفتہ رفتہ پاپائے رُوم کے اختیار سے گیلیکن طرزِ عبادت بند ہوتی گئی۔ مگر ساتھ ہی اس کا رُومی طرزِ عبادت پر جو زیادہ سادہ تھی کافی اثر ہُوا گیلیکن دُعائیں

زیادہ لمبی تھیں اور عبادت زیادہ شان دار اور تکلّفانہ تھی اور کئی عبادتوں میں ان کا مشرقی رنگ تھا۔ سنہ ۳۸۰ء سے یونانی کی بجائے لاطینی زبان رُوما کی کلیسیا میں استعمال ہونے لگی۔ لاطینی عبادت کی سب سے پہلی صاف تصویر ہمیں سنہ ۵۰۰ء میں نظر آتی ہے جب ایک سادہ سا طریق عبادت استعمال ہوتا تھا۔

I۔ کلام کی عبادت:۔

(۱) پادریوں کے داخل ہوتے وقت کوائر کا گیت۔

(۲) Kyrie eleison کوریئے اِلیُسن۔

(۳) کلکٹ یعنی مختصر دُعا۔

عہدِ عتیق کا وِرد۔

جوابی گیت

انجیلی خط سے وِرد

ایک گویا کی طرف سے گیت

ہیلویاہ

انجیل مقدس سے وِرد۔

II۔ بالائی منزل کی طرز عبادت:۔

(۱) نذرانوں کا پیش کیا جانا۔

(۲) روٹی اور مے کا تیار رکھنا۔

(۳) سرسم کورڈا (Sursum Corda

III۔ دُعائے تقدیس۔ (یا Canon)

(ا) تمجید:۔ جس میں تمام مخلوقات کی تعریف کرنے کا ذکر ہے۔

(ب) کچھ خاص تمجید جو اُس خاص دن یا عید کے لئے مقرر ہے۔

(ج) پھر قدوس - قدوس - قدوس -

(د) (Canon) تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

(۵) صُلح کا بوسہ -

(۶) روٹی کا توڑا جانا -

(۷) دُعائے ربّانی -

(۸) پادری اور جماعت کا پاک عشا میں شریک ہونا -

(۹) شُکر گزُاری کی دُعا -

(۱۰) رُخصت -

ساتویں صدی عیسوی میں "اے خُدا کے برّے" کا گیت بھی اس میں شامل کیا گیا جو اُس وقت گایا جاتا تھا، جب پادری پاک عشا لیتا تھا - پہلے زمانہ میں گھنٹیاں بجانا، بخُور اور بتّیاں جلانا اور ایک گھُٹنا ٹیکنے کا دستور نہ تھا - صرف جب پادری داخل ہوتے تھے اور انجیل پڑھی جاتی تھی تو خاص تکلّفانہ طریقہ استعمال ہوتا تھا اور اُس زمانے میں پادری پاک میز کے پیچھے کھڑا ہو کر جماعت کی طرف مُنہ کرتا تھا، مگر بعد ازاں وُہ میز کے آگے آکر جماعت کی طرف پیٹھ کرنے لگا - پُرانا طریقہ صرف رُوما کے مقدّس پطرس کے گرجہ میں جاری رہا مگر زمانہ حال میں وُہ پھر سے بہت سے مقامات پر استعمال ہونے لگ گیا ہے تاکہ تمام جماعت کے ساتھ مل کر خُداوند کی میز پہ شریک ہونے کا احساس پیدا ہو -

چھٹی صدی سے رُومی کلیسیا کی دُعائے تقدیس آج تک تقریباً وُہی ہے - سرسم کورڈا کے بعد تمہید آتی ہے جس میں خُدا کی تمجید کی جاتی ہے اور تمام فرشتوں اور حکومتوں کے تعظیم کرنے کا ذکر ہے - اِس تمہید کے درمیان ایک خاص دُعا

آتی ہے جس میں وُہ خاص واقعہ یاد کیا جاتا ہے جو کلیسیائی جنتری کے اِس خاص موسم سے متعلّق ہے۔ پھر سب مِل کر قدُّوس، قدُّوس، قدُّوس کے گیت میں شامل ہوتے ہیں جس وقت کوائر یہ گیت گاتی ہے اُسی وقت پریسٹ خاموشی سے آگے بڑھ کر کینن (canon) کو شروع کرتا ہے۔ اس میں پہلے کُل کلیسیا کی طرف سے خُدا کے آگے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور پوپ اور اُس علاقہ کے بشپ کے لئے اور کلیسیا کی یگانگت کے لئے دُعا کی جاتی ہے۔ پھر اُس خاص جماعت اور چند خاص لوگوں کے لئے سفارشیں پیش کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد مریم مقدّسہ رسُولوں اور دیگر مقدّسین کے نام اِس دُعا کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں کہ "اِن کے ثواب اور دُعاؤں کے طفیل یہ بخش کہ ہم تیری حفاظت کی مدد سے محفوظ رہیں۔ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلے۔ آمین"۔ اگلے حِصّہ میں دُعا کرنے والوں کی ابدی نجات کے لئے دُعا کرنے پر زندوں کے لئے سفارشیں ختم ہوتی ہیں۔ پھر اِس دُعا کے ساتھ کہ نذر کی روٹی اور مے ہمارے لئے مسیح کا بدن اور خون بن جائے تقدیس شروع ہو جاتی ہے۔

پھر تقرر کے الفاظ پڑھ کر پریسٹ خُداوند مسیح کی اذیت، قیامت اور صعُود کو یاد کرتا ہے اور روٹی اور مے کے نذرانے کو ایک ذبیحہ (Host) کے طور پر گذرانتا ہے تاکہ وُہ ہابل، ابرہام اور ملک صدق کی قربانیوں کی طرح قبُول کیا جائے۔ اُس کے بعد یہ دُعا کی جاتی ہے کہ فرشتے اپنے ہاتھوں پر اس ذبیحہ کو آسمانی مقام تک اُٹھا لے جائیں تاکہ سب شرکا آسمانی برکت اور فضل سے معمُور ہو جائیں۔ اس کے بعد مُردوں کے لئے سفارش کی جاتی ہے اور یہ دُعا آتی ہے کہ خُدا کے رحم سے پرستار مسیح کے رسُولوں اور شہیدوں کے ساتھ ملائے جائیں۔ کینن ایک خوبصورت کلمہ تعریف کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

چھٹی صدی کے بعد عبادت کے دُوسرے حصّص میں ذیل کی تبدیلیاں ہُوئی ہیں:۔

(۱) اوراد سے پہلے خدام الدین کی شخصی تیاری ہوتی ہے جس میں تینتالیس[۴۳] زبُور اور باہمی گناہوں کا اعتراف پڑھا جاتا ہے۔

(۲) اس کے بعد عالم بالا کا گیت جس میں کافی اضافہ کیا گیا ہے گایا جاتا ہے۔

(۳) عہد عتیق کا وِرد چھوڑا گیا ہے اناجیل کے پہلے وِرد سے پہلے کچھ دُعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد دیسی زبان میں ایک مختصر عبادت کا حصّہ آتا ہے جو دُعاؤں، اوراد اور وعظ پر مشتمل ہے۔

(۴) اس کے بعد نقایاہ کا عقیدہ پڑھا جاتا ہے جو گیارھویں صدی سے رائج ہے۔

(۵) اس جگہ عبادت کے ہادی کی چند دُعائیں جو پوشیدگی میں پڑھی جاتی ہیں شامل کی گئی ہیں اور عبادت کے کئی ایک حصّوں میں جنہیں پہلے ہادی دھیمی آواز سے پڑھتا ہے پھر کوائر گا کر سُناتی ہے۔ تقرّس کے الفاظ بر روٹی اور پیالے کا بلند کیا جانا خاص اہمیّت رکھتا ہے۔ گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں اور بخور جلایا جاتا ہے۔ ہر ایک آنکھ پریسٹ کی حرکات پر لگی ہوتی ہے۔ کیونکہ رُومی کلیسیا کے نظریہ کے موافق اسی وقت تغیّر جوہر کا معجزہ وقوع میں آتا ہے اور زندوں اور مُردوں کے لئے قربانی چڑھائی جاتی ہے۔ صرف پادری صاحبان صلح کے بوسے میں شریک ہوتے ہیں۔ گنتی باب ۶ کے کاہنی کلمہ برکت کے بعد یُوحنّا ۱:۱-۱۴ کی تلاوت سے عبادت ختم ہوتی ہے۔

چوتھی صدی سے عوام اکثر اوقات پاک عشا میں شریک نہ ہوتے تھے۔ بارھویں صدی کے بعد اُن سے پیالہ چھینا گیا اور یہ طریقہ زیادہ رائج ہونے

لگا کہ عبادت کے دَوران میں نہیں بلکہ رکھی ہُوئی تقدیس شُدہ اشیا سے لوگوں کو
دیا جاتا تھا اُس عبادت میں جہاں گانا ہوتا ہے (High mass) وہاں عوام
پاک عشا نہیں لیتے ۔ متوسط زمانے میں جب یہ خیال عام ہو گیا کہ ماس ایک کفارے
کی قُربانی ہے یہ دستور رائج ہُوا کہ ہر پریسٹ علیحدہ علیحدہ قربانی چڑھائے ۔ اکثر
یہ عبادت کسی خاص مقصد کے لئے مثلاً سفر یا بیماری کے لئے پڑھی جاتی تھی اور
لوگ بوقت موت اپنا دھن، دَولت وقف کرتے تھے تاکہ آیندہ اُن کی رُوحوں کے
لئے قُربانی چڑھائی جائے ۔ اِس طرح یہ عبادت ایک ایسا مشغلہ بن گئی ہے کہ
اسے پریسٹ ہی عمل میں لاتا ہے جبکہ عوام یا تو دیکھتے ہیں یا اپنی شخصی دُعاؤں میں
لگے رہتے ہیں ۔ تاہم زمانۂ حال میں کوششیں کی جا رہی ہیں کہ حقیقی جماعتی عبادت
کو جس میں سب لوگ پُورے دِل سے اور سمجھ بُوجھ کے ساتھ حصّہ لے سکیں بحال
کیا جائے ۔ بہت سے گرجوں میں عبادت کے کئی حصّے دیسی زبان میں پڑھے جاتے
ہیں ۔ پہلے ماس صرف صبح ہی کو ہوتی تھی کیونکہ پریسٹ کو روزہ کی حالت میں اسے
ادا کرنا پڑتا تھا مگر اب عبادتیں اُن اوقات پر ہوتی ہیں جب لوگ زیادہ شمار میں
آ سکیں ۔ یہ عبادتیں نہ صرف صبح کے وقت بلکہ دوپہر اور شام کو بھی ہوتی ہیں ۔
عوام دَورانِ عبادت میں اکثر عشا لیتے ہیں ۔ عبادت کے کچھ حصّے تمام جماعت
مِل کر گاتی ہے اور عبادت کرانے والا دیگر خدام الدین اور جماعت پاک میز کے ارد گرد
جمع ہوتے ہیں لیکن عام طور پر یہ سچ ہے کہ رُومی کلیسیا کی نظر میں عبادت محض
ایک قُربانی ہے جو خدا کے آگے چڑھائی جاتی ہے ۔ اِن کے خیال کے مطابق یہ ایک ایسا
موقع نہیں کہ انسان اُس کے ساتھ شراکت رکھے اور اُس سے کچھ حاصل کرے ۔

دیگر عبادتیں :۔

کلیسیا کی عبادت میں مرکزی جگہ ماس (mass) کو حاصل تھی اور پاک

عہدوں کے تقرر کے وقت بشپ اُمیدواروں سے یُوں کہتا ہے کہ تُو یہ اختیار لے کہ خُدا کے آگے قُربانی چڑھائے۔ اور زندوں اور مُردوں دونوں کے لئے ماس کو ادا کر۔ دیگر عبادتیں بہت لمبی اور پیچیدہ ہو گئی ہیں اُن میں ایسی رسُوم شامل کی گئی ہیں جن سے توہم پرستی کا امکان ہے۔ مثلاً بپتسمہ کے وقت بچّے کے مُنہ میں نمک ڈالا جاتا تھا۔ حوض میں تیل اور موم ڈالے جاتے تھے۔ پہلے بچّے پر تیل مَلا جاتا تھا اور اُسے سفید پوشاک پہنائی جاتی اور جلتی ہُوئی موم بتّی ہاتھ میں دی جاتی تھی۔ استحکام عموماً ۷ سال کی عُمر میں ہوتا تھا اور بشپ لڑکے کے ماتھے پر تیل مَلتا تھا۔ بہت سے مقدّس دِن منائے جاتے تھے۔ کلام کے اَوراد روزانہ عبادتوں میں اختصار کے ساتھ درج کئے جاتے اور بزرگوں کے افسانے پڑھے جاتے تھے۔ پاسبانی خدمت کو انجام دینے والے پادری روزانہ سات عبادتیں دو تین اوقات میں ختم کرتے تھے۔ گرجے کے اندر اور باہر بھی جلُوس ہُوا کرتے تھے، جن کے دَوران میں گیت، زبُور اور لطانیہ بلند آواز سے گائے جاتے تھے۔ بیماروں پر تیل مَلا جاتا تھا مگر صرف اُس وقت جب وُہ بستر مرگ پر ہوتے تھے اُن کے ہاں شفا کا خیال نہیں تھا۔ پاک نکاح اور نمازِ جنازہ پیچیدہ رسُوم سے پُر تھیں۔ خلوتی دُعائیں دُعائے ربّانی اور ”سلام مریمؑ“ بار بار استعمال ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ انہیں سَو سَو بار بھی ایک دِن میں پڑھا جاتا تھا۔ تیرھویں صدی میں اینجلس Angelus کا دستُور رائج ہو گیا۔ یعنے ۶ بجے صبح ۱۲ بجے دوپہر ۶ بجے شام گھنٹہ بجایا جاتا تھا۔ اور سب لوگ چند لمحات کے لئے اپنا کام چھوڑ کر دُعا کرتے تھے۔ اِس میں اور دیگر خلوتی دُعاؤں میں مریم مقدسہ کو جگہ دی جانے لگی۔

اِصلاحِ دین کے بعد کی عبادت

دیباچہ

اصلاحِ دین نہ فقط تعلیم کی بلکہ عبادت کی بھی اصلاح تھی۔ لیکن عبادت کی اصلاح میں اتنی کامیابی حاصل نہ ہُوئی جتنی کہ تعلیم میں ہُوئی۔ مقدم باتیں جن میں اصلاح کی ضرورت تھی مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) بیگانہ زبان کا استعمال جسے لوگ نہ سمجھتے تھے۔

(۲) چُونکہ طرزِ موسیقی نہایت پیچیدہ تھی اور زبان بیگانہ تھی اور چند دُعائیں خاموشی میں پڑھی جاتی تھیں، جماعت عبادت میں کوئی حصّہ نہ لے سکتی تھی اور صرف تماشہ دیکھا کرتی تھی۔

(۳) تقدیس شُدہ اشیا کی تعظیم کرنے کا دستُور۔

(۴) عشائے ربّانی میں گُناہ کے لئے تصوّر۔

(۵) عوام کے پاک عشا میں شریک نہ ہونے کا دستُور۔

(۶) وُہ پیچیدہ رُسوم جن کے لئے کلام اللہ سے کوئی سند نہیں ملتی اور جن سے توہم پرستی پیدا ہونے کا امکان ہے۔

(۷) خُدا کے کلام اور رُوح کی اُس تاثیر کی اہمیّت کو فراموش کرنا جس سے وُہ نبیوں کی معرفت کلام کرتا ہے۔

مارٹن لوتھر کی طرزِ عبادت:۔

سنہ ۱۵۲۰ء سے مارٹن لوتھر رُومی ماس پر حملہ کرنے لگا، مگر وُہ ایک خاص طرزِ عبادت

قائم کرنے میں کافی سُست رہا۔ ۱۵۲۱ء میں اُس کے شاگرد کارل سٹیڈ (Carlstadt) نے پہلے پہل جرمن زبان میں عشائے ربّانی ادا کی۔ کئی کوششیں کی گئیں کہ ایک نئی ترتیب تیار کی جائے اور ۱۵۲۳ء میں لُوتھر نے اپنی ترتیب شائع کی۔ یہ لاطینی زبان میں تھی اور رُومی عبادت کی کافی رسُوم اُس میں جاری رہیں لیکن سب چیزوں کو بلند آواز سے پڑھنے کا حُکم تھا اور ہر عبادت میں لوگوں کو پاک عشا لینا لازمی تھا۔ شخصی اعتراف[1] کے لئے زور دِیا گیا اور رُومی نماز کے کافی حصّص قائم رہے۔ نکایاہ کے عقیدہ کی بجائے رسُولوں کا عقیدہ نظم کی شکل میں پڑھا جاتا تھا۔ کلیسیا کے لئے سفارشی دُعا اور دُعائے تقدیس چھوڑ دی گئی تھی۔ تقرّر کے الفاظ دُعا میں نہیں بلکہ بطور اوراد کے پڑھے جاتے تھے۔ سرسم کورڈا اور قدُّوس، قدُّوس، قدُّوس کا گیت عبادت میں رکھے گئے، مگر قدُّوس کا گیت تقدیس کے بعد آتا تھا۔ ۱۵۲۶ء میں لُوتھر نے جرمن عبادت مرتّب کی جس میں وُہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ ہادی پاک میز کے پیچھے کھڑا ہونا چاہئے۔ اِس عبادت میں تمام کینن سوائے تقرّر کے الفاظ کے چھوڑ دیا گیا، اور نہ صرف شفاعت بلکہ شُکر گذاری بھی چھوڑ دی گئی۔ پیالے کی تقدیس سے پہلے تقدیس شُدہ روٹی تقسیم کی جاتی ہے اِس عبادت کا سب سے عُمدہ حصّہ جرمن زبان کے نئے نئے گیت ہیں۔ لوتھرن کلیسیا میں عشائے ربّانی بمعہ وعظ کے ہر اتوار کی مقدّم عبادت ہوتی تھی۔ مگر اٹھارھویں صدی میں جب کلیسیا میں بدمزگی بڑھتی گئی تو لوگ اکثر پاک عشا میں شریک ہونے سے باز رہتے تھے۔ اور یُوں ایک زیادہ سادہ شکل کی عبادت رائج ہو گئی اور عشائے ربّانی بہت کم عمل میں آنے لگی۔ آج کل لوتھرن کلیسیاؤں کے طریقے متفرق ہیں کیونکہ بعض میں وُہی طریقہ جاری ہے جو اٹھارھویں صدی میں شروع ہُوا تھا اور

---

[1] Private Auricular Confession

بعض میں کلیسیا کے پہلے زمانہ کی طرزِ عبادت بہت حد تک بحال ہو گئی ہے۔

کیلونی کلیسیا:- Calvinist

کیلون کے زمانہ سے قبل اصلاح دین کے ہادی زونگلی (Zwingli) نے جو سوئٹزرلینڈ کا باشندہ تھا قریب قریب ساری قدیم طرزِ عبادت کو ترک کر دیا تھا اُس کے انتظام کے زیرِ اہتمام عشائے ربانی سال میں چار ہی دفعہ ہوتی تھی۔ اُس نے عشائے ربانی کی عبادت سے جو صبح کی عام عبادت کے بعد عمل میں آتی تھی گانا بجانا بھی بند کر دیا۔ زبور، عقیدہ اور عالمِ بالا کے گیت کو باری باری پڑھنے کا حکم دیا ایک ہی خط کا اقتباس (۱۔کرنتھی ۱۱: ۲۰-۲۹) اور ایک ہی انجیل کا اقتباس (یوحنا ۶: ۴۷-۶۳) ہمیشہ پڑھے جاتے تھے۔ لوگ عشائے ربانی لیتے وقت اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے اور ڈیکن اُنہیں روٹی اور پیالہ دیتے تھے۔ ۱۵۳۸ء میں جب وُہ سٹراس برگ (Stras Burg) گیا تو اُسے ایک ایسی طرزِ عبادت ملی جو لوتھرن طرزِ عبادت کی مانند تھی۔ پہلی قدیم طرزِ عبادت کے بہت سے حصص اُس کلیسیا میں جاری تھے اور اُس عبادت میں ایک عجیب خوشی اور رفاقت کا احساس پایا جاتا تھا۔ البتہ یہ طرز تبدیل ہو چکی تھی۔ دُعائیں لمبی اور نصیحت سے پُر ہو گئی تھیں۔ کلیسیا نے تمام پُرانے گیتوں کی بجائے زبور یا نئے نئے گیت گائے جاتے تھے۔ تمام مقدس دن اور عبادت کی خاص پوشاک ترک کی گئی تھی۔ ایک لمبی نصیحت جس کے الفاظ مقرر تھے عشائے ربانی میں شامل کی گئی۔ فی البدیہہ دُعا کے لئے اجازت دی گئی۔ جب کیلون جنیوا (Geneva) واپس گیا تو اُس نے تھوڑی سی تبدیلیاں کر کے فرانسیسی زبان میں اِس عبادت کا ترجمہ کیا اُس کا منشاء یہ تھا کہ عشائے ربانی ہر اتوار کی مقدم عبادت تسلیم کی جائے مگر شہر کے حاکموں نے اُسے مجبور کیا کہ سال میں صرف تین بار اِس عبادت کو منائیں۔ جب عشائے ربانی

ہوتی تھی تہخدام الدین کی شراکت کے بعد لوگ پاک میز کے پاس آگے آ کر کھڑے کھڑے
شراکت میں شامل ہوتے تھے۔ دیگر اتواروں کو عبادت کی ترتیب عشائے ربانی کے مطابق
تھی مگر آخری حصہ چھوڑ دیا جاتا تھا۔

سکاٹ لینڈ کی طرزِ عبادت:۔

۱۵۵۶ء میں کچھ لوگوں نے جو جنیوا میں جلا وطن ہو کر گئے تھے انگریزی
زبان میں ایک نماز کی کتاب مرتب کی جو کیلون (CALVIN) کے طریق کے
مطابق تھی۔ یہ کتاب سکاٹ لینڈ میں استعمال ہونے لگی اور چند سال کے بعد
اس میں روٹی اور مے پر برکت مانگنے کی دعا شامل کی گئی اور انگریزی منظوم زبور
گائے جانے لگے۔ اس کتاب میں ماہواری عشائے ربانی کے لئے حکم تھا۔ مگر سال
میں چار دفعہ منانے کا طریقہ رائج ہو گیا۔ سکاٹ لینڈ کی بہت سی کلیسیاؤں کا آج
تک یہی دستور ہے۔ پاک عشا لینے کے لئے لوگ آگے آ کر ایک لمبی میز کے پاس بیٹھتے
تھے۔ ۱۸۲۵ء سے اپنی جگہ میں بیٹھے ہوئے پاک عشا لینے کا دستور رائج ہوا۔
شروع میں عشاء ربانی کی ترتیب ہر اتوار کی ترتیب کی بنیاد تھی، مگر
اٹھارہویں صدی میں اس میں ایک کمی ہو گئی۔ عقیدہ اور دعائے ربانی چھوڑ
دئے جاتے تھے اور اوراد بھی پڑھے نہ جاتے تھے حالانکہ ۱۶۴۵ء کے ہدایت نامہ
کے مطابق انہیں یہ چیزیں پڑھنے کا حکم تھا۔ رفتہ رفتہ کسی بھی مقررہ ترتیب کے
مطابق عبادت کرنا چھوڑ دیا گیا۔ عبادت زبوروں، دعاؤں اور وعظ پر مشتمل تھی۔
دعائیں بہت لمبی اور نصیحت آمیز تھیں۔ صرف زبور گائے جاتے تھے اور ہادی ان
کا ایک ایک مصرع یا لائن پڑھتا تھا اور پھر لوگ گاتے تھے، کیونکہ بہت سے
لوگ ناخواندہ تھے۔ پچھلے ۵۰ سالوں میں بہتر طریقے عمل میں آنے لگے اور ۱۹۴۰ء
میں سکاٹ لینڈ کی کلیسیا کی طرف سے ایک نئی مستند عبادت کی کتاب شائع ہوئی

اُس کا استعمال لازمی نہیں۔ حالانکہ اُس میں قدیم طرز کی عبادت کے کافی حصّے بحال کئے گئے۔ مثلاً نکایاہ کا عقیدہ، سرسم کورڈا۔ قدّوس، قدّوس، قدّوس کا گیت اور خدا کے برّے کا گیت اور کینن کے کچھ حصّے۔ اِس میں تقرز کے الفاظ دو دفعہ آتے ہیں اوّل کینن سے پہلے عبادت کی سند دینے کے لئے اور پھر لوگوں کے شریک ہونے سے پہلے ہی جب برتن اُٹھائے جاتے ہیں اور روٹی توڑی جاتی ہے۔ اُردو رسُوم نامے کی عبادت بہت حد تک اِس ترتیب کے مطابق ہے۔

اِنگلستان کی طرزِ عبادت:۔

۱۵۴۸ء میں پہلی انگریزی کی کتاب کے شائع ہونے سے ایک سال قبل یہ حکم جاری ہوا کہ اوراد انگریزی میں پڑھے جائیں۔ پیالہ عوام کو دیا جانے لگا اور انگریزی میں ایک نیا حصّہ لاطینی ماس کے بیچ میں شامل کیا گیا جو نصیحت شرکت کے لئے دعوت، اقرار عام، کلمۂ مغفرت اور عاجزانہ رسائی کی دُعا پر مشتمل تھا (ملاحظہ ہو:۔ دُعائے عام صفحہ ۸۵، ۸۶، ۸۹) ۱۵۴۹ء میں مکمل کتاب منظرِ عام پر آئی۔ اِس کی تصنیف زیادہ تر کریمر (Crammer) کے قلم سے ہُوئی۔ اس میں رُومی عبادت کے کافی حصّے موجود رہے مگر کینن پورے طور سے تبدیل کیا گیا اور وُہ نیا حصّہ جس کا ابھی ذکر ہُوا ہے اُس کے بعد ہی اس میں شامل کیا گیا۔ متوسّط زمانہ کی غلط باتیں اس میں سے نکال دی گئیں مگر مُردوں کے لئے دُعائیں جاری رہیں۔ مشرقی کلیسیا کے نمُونہ کے مطابق ایک نئی دُعا اس میں شامل کی گئی جس میں رُوح القدس کے روٹی اور مے پر نازل ہونے کے لئے عرض کی جاتی تھی مگر روٹی اور پیالے کو اُوپر اُٹھانا منع کیا گیا تھا۔ اِس کے بعد تقدیس کے الفاظ پڑھے جاتے تھے پھر ایک ایسی دُعا جس میں روٹی اور مے کی

نعمتوں کے وسیلے مسیح کی اذیّت، قیامت اور صعُود کی یادگاری خُدا کے حضُور کی
جاتی تھی اور حمد اور شُکر کی قُربانی چڑھائی جاتی تھی۔ بعد ازاں عابد اپنی رُوح اور
جسم زندہ قُربانی کے طَور پر خُدا کے سامنے نذر کرتے تھے اور یہ دُعا کرتے تھے کہ فرشتگان
اُن کی دُعائیں خُدا کے آسمانی مَقدِس تک پہنچا دیں۔ کینن کو دُعائے ربّانی سے ختم کیا جاتا
تھا۔ اِس کے بعد وُہ ایک نیا حِصّہ جس میں اقرار اور کلمۂ مغفرت وغیرہ آتے ہیں پڑھا
جاتا تھا۔ پھر جب لوگ پاک عشا میں شریک ہوتے تھے تو خُدا کے برّے کا گیت
گایا جاتا تھا اور کئی آیات میں سے ایک آیت پڑھی جاتی تھی جس کا مقصد لوگوں
کو نیک چلنی کی ترغیب دینا ہوتا تھا۔ یہ عبادت شُکر گُذاری کی دُعا اور کلمۂ برکت
سے ختم ہوتی تھی۔

مگر اصلاحِ دین کے سرگرم حامیوں کو مذکورہ بالا عبادت کی ترتیب پسند نہ
آئی کیونکہ اِس میں کسی حد تک قُربانی کا پُرانا تصوّر اور مُردوں کے لئے دُعائیں رہ
گئی تھیں۔ لہٰذا ۱۵۵۲ء میں اس کی ترمیم کی گئی۔ یہ نئی ترتیب ۱۶۶۲ء کی
ترتیب کے ساتھ بہت حد تک مِلتی ہے جو دُعائے عام کی کتاب میں پائی جاتی ہے
اِس ترمیم شُدہ ترتیب میں توبہ سے متعلقہ حِصّہ (اقرارِ عام وغیرہ) کینن کے بیچ
میں رکھّا گیا تھا۔ یادگاری کی دُعا اور رُوح کے نزُول کے لئے دُعا مفقود کی گئی تھی،
اور اپنی رُوح اور جسم کو نذر کرنے کی دُعا شراکت کے بعد آتی تھی کیرِیئے (یعنی اَے خُداوند
رحم کر) کی بجائے دس احکام پڑھے جاتے تھے اور ہر ایک کے بعد اُس پر عمل
کرنے کی توفیق کے لئے جماعتی دُعا آتی تھی، عالمِ بالا کا گیت جو اِس جگہ آیا کرتا تھا عبادت
کے خاتمہ پر رکھّا گیا تھا اور، عقیدہ اور نذرانہ پُرانے دستور کے مطابق تھے مگر
کینن کو چار حِصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے کلیسیا کے لئے سفارشی دُعا ہے پھر سرسم کورڈا سے پیشتر، جو عموماً

کینن کا آغاز تھا ایک نصیحت اور ویسی توبہ سے متعلقہ حصّہ شامل کیا گیا ہے جو ۱۵۴۸ء میں تیار کیا گیا تھا۔ قدّوس کے گیت اور دُعائے تقدیس کے درمیان عاجزانہ رسائی کی دُعا آتی ہے جو پُرانی طرزِ عبادت میں نہ تھی۔ پھر شراکت کے بعد اپنے جسم اور رُوح کو نذر کرنے کی دُعا آتی ہے جو شُکرگزاری کی دُعا کی جگہ پڑھی جا سکتی ہے۔ اگرچہ پروٹسٹنٹ نقطۂ نگاہ سے اِس ترتیب کی تعلیم بالکل صحیح ہے تاہم اِس ترتیب میں پُرانی طرزِ عبادت کی خُوش ترتیبی اور خُوبصُورتی پُوری طرح نہیں پائی جاتی۔

اِصلاحِ دین کے ہادی یہ چاہتے تھے کہ لوگ اکثر اوقات پاک عشا میں شریک ہُوا کریں۔ اُنہوں نے پُوری عبادت پڑھنے سے منع کیا تھا جب تک کہ کم از کم پادری کے ساتھ دو اور لوگ عبادت میں شریک نہ ہوں۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عام طور پر اتوار کے روز یہ عبادت صرف کلیسیا کے لئے سفارشی دُعا تک پڑھی جاتی تھی، مگر اٹھارھویں صدی سے صبح کی نماز جو روزانہ استعمال کے لئے مقرر ہے اتوار کی مقدّم عبادت کی جگہ لینے لگی عشائے ربّانی مہینے میں ایک دفعہ یا کم ادا کی جانے لگی۔ اٹھارھویں صدی میں جب کلیسیا میں کچھ بیداری آنے لگی تو علی الصّباح یا عام عبادت کے بعد دوپہر کے وقت عشائے ربّانی منانے کا دستور شرُوع ہو گیا۔ ۱۵۵۲ء کی مقرّر کردہ عبادت سے ۱۶۶۲ء اور ۱۵۵۹ء کی ترمیموں میں بہت کم تبدیلیاں ہُوئیں۔ ایک یہ بات غور طلب ہے کہ جو الفاظ ۱۵۴۹ء کی ترتیب میں لوگوں کو روٹی اور مے دینے کے لئے مقرّر ہُوئے تھے یعنی ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا بدن جو تیرے لئے دیا گیا تیرے بدن اور رُوح کو ابدی زندگی کے لئے بچائے رکھے ۱۵۵۲ء میں پروٹسٹنٹ نظریہ کے مطابق تبدیل ہُوئے اور اِس کی بجائے یہ پڑھا جاتا تھا۔ اِسے لے اور کھا اِس بات کی یادگاری میں کہ مسیح تیری خاطر مُوا؛

اور شکر کرتا ہُوا مسیح کو اپنے دِل میں ایمان سے رکھ - مگر آیندہ ترتیبوں میں دونوں جُملے پڑھنے کا حُکم آتا ہے (صفحہ ۹۰ پر) گذشتہ پچاس سالوں میں ۱۶۶۲ء کی ترتیب کو ترمیم کرنے کی کئی کوششیں کی گئیں ہیں جن میں سے ایک اب جنُوبی ایشیا کی کلیسیا میں زیر غور ہے - اِن ترمیموں میں زیادہ تر ۱۵۴۹ء کی طرز عبادت کسی حد تک بحال کی جاتی ہے -

انگلستان کی کلیسیا میں روزانہ عبادت:-

جب اصلاح دین کے وقت انگلستان میں طرزِ عبادت کی اصلاح ہُوئی تو روزانہ عبادت کا بھی ایک طریقہ مہیا کیا گیا جو رُومی کلیسیا کی سات یا آٹھ روزانہ عبادتوں سے بہتر معلوم ہوتا تھا - پُرانی عبادتوں میں سے تین کو ملا کر یعنی صبح کی نماز اور دو اور نمازیں شام کی نماز مقرر ہُوئی - ان دونوں عبادتوں کی ترتیب کی شکل یکساں ہے - اُن میں خُدا کی حمد کو مقدم جگہ دی جاتی ہے - پہلی نماز کی کتاب میں یہ عبادت جوابی کلمات اور زبوروں سے شروع ہوتی تھی (ملاحظہ ہو دُعائے عام صفحہ ۴) مگر ۱۵۵۲ء میں ایک نیا حِصّہ جو توبہ سے متعلّق ہے شروع میں لگایا گیا اور آخیر میں کچھ سفارشی دُعائیں، شکرگذاری کی دُعا اور فضل کا کلمہ لگائے گئے جو کالکٹیں ان میں آتی ہیں اُن کا ترجمہ لاطینی دُعاؤں سے کیا گیا جو پانچویں صدی میں یا اِس کے بعد ہی تحریر ہُوئیں عبادت کی شکل روزانہ استعمال کی غرض سے مرتّب کی گئی مگر آج کل وُہ بہت سی کلیسیاؤں میں اتوار کی عام عبادتوں کے لئے استعمال ہوتی ہے - سکاٹ لینڈ کی کلیسیا میں اتوار کی عبادت کے لئے جو ترتیبیں مقرر ہیں زیادہ تر مذکورہ بالا نمونے پر بنائی گئی ہیں -

میتھوڈسٹ کلیسیا کی طرزِ عبادت:-

جان ولیسلی John Wesley نے عبادت دُعائے عام کی کتاب کو استعمال

کرتا تھا اور اُسے عزیز رکھتا تھا کیونکہ وُہ مرتے دم تک کلیسیائے انگلستان ہی کا رُکن رہا۔ ۱۷۸۴ء میں امریکہ کی میتھوڈسٹ کلیسیاؤں کے لئے دُعائے عام کی ایک سادہ شکل مقرر کی گئی، مگر امریکہ میں عبادت کا زیادہ آزاد طریقہ رائج ہوگیا۔ عشائے ربانی کے لئے دو ترتیبیں مقرر ہیں۔ شروع میں مختصر حمد کی لطانیہ آتی ہے پھر پاکیزگی کی کالکٹ اور دُعائے ربانی۔ اس کے بعد دس احکام یا مُبارک بادیاں یا خُداوند کے دو بڑے احکام ہیں۔ اِن سب پر جماعت جوابی جُملے بولتی ہے۔ اس کے بعد یسعیاہ ۵۳: ۱۔ ۱۰ آیات باری باری پڑھی جاتی ہیں۔ بعد ازاں خط اور انجیل کے اوراد اور رسُولوں کا عقیدہ ہے اس کے بعد وعظ اور گیت ہیں۔ نذرانے کے بعد وُہی دعوتِ اِقرارِ عام، مُعافی کے لئے دُعا اور تسلّی بخش کلمات ہیں جو دُعائے عام میں آتے ہیں۔ پھر سر ہم کورڈا قدُّوس، قدُّوس، قدُّوس کا گیت اور دُعائے تقدیس ہے۔ بعد ازاں عاجزانہ رسائی کی دُعا ہے پھر جماعت پاک عشا میں شریک ہوتی ہے اور اس کے بعد مخصُوصیت کی دُعا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۹۱) عالمِ بالا پر کا گیت اور کلمۂ برکت سے عبادت ختم ہوتی ہے۔ آپ غور فرمائیں کہ اس میں کوئی سفارشی دُعا نہیں۔ دُوسری ترتیب نذرانے سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد اقرارِ عام وغیرہ آتا ہے۔ پھر پاکیزگی کے لئے کالکٹ پھر قدُّوس کا گیت، پھر عاجزانہ رسائی کی دُعا اور بعد ازاں دُعائے تقدیس ہے۔ باقی حصّہ پہلی ترتیب کے مطابق ہے۔

عام عبادت :۔

میتھوڈسٹ کلیسیا میں روزانہ عبادت کی ترتیبیں مقرر نہیں، مگر اتوار کے لئے عشائے ربانی کے علاوہ چار اور ترتیبیں ۱۹۵۶ء کی کتاب میں دی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک جان ویسلی کی مقرر کردہ ہے اور یہ دُعائے عام کی صبح کی نماز میں سے لی گئی ہے اور چند باتیں خصُوصاً جوابی جُملے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ باقی تین

ترتیبیں محض خاکے ہیں جن میں بہت کم دعائیں وغیرہ مقرر ہیں۔ ان میں سے ایک ترتیب ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :۔

دیباچہ

(۱) خاموشی کی دعا

(۲) پرستش کے لئے ہدایت

(۳) گیت

(۴) اقرار کی دُعا

(۵) خاموش دھیان

(۶) دُعائے ربانی

(۷) کوائر کا گیت

(۸) کلام کا وِرد

(۹) پاسبانی دُعا

(۱۰) نذرانے

(۱۱) گیت

(۱۲) وعظ

(۱۳) مسیحی شاگردی کے لئے دعوت

(۱۴) گیت

(۱۵) خاموش دُعا

(۱۶) کلمۂ برکت

یہاں دُعائیہ عبادت کی پانچ ترتیبیں دی گئی ہیں جن کی چند باتیں دُعائے عام سے ملتی ہیں۔ یہاں صرف ایک اتوار کی ترتیب دی گئی ہے جو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :

(۱) گیت

(۲) عقیدہ

(۳) دُعا

(۴) زبُور یا انتخابی سبق

(۵) حمدِ خدا باپ کی گانا

(۶) نئے عہد نامہ کا وِرد

(۷) چندہ

(۸) گیت

(۹) وعظ

(۱۰) مُختصر دُعاء

(۱۱) گیت

(۱۲) کلمۂ برکت

اِس کتاب کی ایک امتیازی بات یہ ہے کہ اس میں باری باری پڑھنے کے لئے ۴۶ اسباق دیئے گئے ہیں جن میں سے بعض مُسلسل عبارتیں ہیں اور بعض مختلف ابواب سے آیاتِ اقتباسات ہیں جو زیادہ تر زبُوروں سے لی گئی ہیں۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ عام عبادت کے لئے خدام الدّین کو مقررہ ترتیبوں میں سے ایک ترتیب استعمال کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے مگر عشائے ربّانی اور دیگر رسُوم کے متعلق مقررہ ترتیب سے باہر نکلنے کی کوئی اجازت نہیں۔

رسُوم نامہ کے متعلق چند باتیں:۔

رسُوم نامہ سیالکوٹ چرچ کونسل کی مُستند کتاب ہے۔ کلیسیائی سال کے مطابق اس میں اتواروں کی جنتری یا اوراد نامہ درج ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰ تا ۳۲)

اور عابدین اور زاہدین کے لئے مفید اصلاحیں پائی جاتی ہیں۔ اس میں ہفتہ وار عبادت
کی ترتیب قلمبند ہے (ملاحظہ ہو صفحات ۴ و ۵)۔ ترتیب میں دُعا کے خاص الفاظ
مقرر کئے گئے ہیں جن میں سے بعض الفاظ پُرانی ترتیبوں میں سے لئے گئے ہیں۔
علاوہ ازیں اس میں عشائے ربانی کی تیاری کی عبادت بھی دی گئی ہے۔
(ملاحظہ ہو صفحات ۱۷ تا ۲۴) اور عشائے ربّانی کی عبادت کا پہلا حصہ کلیسیا
کی پُرانی عبادت کی ترتیبوں سے کافی مختلف ہے۔ (ملاحظہ ہو: صفحہ ۲۵)۔ مگر جو
سفارشی دُعا اُس میں لکھی گئی ہے وہ دُعائے عام کی کتاب سے لی گئی ہے پھر وعظ اور
چندہ کے بعد پہلے کرنتھیوں کا گیارھواں باب بطور سند کے پڑھا جاتا ہے اس
کے بعد دُعا کے ذریعہ نہیں بلکہ اعلان کے ذریعہ روٹی اور مے کی تقدیس کی جاتی ہے
(ملاحظہ ہو صفحہ ۳۳۔ نمبر ۴ سے یہ نماز شروع ہوتی ہے)۔

بعد ازاں سرہیم کورڈا اور قدوس کا گیت پڑھے جاتے ہیں۔ ان کے بعد یادگاری
کی دُعا جس میں حضرت مسیح کے دُکھ بلکہ تجسم، قیامت، صعود، موجودہ کام اور آئندہ
آمد کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پھر خدا کے برّے کے گیت کے بعد صفحہ ۳۶ پر تقرر کے الفاظ
مکرر پڑھے جاتے ہیں اور روٹی توڑنے وغیرہ کی بھی حرکات کی جاتی ہیں۔ عبادت کے
آخر میں وُہی مخصوصیت کی دُعا اور وُہی کلمہ برکت پڑھا جاتا ہے جو دُعائے عام
کی کتاب میں درج ہے۔

یونائیٹڈ پریسبٹیرین کلیسیا کی طرز عبادت:۔

یو۔پی چرچ عبادت کی کوئی خاص ترتیب مقرر نہیں لیکن عشائے ربانی اور
پاک نکاح کے لئے چند خاص کلمات مقرر ہیں۔ بپتسمہ اور کلیسیا میں شامل
ہونے کے لئے چند سوالات تجویز کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں عام
عبادت کے لئے کچھ ہدایات ۱۹۵۱ء کی کتاب میں اور ۱۹۵۸ء کی متحدہ کلیسیا کی کتاب

میں اتوار کی عبادت کے متعلّق مندرجہ ذیل ہدایات درج ہیں :۔

۱۔ ہر عبادت میں کتاب مقدس پڑھی جائے اور ایسی ترتیب سے پڑھی جائے کہ ساری عبادتیں جو عام عبادت کے لئے موزوں ہیں کچھ عرصہ کے اندر پڑھی جائیں۔ باری باری پڑھنے کی بھی سفارش کی گئی ہے لیکن وِرد کسی لیمین سے پڑھانے کا ذکر نہیں۔

۲۔ حمد :۔ نئی کتاب میں زبوروں کے ساتھ دیگر گیتوں کا ذکر ہے۔ تمام جماعت کو گانے میں شریک ہونا چاہئے اور کوائر صرف سچے مسیحیوں پر مشتمل ہونی چاہئے۔

۳۔ عام دُعا :۔ خاص تیاری کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ چاہئے کہ خادم الدّین دُعا سے متعلّقہ کتابیں اور نمونہ کی دُعاؤں کے مجموعہ کو پڑھے۔ عبادت کے شروع میں ایک دُعا کے لئے اور بعد میں ایک لمبی دُعا کے لئے ہدایت دی گئی ہے دُوسری دُعاہیں ذیل کی باتوں کا تذکرہ کرنا اشد ضروری ہے :۔

(ا) پرستش۔

(ب) شُکر گذاری۔

(ج) گناہوں کا اقرار۔

(د) رُوحانی اور جسمانی برکات کے لئے التماس۔

(ر) اپنی ضرورت اور مسیح کے ثواب وغیرہ کا واسطہ دینا۔

(س) سفارشی دُعا۔

اِس بات کی سفارش بھی کی گئی ہے کہ عبادت سے پہلے سیشن اور کوائر کے ساتھ دُعا کی جائے۔ اِس بات کی طرف کوئی اشارہ نہیں کہ خادم الدّین

کے سوا شرکاء کلیسیا میں سے اور کوئی شخص دُعا میں رہنمائی کر سکتا ہے۔

(۴) نذرانہ

(۵) وعظ

(۶) کلمۂ برکت

یُونائٹڈ پریسبٹیرین کی عشائے ربّانی:۔

یُو۔پی۔کلیسیا کے قانون کے مطابق گرجہ گھر میں یا کسی بیمار کے گھر میں سیشن کی اجازت سے عشائے ربانی کا اہتمام ہو سکتا ہے۔ عشائے ربّانی اکثر اوقات عمل میں آنی چاہیئے۔ اور ہر موقع پر کم از کم ایک ایلڈر کا حاضر ہونا لازمی ہے سوائے فوجی عبادتوں کے۔ اس کے لئے تیاری کی عبادتیں ہونی چاہئیں عشائے ربّانی کی عبادت نہایت سنجیدہ ہو اور شریک ہونے کے لئے دعوت کے دیئے جانے کے بعد برتنوں پر سے کپڑا اُٹھایا جائے۔ اس کے بعد ہدایت دی گئی ہے پھر خادم الدین تقرر کے الفاظ پڑھے دُعا اور شکر گذاری کے ساتھ اشیا کو علیحدہ کرکے وُہ رُوٹی کو لے اور جماعت کے رُوبرُو توڑے اور یہ کہہ کر شریک ہونے والوں کو دے کہ ہمارے خُداوند یسُوع مسیح نے جس رات وُہ پکڑوایا گیا روٹی لے کر اُس پر برکت مانگ کر اور توڑ کر اپنے شاگردوں کو دی جیسے مَیں جو اُس کے نام سے خدمت کرتا ہُوں تمہیں یہ کہہ کر دیتا ہُوں "لو کھاؤ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے لئے توڑا گیا میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو"۔ روٹی کو دے کر وُہ پیالے کو لے کر کہے نجات دہندہ نے پیالے کو لیا اور شکر کرکے جیسے اَب اُس کے نام سے کیا گیا ہے یہ کہہ کر شاگردوں کو دیا کہ "یہ پیالہ میرے خُون میں نیا عہد ہے جب کبھی تم اِس میں سے پیو میری یادگاری میں ایسا ہی کیا کرو۔ جب کبھی تُم یہ روٹی کھاتے اور پیالے میں سے پیتے ہو تو خُداوند کی مَوت کا اظہار کرتے ہو کہ جب تک وُہ نہ

آئے۔ قیام الدین عبادت کو شکر گذاری حمد اور کلمۂ برکت سے ختم کرے۔
یُو۔پی چرچ کی پُرانی ضابطہ کی کتاب یہی نصیحت کرتی ہے کہ عشائے ربانی کی ساری عبادتیں اس طرح سے خُداوند یسُوع اور اُس کی نجات کو پیش کریں کہ سب ایمان اور محبت میں تقویت پائیں اور زیادہ پاکیزہ زندگی کی طرف راغب کئے جائیں۔

خاص مواقع کی عبادتیں

۱۔ عیدیں :۔
ہماری مسیحی عیدیں ایمان داروں کے لئے بڑی خُوشی اور رُوحانی برکت کا باعث ہوتی ہیں۔ بے شک کلام اللہ میں ان کے لئے کوئی خاص حُکم نہیں ملتا اور خاص دِنوں کو زیادہ اہمیت دینے سے ہمیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ خاص دِنوں کو زیادہ اہمیت نہ دیں اور نہ دُوسروں پر ان کے متعلق پابندیاں لگائیں (رُوم ۱۴: ۵-۶، گلت ۴: ۱۰)۔ تاہم درُست طور سے ان کا منانا کلیسیا کے لئے باعث برکت ثابت ہُوا ہے اور وُہ پراٹسٹنٹ فرقے جو پہلے عیدوں کے جانی دُشمن تھے آج کل اُنہیں منانے لگے ہیں۔ مگر ضروری بات یہ ہے کہ ان میں خُدا کی عبادت کو مقدم جگہ دی جائے۔ ہمارے مُلک میں بعض انہیں محض ایک میلہ یا تماشہ خیال کرتے ہیں۔ برعکس اس کے چاہیئے کہ لوگ عید کی جماعتوں کو ایک مقدس مجلس اور پاک محفل سمجھیں جس میں خُداوند کے لوگ دِلی شکر گذاری اور رُوحانی خُوشی کے ساتھ فراہم ہو کر باپ، بیٹے اور رُوح القُدس کی پرستش کریں۔

عیدِ ولادت:-

عیدِ ولادت یا بڑے دن کا منانا ہر جگہ مروّج ہے۔ شہر اور دیہات میں گرجے گھر سجائے جاتے ہیں۔ خُوشی کے گیت تیار کئے جاتے ہیں اور لوگ دُور سے آکر بیت اللحم کے نوزادہ بچے کی تمجید وستائش کرتے ہیں۔ یہ خُداوند کے خادم کے لئے ایک سنہرا موقع ہے کہ وُہ لوگوں کے خیالات عالمِ بالا کی طرف لگائے تاکہ وُہ پُورے دِل سے مُنجیٔ عالمین کو سجدہ کریں اور فرشتگان کے گیت میں شریک ہوں۔ نیز اِس مُبارک دِن کو خادم الدین خاص وعظ سے مسیح یسُوع کو بحیثیت نجات دہندہ وبادشاہ پیش کرے اور سب سامعین کو خواہ وُہ چھوٹے ہوں یا بڑے دِلی قبُولیت کے لئے اُبھارے۔ شُرکائے کلیسیا اپنے تحائف خُداوند مسیح کو نذر کریں۔ مناسب ہے کہ جہاں کہیں ہو سکے عیدِ ولادت کا چندہ کلیسیا کے عام اخراجات کے لئے نہیں بلکہ کسی خاص نیک کام کے لئے مخصُوص کیا جائے۔ مثلاً نابینا بچّوں کے لئے یا کسی یتیم خانہ یا شفا خانہ کے لئے۔ عیدِ ولادت عشائے ربّانی کے لئے ایک عُمدہ موقع ہے بشرطیکہ لوگ سنجیدگی سے اِس میں حِصّہ لیں۔

چُونکہ عیدِ ولادت کے روز بہت سے مسیحی اکٹھّے ہوتے ہیں اس لئے یہ علانیہ گواہی کے لئے ایک بہت اچھّا موقع ہے۔ مردوں اور بچّوں کو پہلے سے تیار کرکے جلُوس میں شہر یا گاؤں کے بازاروں میں سے گشت کرایا جائے۔ وُہ بڑے دن کے گیت گاتے ہُوئے چلے جائیں اور چوکوں پر رُک رُک کر مختصر الفاظ میں مُنادی کی جائے یا انجیل مقدّس کی آیات ہم آواز ہو کر ہادی کے پیچھے پیچھے بولی جائیں۔ غیر مسیحی اصحاب ہماری خُوشی کو دیکھ کر اس کا سبب دریافت کرینگے اور اُن میں سے بعض لوگ خوشخبری سے متأثّر ہوں گے۔ یاد رکھّیں کہ شہروں میں عموماً جلُوس

کے لئے حکومت سے پہلے سے اجازت لینی پڑتی ہے، جو باسانی مِل جاتی ہے بہتر ہے کہ نعروں سے جو کسی قدر سیاسی رنگ کے ہوتے ہیں اور بعض اوقات اشتعال پیدا کرتے ہیں گریز کرنا چاہیئے۔

عیدِ قیامت یا ایسٹر:۔

یہ عید ہمارے مُلک میں اِس طرح نہیں منائی جاتی جس طرح اِسے منانا چاہیئے۔ اِس غفلت کا ایک سبب تو یہ ہے کہ اکثر اوقات یہ فصل کی کٹائی کے ایام میں پڑتی ہے اور دیہاتی لوگ اس وقت بے حد مصرُوفِ کار ہوتے ہیں۔ کئی مقامات پر یہ دستُور ہے کہ لوگ پَو پھٹنے سے پہلے اُٹھتے ہیں اور موم بتیاں جلا کر قبرستان کو چلے جاتے ہیں اور وہاں طلُوعِ آفتاب سے پیشتر خُداوند مسیح کے جی اُٹھنے کے گیت گاتے ہیں اور دُعا و تلاوتِ کلام اللہ کے وسیلے زندہ مسیح کی عبادت کرتے ہیں۔ نیز شُکر گزاری کے ساتھ اُن عزیزوں کو جو مسیح میں سو گئے یاد کرتے ہیں کہ وُہ فی الواقع مسیح میں جی اُٹھینگے۔ بعد ازاں وُہ گاتے ہُوئے جلُوس کی صُورت میں گرجہ گھر کو چلے جاتے ہیں اور وہاں عشائے ربّانی میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ ایک عُمدہ رواج ہے جس سے لوگ بہت متاثر ہوتے ہیں۔ مناسب ہے کہ جیسے عیدِ ولادت کے موقع پر دیہاتی پاسبان کئی مراکز پر دَورہ کرتے ہیں وَیسے ہی وُہ عیدِ قیامت کے موقعہ پر دَورہ کریں تاکہ سب لوگ عیدِ قیامت کی عبادتوں میں اور بالتخصیص عشائے ربّانی کی عبادت میں شریک ہو سکیں۔

دیگر عیدوں کا منانا اب تک پاکستان میں کم نظر آتا ہے۔ اچھّا ہوتا اگر عیدِ صعُود یعنی خُداوند مسیح کے آسمان پر چڑھنے کا دِن جو عیدِ قیامت کے چالیس دن بعد آتا ہے اور عیدِ نزُولِ رُوح القُدس اور جو کلیسیا کا جنم دن ہے اور عیدِ قیامت کے سات ہفتہ بعد آتی ہے منائی جائیں۔ یُوں کلیسیائی سال کے

متانے سے ہماری نجات سے متعلقہ واقعات اور حقائق سلسلہ وار ایمان داروں کی توجہ میں لائے جاتے ہیں اور ہمارے ایمان کی اہم باتیں نظر انداز نہیں کی جاتیں۔ کلیسیائی مسائل کی پوری تفصیل کے لئے دعائے عام کی کتاب پر غور کیجئے۔ علاوہ ازیں ایک چھوٹی کتاب بنام مسیحی تیوہار، مطالعہ کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

۲۔ فصلی شکر گزاری :۔

ہر دیہاتی پاسبان فصلی چندہ کی اہمیت کو سمجھتا ہے مگر ہر ایک اسے ایک سنجیدہ عبادت کا موقع نہیں سمجھتا۔ سننے میں آتا ہے کہ بعض مقامات پر خادم الدین گھر گھر جا کر خود لوگوں سے اُن کے فصلی نذرانے جمع کرتا ہے۔ یوں اِس بات کا کم احساس ہوتا ہے کہ فی الواقع پروردگار عالم کی شکر گزاری کی جاتی ہے اور لوگوں کے عطیات اُس کو نذر کئے جاتے ہیں۔ برعکس اس کے چاہیئے کہ تمام نذرانے خدا کے گھر میں لئے جائیں اور سنجیدگی سے خدائے کریم کے حضور میں پیش کئے جائیں۔ جہاں کوئی عبادت خانہ موجود نہیں وہاں لوگ اپنے نذرانے اس جگہ لا سکتے ہیں جہاں عبادت کی جاتی ہے۔ بعض مقامات پر عبادت سے پیشتر ایک جلوس مسیحیوں کے گھروں کا چکر لگاتا ہے تاکہ ہر ایک شخص کو اس فرضِ منصبی کے بارے میں یاد دلایا جائے اور عبادت کے لئے تیار کیا جائے۔ دورانِ عبادت شکر گزاری کے گیت گائے جائیں اور خاص خاص موزوں اوراد پڑھے جائیں مثلاً استثناء ۲۰:۲۶:۱۱-۱:۲۶-۱۴ : زبور ۴۰،۶۴،۶۵،۱۴۵،۱۴۷ اور ۱۴۸ و متی ۱۳ : ۲۴-۳۰۔ یوحنا ۴ : ۳۱-۳۸، ۶ : ۲۶-۳۵، ۲ کر ۹ : ۶-۱۵، ۱۴ : ۱۰-۱۴۔ وعظ خدا کی مہربانیوں اور شکر گزاری کے فرض کے متعلق ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ایک گیت شروع کیا جائے اور تمام حاضرین کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے ہدیئے لے کر خواہ نقد روپے ہوں خواہ جنس، آگے آئیں اور بڑی سنجیدگی اور

تعظیم کے ساتھ اُنہیں خُدا کے سامنے نذر کریں۔ خادم الدین ہر ایک کے نذرانہ
پر دُعا کرے۔ پھر نقد پیسے پاک میز پر چڑھائے جائیں۔ اور جنس کی ڈھیریاں
اُس کے نزدیک رکھی جائیں۔ یہ طریقہ نہایت مؤثر اور احساسِ عبادت سے
پُر ثابت ہُوا ہے۔

۳۔ مُلکی دِن :۔

چاہیئے کہ مسیحی لوگ اپنے ہم وطنوں کی طرح ایسے دِنوں کو سرگرمی سے
منائیں اور عبادت کے وسیلہ سے اُنہیں مقدس بنائیں۔ افسوس کا مقام ہے
.... کہ وُہ عموماً اِس امر میں غافل رہتے ہیں۔ یہ ایک اچھا موقع
ہے کہ ہم اپنے مُلک کے لئے خُدا کا شکر کریں اور اس کے لئے الٰہی برکات کے ملتجی
ہوں۔ یہ فرض وضاحت کے ساتھ کتابِ مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔ (دیکھئے
یرمیاہ ۲۹: ۷ و ۱۔ پطرس ۲: ۱۳۔۱۷) رُوم ۱۳: ۱۔۷، ۱۔ تم ۲: ۱۔۲)۔
چاہیئے کہ مومنین شوق سے ایسی عبادتوں میں شریک ہوں اور یُوں اپنی مسیحی شہریت
کے فرائض پُورے کریں اور ان کی بابت مزید تعلیم حاصل کریں۔ میری دانست
میں یہ مناسب ہے کہ ایسے موقع پر قومی ترانہ گایا جائے۔ بے شک یہ ایک خاص
مسیحی گیت نہیں لیکن اِس میں کوئی ایسی بات نہیں جو مسیحیت کے متضاد ہو۔

عالمِ بالا پر خُدا کا جلال اور زمین پر صلح

(دُعائے عام)

عبادت کی رہنمائی کے متعلق عملی ہدایات

۱۔ ہفتہ وار عبادت کی ادائیگی :۔

تیاری :۔ عبادت کی تیاری وعظ کی تیاری سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔ بعض خادمانِ دین کے اِس امر میں غافل ہونے کے سبب ہماری جماعتیں عبادت کی اہمیت کو ہنوز نہیں سمجھتیں۔ اور حقیقی عبادت کی خوشی سے محروم رہتی ہیں قادرِ مُطلق خُدا کی عبادت کی رہنمائی کے لئے دُعائیہ تیاری کی بڑی ضرورت ہوتی ہے تاکہ خُدا کا خادم رُوح القُدس سے معمور ہو کر رہنمائی کر سکے۔ علاوہ ازیں عبادت کے ہر حصّہ کی خاص تیاری ہونی چاہیے۔

(ا) گیت :۔ گیتوں کو کافی عرصہ پہلے چُنے۔ اگر ممکن ہو تو ایک گانے والی پارٹی ہو جو گیتوں میں رہنمائی کرے۔ یہ پارٹی ہفتہ میں کسی ایک دن مشق کرے، اور ایسے گیت چُنے جائیں۔ جو عام لوگ گا سکتے ہیں گیتوں کی کافی بڑی تعداد وقتاً فوقتاً استعمال میں لایا کریں۔ یہ کوشش کریں کہ سب پڑھے لکھے لوگ اپنی اپنی گیت کی کتاب رکھیں۔ اور اس غرض سے ایک کم قیمت کی کتاب جماعت کے استعمال کے لئے مقرر رہو۔

گیتوں کا انتخاب کبھی آخری وقت تک نہ چھوڑیں۔ اور نہ اِس کام کو کسی اور کے سپرد کریں۔ کسی خاص شخص کو مقرر کریں جو عبادت میں راگ اُٹھائے اور گانے میں ہادی ہو، تاکہ لوگ آواز کو کھینچ کھینچ کر گانا نہ شروع کریں۔

(ب) دُعا :۔ اگر آپ کوئی کتاب استعمال کرتے ہیں، تو اُن مقامات میں کاغذ کے ٹکڑے لگائیں جنہیں آپ پڑھنے کو ہیں۔ فی البدیہہ مسیح کے لئے مضامین

کی فہرست یا خیالات کا مجموعہ تحریر کریں۔ اگر کسی طرح اِنتظام ہو سکے تو لوگوں کو دُعا کے لئے خاص باتیں پیش کرنے کا موقع دینا چاہیئے۔ مگر دورانِ عبادت میں نہیں۔ مثلاً PARIS کے ایک گرجہ گھر میں ایک بڑا رجسٹر رکھا رہتا ہے جس میں لوگ ایسی باتیں لکھتے ہیں۔ اور یہ اتوار کی مقدم عبادت میں پڑھی جاتی ہیں۔

(ج) **تلاوتِ کلام:**۔ اگر آپ خود وِرد پڑھنا چاہتے ہیں، تو پہلے اسے پڑھنے کی تیاری کریں۔ اگر کوئی اَور شخص پڑھنے کے لئے مقرر ہے تو اُسے حوالہ کافی عرصہ پہلے دیجئے۔

عبادت سے پہلے ہی خادم الدین جلدی عبادت خانہ میں پہنچے۔ اُس کو وقت عبادت سے کم از کم ۱۵ منٹ پہلے حاضر ہونا چاہیئے۔ لوگوں کو یہ سکھایا جائے کہ وُہ وقت سے پہلے خاموشی سے اندر جا کر بیٹھے رہیں۔ خادم الدین کو خود دیکھنا چاہیئے کہ پلیٹ اَور کرسیوں سے گرد و غبار پُونچھا گیا ہے یا نہیں اور سب چیزیں قرینہ سے رکھی گئی ہیں۔ کوئی شخص لوگوں کو ٹھیک ٹھیک جگہ پر بٹھانے کے لئے مقرر ہونا چاہیئے۔ خاص کر جب گرجہ میں زیادہ لوگ آنے والے ہیں۔ دیہات میں عورتیں دُور یا پیچھے نہ بٹھائی جائیں بلکہ آدھا حِصّہ اُن کے لئے مخصُوص ہو۔ بچّے آگے بیٹھیں اَور کوئی شخص اُن کی نگرانی کرے۔ اگلا حِصّہ پہلے بھر دیا جائے، اَور دیہاتی جماعتوں میں دیکھنا پڑتا ہے کہ سب کا رُخ درُست ہے۔

عبادت کا آغاز:۔

بعض کلیسیاؤں میں یہ دستور ہے، کہ عبادت کے شروع ہونے سے پہلے جماعت یا اس کے کچھ شرکا مثلاً سکول کے بچّے گانا گاتے ہیں۔ یہ اچھا دستور ہے بشرطیکہ گیت ادب سے اَور عبادت کی رُوح میں گائے جائیں۔ اور اتنے زور

سے نہیں، کہ لوگ خاموشی سے دُعا نہ کر سکیں بلکہ ایسے گیتوں کا اشتہار نہ دیا جائے۔ عبادت اُس وقت باقاعدہ شروع ہوتی ہے جب ہادی بولنے لگتا ہے یعنی چاہے گیت کا اِشتہار دینا ہو یا آیات بول کر اور دُعا کر کے لوگوں کو خُدا کی حضوری میں لانا مقصود ہو۔ ضروری ہے کہ لوگ عام گانے اور جماعتی عبادت میں امتیاز کریں۔ اِس میں آسانی ہوگی اگر خادم الدین عبادت کے آغاز میں داخل ہو، اور لوگ اُس وقت کھڑے ہو جائیں۔ بعض کلیسیاؤں میں یہ دستور ہے کہ اس کے بعد ہی سب گھُٹنے ٹیکیں اور ایک دُعائیہ گیت میں شریک ہوں مثلاً "یسوع مسیح ہمارے آ تُو قدرت سے"۔ چاہئے کہ ہادی کے پہلے الفاظ لوگوں کے خیالات فوراً خُدا کی طرف اُٹھانے کا باعث ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ گیت کے اشتہار دینے سے پہلے عبادت کے لئے بُلاہٹ سُنائی جائے۔

عبادت کے لئے بُلاہٹ:۔

عبادت کا جو حصہ سب سے زیادہ نظر انداز کیا جاتا ہے، وُہ پرستش ہے۔ اور عبادت کو شروع کرنے کا اِس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں، کہ چند ایسی آیات پڑھی جائیں جو پرستش سے علاقہ رکھتی ہوں۔ چاہئے یہ لوگوں کو پرستش اور تعظیم کرنے کے لئے اُبھارنے والی ہوں (مثلاً زبور ۹۵: ۱ و ۲ و ۶ زبور ۹۶: ۹) یا خُدا کی ذات یا صفات اِس طرح سے بیان کرتی ہُوں کہ ہمیں پرستش کی طرف مائل کریں۔ خادم الدین کے پاس ایسی آیات کا کافی بڑا ذخیرہ ہونا چاہئے، تاکہ وُہ ہر اتوار مختلف طریقہ پر عبادت کے لئے بُلاہٹ پیش کر سکے کیونکہ ہر مرتبہ زبور ۹۵ کی وُہی آیات سُننے سے لوگ اُکتا جاتے ہیں۔

کچھ موزُوں حوالے مندرجہ ذیل ہیں:۔

پیدائش ۲۸: ۱۶-۱۷- اِستثناء ۲۶: ۷ و ۹ و ۱۰: ۲۰-۲۱ و ۳۳: ۲۷ و

ا-سلاطین ۸: ۲۷ و ۱- تواریخ ۱۶: ۱۰ و ۲۳ و ۳۴ و ۲۹-۲ تواریخ ۶: ۱۴- نحمیاہ
۹: ۵-۶، زبور ۵: ۷ و ۱۱، ۸: ۱، ۱۸: ۲، ۱۹: ۱- ۳۰: ۴- ۳۴: ۱-۴ و ۸ و ۹
۳۶: ۷ و ۹ و ۴۷: ۲ ، ۴۸: ۱ و ۲ و ۸ و ۳ ۴۳: ۴-۵ - ۴۶: ۱۰ - ۱۱ و ۶۷: ۱ - ۳ و ۴ و ۷۲: ۱۸-
۱۹ و ۸۴: ۱ و ۲ و ۴ و ۱۱ و ۸۶: ۱۵- ۹۲: ۱-۲ و ۹۵: ۱-۷ و ۱۰۰ و ۱۰۳: ۱-۵ و
۸ و ۱۱ و ۱۷ و ۲۲ و ۱۰۵: ۱-۳ و ۱۰۷: ۸-۹ و ۲۲ و ۱۱۳: ۴-۶ و ۱۱۶: ۱-۲
و ۱۲-۱۴ و ۱۷ و ۱۲۲: ۱ و ۱۳۶: ۱ و ۱۴۵ و ۱۴۶: ۵-۱۰- یسعیاہ ۲۵: ۱-
۲۶ و ۲۰-۲۹ و ۴۲: ۴-۵ ۲۳: ۳-۲۲ و ۵۵: ۱ و ۶-۷ و ۵۷: ۱۵- یرمیاہ
۹: ۲۴ و ۳۱: ۳- نوحہ ۳: ۲۲-۲۳-

عہدِ جدید میں یہ کلماتِ تعریف پائے جاتے ہیں :-

رومیوں ۱۱: ۳۳-۳۶ و ۱۶: ۲۵-۲۷ و افسیوں ۳: ۲۰-۲۱ و فلپیوں ۴: ۲۰، ۶: ۱۵-۱۶ و عبرانی ۱۳: ۲۰-۲۲- یہوداہ ۱: ۲۴-۲۵ - نیز یہ شُکرگزاریاں - ۱- کرنتھی ۱۵: ۵۷ و ۲ کرنتھی ۲: ۱۴ و ۹: ۱۵ و افسیوں ۱: ۳ و ۱- پطرس ۱: ۳- اور حمد کے یہ گیت مکاشفہ ۴: ۸ و ۱۱ و ۵: ۸-۱۰ و ۷: ۱۰ و ۱۲ و ۱۱: ۱۵-۱۷ و ۱۵: ۳-۴ و ۱۹: ۵-۶-

کتابِ مقدس کی آیات کے علاوہ ہم خُدا کی تعریف کے لئے عالمِ بالا کا گیت استعمال کر سکتے ہیں - (دُعائے عام صفحہ ۹۲)-

اِن اِبتدائی جُملوں کے بعد ایک مختصر دُعا آ سکتی ہے جس میں خُدا کی پرستش و ستائش ہو - مذکورہ بالا آیات میں سے چند جو دُعا کی شکل رکھتی ہیں یہاں پڑھی جا سکتی ہیں - یا حمد اللہ کا کچھ حصّہ یا تالوثِ اقدس کا خطاب جیسے لطانیہ کے شروع میں آتا ہے - (دُعائے عام صفحہ ۱۹۵) - اگر فی البدیہ دُعا کی جائے تو خُدا کے جلال یا اُس کی صفات کا اِس طرح ذکر کیا جائے - کہ لوگ اپنے آپ کو

بھول جائیں، اور صرف اسی پر دھیان کریں۔

عبادت کی تیاری میں توبہ کا اظہار:۔

پرستش کو شاید ہم ایک ایسی تیاری سے شروع کرنا زیادہ پسند کریں، جس میں ہم خدا سے یہ منت کریں۔ کہ وہ ہمارے دلوں کو پاک کرے اور عبادت کے لئے تیار کرے جیسے کہ پاکیزگی کی کالکٹ ہے (دعائے عام صفحہ ۸۰)۔ اس موقعہ پر توبہ کا ایک عمل آسکتا ہے جس میں خدا کے آگے اعترافِ گناہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کی معافی کا یقین دلایا جاتا ہے۔ دعائے عام میں صبح و شام کی نماز اس طرح شروع ہوتی ہے۔ (صفحہ ۱-۳) توبہ سے متعلق آیات کے بعد ایک مختصر نصیحت پڑھی جاتی ہے۔ پھر اقرارِ عام اور کلمۂ مغفرت آتے ہیں۔ اس ترتیب میں تحریر شدہ آیات کے علاوہ یہ بھی موزوں ہیں۔ نحمیاہ ۹:۲۶-۲۹ و ۳۳-۳۵ و دانی ایل ۹:۴-۱۹ و یوئیل ۲:۱۲-۱۷ و زبور ۵۱ و رومیوں ۳:۲۳ و ۶:۲۳ و یعقوب ۴:۸-۱۰۔ اگر خادم الدین فی البدیہہ دعا میں اقرار کرے تو چاہئے کہ وہ دانی ایل کی طرح اپنے آپ کو گنہگار مان کر دل سے دعا کرے۔ اور کوئی ایسی بات نہ کہے جسے کوئی یوں سمجھے کہ یہ میرے خلاف کہا گیا ہے۔ وعظ کے موقعہ پر نہ کہ اقرار کی دعا کے وقت ہم لوگوں کو تنبیہ کر سکتے ہیں۔ دعا کی کتابوں میں اقرار کی خاص دعائیں مرقوم ہیں۔ (ملاحظہ ہو: رسوم نامہ صفحہ ۱۰۔ دعائے عام صفحہ ۲ و ۸۶) معافی کے لئے اچھی دعائیں دعائے عام صفحہ ۸۴ و ۷۶ پر پائی جاتی ہیں۔

لہٰذا ہم پرستش کی اظہارِ توبہ سے عبادت کو شروع کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ان دو میں سے جو بات ہم نے شروع میں چھوڑ دی ہے، اُسے بعد میں، مگر دورانِ عبادت میں ہی جگہ دی جائے۔

گیتوں کا گانا:۔

یہ عبادت کا اہم حصہ ہے جس کی طرف بڑی توجہ دی جانی چاہیے۔ ابتدائی

کلیسیا ایک گانے والی کلیسیا تھی، اور جہاں جہاں کلیسیا میں نئی زندگی آئی ہے، وہاں نئے نئے گیت اور گانے کا نیا جوش برپا ہوتا رہا ہے۔ گیت اپنے مضمون کے مطابق سوچ کے ساتھ منتخب کئے جائیں۔ گیتوں کی مختلف اقسام ہیں مثلاً حمد۔ دُعا۔ رُوحانی ترغیب۔ مخصُوصیت اور دعبیان وغیرہ کئی قسموں کے گیت ایک عبادت میں آنے چاہئیں۔ وہ حقیقی حمد کے گیت جن کا مرکز ہمارے جذبات یا ارادے نہیں بلکہ خُدا ہے اکثر نظر انداز کیے جاتے ہیں۔ اِس قسم کے ایک یا دو گیت ہر عبادت میں ہونے چاہئیں اکثر پہلا یا آخری گیت اِس قسم کا ہو گا۔ وعظ سے پہلے ایک دُعا کا گیت مُوزوں رہے گا اور آخری ایک مخصُوصیت کا گیت۔ گیتوں کا مقصد بھی محض یہ نہ ہو کہ وِرد اور وعظ یا دُعا اور وِرد کے درمیان ایک وقفہ ہو۔ بلکہ ہر گیت عبادت کا ایک خاص حِصّہ ہو۔ خادم الدین کو چاہیے کہ خود اُنہیں چُنے۔ اور اس طرح چُنے کہ وُہ عبادت کے پُورے خاکہ میں پیوست ہو جائیں۔ وُہ یہ بھی دیکھے کہ صرف دینی گیت گائے جائیں جن کے خیالات اور دینی تعلیم بالکل صحیح ہو۔ اور جن گیتوں کے الفاظ میں مبالغہ ہے، اُن سے کنارہ کیا جائے۔ صرف تعریف کے گیتوں کا اشتہار اس طرح دیا جائے "ہم خُدا کی تعریف کے لئے فلاں گیت گائیں"۔ عموماً سب گیت جماعتی ہوں جن میں ہر ایک شخص حِصّہ لے سکے۔ لیکن کبھی کبھی گانے والے گروہ کی طرف سے ایک خاص گیت کا اہتمام ہو سکتا ہے کسی گویّے کا اکیلا گانا عبادت عام میں مناسب نہیں۔ یہ کوشش کی جائے کہ لوگ آواز کھینچ کھینچ کر نہ گائیں بلکہ آخر تک سنجیدگی نظر آئے۔ نیز گیت کے راگ میں اُس کے الفاظ اور خیالات بخُوبی موافقت رکھتے ہوں۔

دُعائیں:- عبادت عمیم میں مندرجہ ذیل قسموں کی دُعائیں پائی جاتی ہیں:-

(۱) شُکرگزاری کی دُعا جو عشاءِ ربّانی کی عبادت میں آتی ہے۔ یہ اس عبادت کا قدیم ترین حِصّہ ہے بلکہ بہت ممکن ہے ۱۔ کرنتھی ۱۴: ۱۶ میں اسی کی طرف اشارہ ہو۔ ناواقف آدمی تیری

شکر گذاری پر آمین کیونکر کہیگا) سرسم کورڈا Sursum corda کے بعد مسیح کے بڑے کاموں کے لئے اور دیگر برکاتِ الٰہی کے لئے شکر یہ ادا کیا جاتا ہے مسیح کی موت یاد کی جاتی ہے، اور مختلف درخواستیں پیش کی جاتی ہیں۔ اِس قسم کی دُعا نہ صرف عشاءِ ربانی ہیں بلکہ خادمانِ دین کے تقرر، گرجا گھر کی تقدیس اور اِس قسم کی دیگر رسُوم کے لئے استعمال ہو سکتی ہے (ہم نے سیمنری بلڈنگ کی تقدیس کے وقت اِسی دُعا سے کام لیا تھا)۔

(ب) کالکٹ:- Collect یہ دُعا کی ایک نہایت قدیم صُورت ہے۔ کافی ایسی دُعائیں آجکل مختلف زبانوں میں استعمال ہوتی ہیں جو پانچویں یا چھٹی صدی میں لاطینی میں مرتب ہُوئیں۔ یہ بہت مختصر ہیں اور ایک خاص شکل رکھتی ہیں۔ انہیں پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:-

(۱) خُدا کا نام یا لقب۔

(۲) خُدا کی کوئی صفت یا طریقِ عمل۔

(۳) درخواست۔

(۴) اِس درخواست کا مقصد۔

(۵) خاتمہ جس میں عموماً مسیح کا واسطہ دیا جاتا ہے۔

بعض اوقات ایک تمجید کا جملہ آخر میں شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) اَے خُدا۔

(۲) امن کے بانی اور اتفاق کے دوست تجھے پہچاننا ہماری ابدی زندگی تیری غلامی میں پُوری آزادی ہے۔

(۳) ہمارے دُشمنوں کے سب حملوں میں اپنے عاجز بندوں کی حمایت کر۔

(۴) تاکہ ہم تجھ پر پُورا بھروسہ رکھ کر کسی مخالف کے زور سے نہ ڈریں۔

(۵) اپنے خُداوند یسُوع مسیح کی قدرت کے سبب۔ آمین۔

(ج) لطانیہ:- یعنی ایک ایسا دُعائیہ سلسلہ ہے جس میں ہادی کئی جُملے رُک رُک کر پڑھتا ہے۔ اور جماعت ہر ایک کے بعد ایک خاص جواب دُہراتی ہے کلیسیائے انگلستان کی لطانیہ میں (دُعائے عام صفحہ ۱۹) اِس طرح ہے کہ "اَے کریم خداوند ہمیں بچا" اور پھر "اَے کریم خداوند ہماری سُن"۔ اِس قسم کی دُعا کا رواج چوتھی صدی سے شروع ہُوا۔

(د) جوابی جُملے:- جیسے دُعائے عام صفحہ ۱۱ پر ملتے ہیں۔ یہ عموماً زبُوروں کی آیات ہیں۔

(ل) فی البدیہہ دُعا:- یعنی وُہ دُعا جس کے الفاظ کتاب میں لکھے ہُوئے یا دماغ میں حفظ کئے ہُوئے نہ ہوں۔ پہلی اور دُوسری صدی میں زیادہ تر جماعتی دُعا اسی طرح کی جاتی تھی۔ مگر اُس زمانہ کے بعد اصلاح دین تک یہ طریقہ تقریباً موقوف رہا۔ اصلاحِ دین کے بعد بھی زیادہ تر پراٹسٹنٹ کلیسیائیں تحریری دُعائیں استعمال کرتی تھیں۔ مگر فی البدیہہ دُعا کا رواج بڑھتا گیا، یہاں تک کہ بہت سی پراٹسٹنٹ کلیسیاؤں میں کسی اور قسم کی دُعا کبھی استعمال میں نہ آتی تھی۔ پر اِن پچھلے پچاس سالوں میں ایک تحریک بڑھتی گئی جس کے ماتحت کلیسیائیں عبادت کو زیادہ سنجیدہ اور خوبصورت بنانے کی غرض سے قدیم زمانوں کے دُعا اور عبادت کے خزانوں سے فائدہ اُٹھانے لگی ہیں۔ اس کے برعکس کچھ ایسی کلیسیائیں ہیں جو پُوری طرح تحریری عبادتوں کی پابند رہتی تھیں مگر اب وُہ فی البدیہہ دُعا کے لئے اجازت دینے لگی ہیں۔ لہٰذا یہ خیال نہ کیا جائے، کہ ہمیں اِن دونوں طریقوں میں ایک کو قبُول کرنا اور دُوسرے کو رَدّ کرنا لازم ہے۔ کیونکہ دراصل ہمیں دونوں کی ضرورت ہے۔ اور ایک ہی عبادت میں دونوں کام میں آسکتے ہیں۔ تاہم چُونکہ زیادہ لوگ ایک نہ ایک طریقہ کو بالکل رَدّ کرنے پر آمادہ ہیں، اِس لئے اِن دونوں کے فوائد اور خامیوں کو واضح کرنا مفید ہوگا۔

فی البدیہہ دُعا کے فوائد:-

۱۔ یہ دُعا ایک خاص صُورتِ حال کے عین مطابق اور ایک خاص ضرورت کو مدِ نظر

رکھ کر کی جا سکتی ہے۔

(۲) یہ دُعا کرنے والوں کے جذبات کا پُورا پُورا اظہار ہو سکتی ہے۔

(۳) اس کا ایک زیادہ قدرتی رنگ ہو سکتا ہے، کیونکہ وُہ روزانہ زندگی کے خیالات اور طرزِ گفتگو سے ملتی جلتی ہے۔

اس کی خامیاں:۔

(یہ خامیاں لازماً فی البدیہہ دُعا کے ساتھ پائی تو نہیں جاتیں تاہم اکثر اوقات اس کے ہمراہ آتی ہیں)

(۱) اکثر عبادت کے مختلف حصّوں میں ایک صحیح توازن قائم نہیں رکھا جاتا مثلاً پرستش اور سفارشی دُعا اکثر نظر انداز کی جاتی ہیں۔

(۲) وُہ اکثر ہادی کے شخصی خیالات و نظریات وغیرہ کے ساتھ مطابقت رکھتی ہیں۔

تحریری دُعاؤں کے فوائد:۔

(۱) ان کے وسیلے سے ہم دُوسرے زمانوں اور دُوسرے مُلکوں کی کلیسیاؤں کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں، کیونکہ وُہ انہیں دُعاؤں کو استعمال کرتی تھیں یا کرتی ہیں۔

(۲) اس طرح ہم وُہی بہترین دُعائیں کام میں لا سکتے ہیں جن کو مسیحیوں کی بہتیری پُشتوں نے پسند کیا۔

(۳) اس کے ماتحت جماعت عبادت میں زیادہ حصّہ لے سکتی ہے کیونکہ وُہ جوابی جملے پڑھ سکتی ہے، یا دُعائیں ساتھ ساتھ پڑھ سکتی ہے۔

(۴) ان کی مدد سے عبادت کے مختلف اجزا میں صحیح توازن قائم رہ سکتا ہے۔

ان کی خامیاں:۔

(۱) خادم الدّین کے لئے آسان ہے کہ زبان سے دُعا پڑھتا جائے، اور دل میں کچھ اور سوچتا رہے۔ اس سے خُدا کی عبادت کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔

(۲) بعض لوگ وُہی دُعائیں پڑھنے کے اس طرح عادی ہو جاتے ہیں کہ انہیں

ایک عجیب لہجہ سے پڑھنے لگتے ہیں۔

(۳) ایک خاص ضرورت پوری کرنے کے لئے اکثر موزوں دعائیں مشکل ملتی ہیں۔

فی البدیہہ دعا کے متعلق ہدایات

فی البدیہہ دعا یا تو عبادت کی ایک اعلیٰ صورت ہو سکتی ہے یا ایک مُردہ سا عمل ہو سکتی ہے، جو دلچسپی اور عبادت کی روح سے بالکل خالی ہو۔ زیادہ تر یہ خادم الدین کے روحانی تجربہ اور تیاری پر منحصر ہے۔ اگر اس خدمت کو واجب طور پر بجا لانا مقصود ہے، تو بڑی سوچ بچار اور بہت تیاری کی ضرورت ہے۔ اکثر خادم الدین کے لئے یہ مفید ہوگا کہ وعظ کی طرح اپنی دعائیں قلمبند کرے، خواہ وہ انہیں نہ بھی پڑھے۔ جماعتی دعائیں واجب طور پر رہنمائی کرنے کے لئے لازمی ہیں، کہ خادم الدین روح القدس سے بھرپور ہو۔ اور اس کا دماغ خدا کے کلام کی حقیقتوں سے معمور ہو۔ ہمیں مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنی چاہئیں

(الف) تیاری پر اچھی طرح توجہ دی جائے۔ وہ مضامین جن کے متعلق دعا کرنا یا شکریہ ادا کرنا ہے عبادت سے پہلے فیصل کئے جائیں۔ ان کو ایک کاغذ پر لکھ لینا بہتر ہے۔ ہفتہ وار عبادت میں دعا کے وقت رہنمائی کرنا عموماً خادم الدین کا اپنا فرض ہے۔ اگر کسی خاص وجہ سے وہ کسی اور کو موقع دینا چاہتا ہو، تو کافی دیر پہلے اسے آگاہ کیا جائے۔ بغیر اطلاع دیئے ہرگز کسی کو فوراً دعا کرنے کے لئے نہ کہیں۔

(ب) ایک دعا میں بہت سی باتیں شامل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ بعض کا طریقہ یہ ہے کہ ساری باتیں یعنی پرستش۔ شکرگزاری۔ اقرار۔ التجا۔ سفارش اور مخصوصیت سب ایک ہی لمبی دعا میں شامل کر لیتے ہیں۔ مگر ان کو علیحدہ علیحدہ دعاؤں میں تقسیم کرنا بہت بہتر ہے۔ ہر دعا میں خدا سے ان الفاظ میں خطاب کیا جائے جو اس کی تعظیم کے لئے موزوں ہیں۔ مثلاً اقرار سے پہلے "اے رحیم خدا تو شکستہ دلوں کے قریب ہے"۔ اور شکرگزاری سے پہلے "اے خدا تمام رحمتوں کے سرچشمے"۔

(ج) خیالات ٹھوس اور الفاظ واضح ہوں۔ مثلاً اس دُعا کی بجائے کہ کلیسیا کو برکت دے۔ اُن برکات کا ذکر کیا جائے جو مطلوب ہیں۔ جیسے کہ دُعائے عام صفحہ ۲۸ بائیں طرف کلیسیا کی سفارشی دُعا میں ذکر آتا ہے۔ اسی طرح شکرگذاری کے خاص مضامین شکرانۂ عام میں (صفحہ ۳۷) واضح طور پر بیان کئے گئے ہیں۔

(د) جذبات اور احساسات کا خاص طور پر لحاظ رکھیں۔ اور تب خُدا کی حضوری کے احساس کے لئے اِلتجا کریں۔ ہم اُس کا شکر کریں کہ وہ فی الواقع حاضر ہے۔

(ل) یہ آپ کی دُعائیں اور شکرگزاریاں جماعت کی حالت سے علاقہ رکھنے والی ہوں پاسبان اپنی جماعت کی رُوحانی اور جسمانی ضروریات اُن کے دُکھوں اور خوشیوں کو اُن کی کامیابیوں اور ناکامیوں کو اپنے دِل میں رکھتے تو اُس کی دُعا اُن کے لئے مفید ہوگی۔

(س) دُعا کرتے وقت خُدا ہی کو اپنے پیشِ نظر رکھیں اگر ہم خُدا کی نسبت جماعت کا زیادہ احساس رکھتے ہیں تو ہم دُعا میں لائق طور پر ہدایت نہ کر سکینگے اس سبب سے بعض لوگ تعلیم یا نصیحت اپنی دُعاؤں میں یہ کہہ کر شامل کرتے ہیں کہ اَے خُداوند تو جانتا ہے۔ اَے خُدا تیرے کلام میں لکھا ہے یا کوئی اِس قسم کی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک پادری کو ایک خاص موقع کے لئے دُعا تیار کرنے کے واسطے کہا گیا تو غلطی سے اُس نے دُعا کی بجائے وعظ تیار کیا اور جب وقتِ دُعا آیا تو اُس نے اپنے وعظ کی تمام باتیں دُعا کی شکل میں پیش کردیں۔

(ص) ضرور ہے کہ آپ بالکل صاف دِل ہوں اگر ہم دُعا میں اپنے تمام گناہوں کی معافی خُدا سے طلب کرتے ہیں مگر ایک خاص گناہ سے توبہ کرنے پر رضامند نہیں اور ہم یہ کہیں کہ ہم اپنے تئیں پُوری طرح تیرے سپرد کرتے ہیں مگر دراصل کوئی ایک بات اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں یا ہم دُعائے ربانی پڑھیں مگر کسی شخص کو مُعاف کرنے کے لئے تیار نہیں تو یہ محض ریاکاری ہے شاید ہم جماعت کو فریب دے سکتے ہیں لیکن خُدا

کو نہیں دے سکتے۔

(ط) تمام جماعت کو آمین کہنا سکھایا جائے جیسے کلام اللہ میں ہدایت ملتی ہے (ملاحظہ ہو استثنا ۲۷: ۱۵۔۲۶ تواریخ ۱۶: ۳۶۔ ۱ کرنتھیوں ۱۴: ۱۶)۔

(ع) خاموش رہنے سے خائف نہ ہوں جتنی زیادہ رُوحانی ترقی جماعت نے کی ہے اُتنی زیادہ وُہ خاموشی سے فائدہ اُٹھا سکیگی۔ آخر میں سب کو خاموشی سے دُعا کرنا چاہیئے اور خادم الدین سے پہلے کوئی باہر نہ جائے۔

(ک) مندرجہ ذیل اغلاط سے بچیں:۔

(۱) بہت لمبی دُعا مانگنا۔ تھوڑے ہی لوگوں کی توجہ تین چار منٹ کے بعد برقرار رہ سکتی ہے۔

(۲) کوئی خاص محاورہ بار بار استعمال کرنا یا ہر ہفتے انہی باتوں کی بابت دُعا کرنا۔ مثلاً اِس موقع کے لئے ہم تیرا شکر کرتے ہیں۔ اپنے گندے اور ناپاک دل تیرے پاس لاتے ہیں۔

(۳) "اے رحیم خداوند" یا کوئی ایسا محاورہ بار بار دُہراتے رہنا۔

(۴) کہ تالوثِ اقدس کے اقانیم کو مخلوط کرنا۔ مثلاً اے پیارے یسُوع ہم تیرے بچے ہیں۔ اے باپ ہم کو اپنے خُون سے صاف کر۔ تمام دُعا کے دَوران میں یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم کس سے خطاب کر رہے ہیں۔ اگر مسیح سے تو ہم معمُولی طریقے پر دُعا ختم نہیں کر سکتے۔ بجائے اس کے ہم یُوں کہیں "اپنے بزرگ نام کی خاطر بہ بخش"، یا کوئی ایسی بات۔

(۵) ہر وقت ایک ہی طریقے پر دُعا شروع یا ختم کرنا۔ مثلاً اے رحیم خُداوند ہم تیرا شُکر اور تیری تعریف کرتے ہیں۔

(ل) اِس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کوئی ضرُوری مضمون نظر انداز نہ کیا جائے۔ بعض کلیسیاؤں میں جہاں فی البدیہہ دُعا بغیر اچھی تیاری کے کرنے کا دستُور ہے۔

حاضرین اور مقامی جماعت کے سوا اور کسی خاص بات کی بابت دُعا عموماً نہیں کی جاتی۔ مانگنے کے علاوہ شکرگزاری۔ اقرار اور خدا کی پرستش، دُعا میں ذکر آنا چاہئے۔ نیز ہر جماعت کا فرض ہے، کہ ہر اتوار کو اپنے ملک۔ ہادیانِ کلیسیا، مصیبت زدگان اور بشارتی کام کو دُعا میں ضرور یاد کیا جائے۔

۲۔ عشائے ربّانی کی ادائیگی

۱۔ جماعت کی تیاری:۔ جہاں جہاں عشائے ربّانی کے لئے تیاری کی عبادتیں کرانے کا دستور ہے، وہاں خادم الدین کو ایک قیمتی موقع نصیب ہوتا ہے ایسی عبادتوں کا بڑا مضمون "مسیح میں خدا کا عجیب فضل اور کلیسیائی ضروریات کے تحت" ہونا چاہئے۔ خدا اور اپنے ہم جنس انسانوں کے ساتھ درست تعلق قائم کرنے پر زور دیا جائے، اور اعترافِ گناہ کے لئے ترغیب دی جائے۔ جماعتی دُعا اور خاموشی کی دُعا اور نصیحت کے لئے وقت دینا چاہئے۔ جماعتی یا شخصی تیاری کے لئے مسیحی خوبیوں کی انجیلی فہرستوں میں سے ایک لینا اور اُس کی روشنی میں اپنی زندگی کا امتحان کرنا اکثر فائدہ مند ہوگا۔ (ملاحظہ ہو:۔ متی ۳۵:۱۱ و گلتیوں ۵:۲۲-۲۳ و ۲ پطرس ۱:۵-۷، ۱-کرنتھی باب ۱۳) دُعائے عام کی کتاب کے (صفحہ ۱۱۷) پر پانچ باتوں کا ذکر ہے جو تیاری میں ضروری ہیں۔ یعنی (۱) گذشتہ گناہوں سے سچی توبہ کرنا (۲) نئی زندگی بسر کرنے کا پکا ارادہ کرنا (۳) خدا کے رحم پر جو مسیح کے وسیلے سے ہوتا ہے، زندہ ایمان رکھنا۔ (۴) اُس کی موت کو شکرگزاری کے ساتھ یاد کرنا (۵) سب آدمیوں سے محبت رکھنا۔

جہاں تیاری کی عبادتوں کا دستور نہیں وہاں جماعت کو ایک ہفتہ پہلے تیاری کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ دُعائے عام میں ایک ایسی نصیحت دی گئی ہے۔ (یہ موجودہ اُردو اشاعت میں نہیں، مگر وہ نصیحت جو صفحہ ۸۵ پر آتی ہے استعمال ہوسکتی ہے)

جہاں روزانہ عبادتوں کا دستور نہیں جیسے اکثر اوقات دیہات میں وہاں سنیچر کی
عبادت خاص عشائے ربّانی کی تیاری کی ہو۔ دیہاتی لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جائے
کہ رُوحانی تیاری کے علاوہ وُہ اِس پاک رسم کے لئے صاف کپڑے پہن کر آئیں۔

۲۔ جائے عبادت کی تیاری:۔ اِس موقع پر عبادت کی جگہ کو صاف
سُتھرا کرنے کی خاص احتیاط رکھّی جائے۔ جہاں کوئی گرجا نہیں، وہاں کسی مکان
کے اندر یا کسی بند صحن میں عشاء ربّانی منانا بہتر ہے، تاکہ یہ غیر مسیحیوں کے
لئے تماشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ قدیم کلیسیا کا دستور یہ تھا، کہ صرف بپتسمہ یافتہ
لوگ پاک عشاء کے وقت حاضر ہو سکتے تھے۔ برتن بہت صاف اور چمک دار
رکھّے جائیں۔ پاک میز پر ایک سادہ سفید کپڑا بچھایا جائے، اور ایک اَور
ایسا کپڑا برتنوں کو روٹی اَور مَے کو ڈھانکنے کے لئے موجُود ہو۔ پاسبان کی بیوی
اگر ان چیزوں کی نگرانی اپنا فرض سمجھے تو بہت اچھّا ہوگا۔

۳۔ خادم الدّین کی تیاری:۔ عشائے ربّانی کی تیاری میں بہ نسبت دُوسری
عبادتوں کے اَور زیادہ احتیاط کی ضرُورت ہے۔ کیونکہ یہ عبادت دُوسری عبادتوں
سے پیچیدہ ہے۔ اور ایک سنجیدہ رسم ہونے کے سبب زیادہ احترام اَور احتیاط
طلب کرتی ہے۔ اگر خادم الدّین آخری لمحہ میں معلوم کرے کہ تیاری کا کوئی اہم حصّہ
رہ گیا ہے، تو جلدی کرنے سے وُہ اِس سکُون اَور اطمینان کو کھو دیتا ہے جو عبادت
کے لئے لازمی ہے۔ اگر وُہ کسی کتاب کی ترتیب کے مطابق عبادت نہیں کرا رہا
تو چاہیئے کہ وُہ پیشتر از وقت اپنی ترتیب کو لکھے۔ اس میں عبادت کے حصّص
اَور حوالے۔ گیتوں کے نمبر اَور فی البدیہہ دُعا کے مضامین شامل ہوں۔ وُہ اپنی
پوشاک کا بھی خاص خیال رکھے۔ عشاء ربّانی کے وقت ایک خاص لباس پہننے
میں خاص فائدہ ہوگا کیونکہ جب ہم خُداوند کے نام سے روٹی پر برکت مانگ کر

اُسے توڑنے والے ہونگے، تو ہم اپنی شخصیت کو چھپانے کیلئے کوشاں ہونگے ۔ مگر سب سے زیادہ لازمی امر یہ ہے کہ خادم الدین اپنے دِل کو تیار کرے، ایسا کہ بہر حال وُہ خود حقیقی توبہ اور ایمان کے ساتھ خُدا کی طرف حقیقی شکر گزاری اور انسان کی طرف حقیقی محبت کے ساتھ پاک میز کے پاس حاضر ہو۔ اِس عبادت میں خُداوند کی حضُوری بے شک خادم الدین کی لیاقت پر مبنی نہیں، تاہم وُہ برکت جو شریک ہونے والوں کو حاصل ہونے والی ہے، کسی حد تک اُس کی رُوحانی تیاری اور دِلی رویہ پر موقوف ہوگی۔ اگر اس کی رُوح درُست نہ ہو، تو یہ امر اُس کی حرکات اور لہجہ سے ظاہر ہوگا۔ چاہیئے کہ تمام تیاریاں وقتِ عبادت سے کافی دیر پہلے مکمل ہوں۔ تاکہ آخری لمحات خاموشی کی دُعا اور دھیان میں صَرف ہو سکیں۔

۴۔ عبادت کے مقدّم حصّص :۔ شمالی ہند و پاکستان میں کلیسیائی اِتحاد کی تجویز ۱۹۵۷ء میں مندرجہ ذیل باتوں کی شمولیت کی سفارش کی گئی ہے۔

(الف) خُدا کے جلال اور اُس کی بھلائی کے لئے شکر گزاری توبہ کا اظہار اور دُعا تاکہ سب پاک عشاء الرّبانی طور پر لے سکیں۔

(ب) پاک کلام کے استعمال اور عقیدہ کے پڑھنے سے مسیح کی زندگی اور اُس کے کام کی یادگاری۔

(ج) مسیح کی قُربانی کا جو اُس نے ایک ہی بار گذرانی، اِظہار کرنا اور خُدا کے حضُور اسی قُربانی کا ذکر کر کے اِلتجا کرنا، جملہ کلیسیا کے لئے مسیح کے ثواب کا واسطہ دے کر شفاعت کرنا۔ مسیح کے جی اُٹھنے اور صعُود اور پاک رُوح کے نزُول کو یاد کرنا جو متواتر کلیسیا میں سکُونت کرتا ہے اور اسے زندگی بخشتا ہے۔ اور مسیح کی دوبارہ جلدی آمد کا انتظار کرنا۔

(۲) اپنے آپ کو اپنی رُوح اور اپنے بدن سمیت خُدا کے لئے زندہ قربانی ہونے کے لئے پیش کرنا۔

(۳) خُدا کے ساتھ۔ ایک دُوسرے کے ساتھ، اور خُدا کے تمام لوگوں کے ساتھ جوڑ دے زمین پر ہیں، اور مقدسین کی جماعت کے ساتھ رفاقت اور شراکت رکھنا۔

(۴) اِس فضل کو جو پاک شراکت میں ہم نے پایا، اپنی حمد اور شکرگزاری کی قربانی خُدا کی نظر کرنا۔

ہم اِن اُمور پر ایک ایک کر کے غور کرینگے :۔

(۱) خُدا کے جلال اور بھلائی کے لئے شکرگزاری کا بہترین اظہار کلیسیا کے اُس پُرانے گیت میں آتا ہے، جو "عالمِ بالا پر خُدا کا جلال" سے شروع ہوتا ہے۔ (دُعائے عام صفحہ ۹۲۔ اِس کتاب کا آخری صفحہ دیکھئے) یہ دُوسری کلیسیاؤں کی ترتیبوں میں عبادت کے آغاز میں آتا ہے۔ توبہ کا اظہار اِن اقراروں میں آتا ہے، جو دُعائے عام صفحہ ۸۶ اور رسُوم نامہ صفحہ ۳۰ پر آتے ہیں۔ لائق طور پر شریک ہونے کے لئے درخواست پاکیزگی کی دُعا میں (دُعائے عام صفحہ ۷۸ اور رسُوم نامہ صفحہ ۲۹) اور عاجزانہ رسائی کی دُعا میں "دُعائے عام صفحہ ۸۹" آتی ہے۔ ایک اور پاکیزگی کی دُعا رسُوم نامہ صفحہ ۳۰ پر آتی ہے۔

(ب) کلام :۔ کم از کم ایک مختصر دُعا یا نصیحت ہونی چاہیئے۔ بعض کلیسیاؤں میں ۱۔کرنتھیوں ۱۱: ۱۷ تا ۳۴ کا اقتباس ہمیشہ پڑھا جاتا ہے۔ اگر وِرد کا عشاءِ ربانی کے متعلق ہونا ضرور ہے، تو اِس باب کی بجائے کبھی ۱۔کرنتھیوں ۱۰: ۱۵۔ ۲۱ یا یُوحنا ۶: ۲۵۔ ۵۸ (یا اس کا کچھ حصہ)

پڑھا جائے۔ مگر شاید یہ بہتر ہو کہ کلیسیا کے قدیم دستور کے مطابق مختلف مضامین کے انجیلی اوراد استعمال کئے جائیں۔ عقائد دُعائے عام صفحہ ۸۱۔ اور رسُوم نامہ صفحہ ۱۳۱ پر پائے جاتے ہیں۔

(ج) خُداوند مسیح کی قربانی کی یادگار:۔ یہ عبادت کا مرکزی حصّہ ہے۔ اِس کے اندر اور جزا بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔ عبادت کا سب سے قدیم حصّہ جس کا ذکر پُرانے مصنفین کی کُتب میں آتا ہے، شُکرگزاری کی ایک لمبی دُعا تھی۔ اگر زمانہ حال میں یہی دُعا فی البدیہ طور پر کی جائے تو پھر بھی (SURSUM CORDA) اور (Sanctus) یعنی اپنے دِل عالمِ بالا پر لگاؤ .... قدُوس، قدُّوس، قدُّوس وغیرہ (دُعائے عام صفحہ ۸۷ و ۸۸) اِس سے پہلے پڑھی جا سکتی ہیں۔ اِس طرح سے عبادت کی اُس شراکت کا اظہار ہوتا ہے، جو آسمانی لشکر کے ساتھ ہمیں حاصل ہے۔

(۱) ہماری اِس شُکرگزاری میں اگرچہ مسیح کی مَوت کو بلاشُبہ مقدّم جگہ حاصل ہے، تاہم یہ ضرُوری ہے، کہ محض اسی کا ذکر ہو۔ کیونکہ ہم ایک زِندہ مسیح کی عبادت کرتے ہیں۔ لہٰذا اُس کے تجسّم۔ قیامت۔ صعُود اور آمدِ ثانی کا ذکر بھی ہونا چاہیے۔ دُعائے عام کی دُعائے تقدیس میں (صفحہ ۹۰)۔ ان کا ذکر نہ ہونا ایک خامی ہے۔ رسُوم نامہ ۳۶ کی دُعا بہتر ہے۔ شُکر کے بعد تقدیس آتی ہے۔ جس میں تقرّر کے الفاظ کا استعمال لازمی ہے۔ یہ دُعا کی شکل میں آ سکتے ہیں۔ (دُعائے عام صفحہ ۹۰) یا اعلان کی شکل میں (رسُوم نامہ صفحہ ۳۷ و ۳۸) اگر اعلان کا طریقہ استعمال ہو، تو دیگر الفاظ سے روٹی اور مے مخصُوص کی جاتی ہیں۔ دونوں حالات میں ایک ایسی دُعا بھی

شامل ہو سکتی ہے جس میں اشیا یا شرکاء عبادت پر رُوح القُدس کی برکت مانگی جاتی ہے۔ (رسُوم نامہ ۳۶)۔ یہ قدیم دستُور ہے، کہ روٹی لوگوں کے رُوبرُو توڑی جائے۔ چاہیئے کہ خادم الدّین برتنوں کے رکھنے اور اُٹھانے وغیرہ میں ماہر ہو، تاکہ نہ تو کوئی چیز کبھی گرائی جائے اور نہ برتنوں کے کھٹ کھٹ کی آواز سُنائی دے۔ بڑی سنجیدگی برقرار رکھنی چاہیئے۔ تقدیس کے بعد ہی دُعائے ربّانی آسکتی ہے۔ بعض اوقات اپنے تئیں مخصُوص کرنے کی دُعا یہیں پڑھی جاتی ہے۔ مگر بہ بہتر طور پر شریک ہونے کے بعد آئے گی۔ کیونکہ جب تک مسیح کے بدن اور خُون کے وسیلے خُدا سے ہمارا میل نہیں ہوتا، اور ہم صاف نہیں ہوتے، ہم اپنے آپ کو اُس کی نذر نہیں کر سکتے۔

شراکت:۔ اگر تقدیس کے بعد ہی کچھ وقت خاموشی میں گزرے، تو اچھا ہوگا۔ ایک سنجیدہ گیت جو عشاءِ ربّانی سے متعلقہ ہو اُس وقت گایا جا سکتا ہے۔ پُرانا دستُور ہے کہ خادم الدّین سب سے پہلے شریک ہو۔ شاید اس خیال سے کہ وُہ خود لینے کے بعد دُوسروں کو تقسیم کرنے کی پاک خدمت انجام دینے کے زیادہ قابل ہے۔ جس کلیسیا میں لوگوں کا آگے آکر گھٹنے ٹیکنے کا دستُور ہے، وہاں گھٹنے ٹیکنے کا صحیح طریقہ سمجھایا جائے۔ یعنی گھٹنوں کے اُوپر باقی جسم سیدھا رہے۔ جہاں سب ایک پیالے میں سے لیتے ہیں۔ ہر ایک لینے والے کے بعد اُسے صاف رُومال سے پُونچھا جا سکتا ہے۔ عمُوماً بہتر ہے کہ خادم الدّین پیالے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے مگر لینے والے بے شک اپنے ہاتھ بھی اُس پر رکھیں۔ تقسیم کے وقت مَوزُوں الفاظ بولے جائیں۔ مثلاً ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا بدن جو تیرے واسطے

دیا گیا، تیرے بدن اور رُوح کو ہمیشہ کی زندگی کے لئے بچائے رکھے۔ اسے لے اور کھا اِس بات کی یادگاری میں کہ مسیح تیرے واسطے مُوا، اور شکر کرتا ہُوا مسیح کو اپنے دِل میں ایمان سے کھا اور ہمارے خُداوند یسُوع مسیح کا خُون جو تیرے واسطے بہایا گیا تیرے بدن اور رُوح کو ابدی زندگی کے لئے بچائے رکھے؛ اِسے پی اِس بات کی یادگاری میں کہ مسیح کا خُون تیرے واسطے بہایا گیا، اور شکر کر (دُعائے عام صفحہ ۹۰)۔

اگر ایسے الفاظ ہر ایک لینے والے یا زیادہ سے زیادہ دو یا تین سے کہے جائیں، تو مسیح کی اِس مخفی محبّت پر زور دیا جاتا ہے، جو وُہ ہر فرد سے رکھتا ہے۔ بعض کلیسیاؤں میں انجیلی آیات پڑھی جاتی ہیں، وُہی سب سے موزوں ہیں، جو مسیح کے کفّارہ اور اُس کے فوائد سے متعلق ہیں مثلاً گلتیوں ۲: ۲۰، ۱۔ یُوحنّا ۴: ۱۰ - مرقس ۱۰: ۴۵، ۱۔ یُوحنّا ۱: ۷ - ۱۔ پطرس ۱: ۱۸ - ۱۹ و ۲: ۲۴ - عبرانیوں ۹: ۱۴ و ۲۸ و ۱۰: ۱۴ - ۱۔ تھسلنیکیوں ۵: ۱۰ و ۲: ۱۴ - اِفسیوں ۱: ۷ و ۲: ۱۳ - ۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۴ - ۱۵ و ۱۔ کرنتھیوں ۶: ۱۹ - ۲۰ - رُومیوں ۵: ۶ و ۸۔ ایسی آیات اگر زبانی یاد کر کے پڑھی جائیں تو سب سے اچھا ہے۔

اگر دَورانِ شرکت میں تقدیس شُدہ اشیا کم ہو جائیں تو ضرور ہے کہ اَور روٹی یا مے سنجیدہ طور پر مخصُوص کی جائے۔ جب سب لے چکتے ہیں، تو برتن ڈھانکے جائیں۔

شراکت کے بعد اپنے تئیں خُدا کو نذر کرنے کی دُعا کا بہترین موقع ہے۔ وُہ دُعا جو دُعائے عام صفحہ ۹۱، اور رسُوم نامہ صفحہ ۳۸ پر پائی جاتی ہے نہایت عُمدہ ہے۔ اگر فی البدیہہ دُعا کی جائے تو افسیوں ۳: ۱۴ - ۲۱

یا کُلسیوں ۱: ۹-۱۲ کا ذکر اِس میں آسکتا ہے۔

کلمۂ برکت کے لئے اگر کلیسیا کا قدیم کلمہ استعمال نہ ہو (خُدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے، تمُہارے دِلوں اور خیالوں کو خُدا اور اُس کے بیٹے یسُوع مسیح کی پہچان اور محبّت میں محفوظ رکھّے، اور قادرِ مُطلق خُدا باپ بیٹے اور رُوح القُدس کی برکت تُم پر ہو، اور تمُہارے ساتھ ہمیشہ رہے) ۔

تو عبرانیوں ۱۳: ۲۰-۲۱ کا کلمہ سب سے موزُوں ہے۔ چاہیئے کہ تقدیس شُدہ اشیا گرجا گھر میں ختم کی جائیں۔ یہ مناسب نہیں کہ جب سنجیدہ طَور پر دُعا کے ساتھ اُن کی تقدیس ہُوئی ہے تو وُہ پھینک دی جائیں یا کسی معمُولی کام میں لائی جائیں +

پی۔آر۔بی۔ایس پریس لاہور میں باہتمام پرنٹر و پبلشر مسٹر ڈی ایس۔ کے فضل سیکرٹری پنجاب رلیجس بُک سوسائٹی انارکلی۔لاہور چھپ کر شائع ہُوئی۔

مسیحی عبادت کے اصل و اصول

کا

اغلاط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۶	انسان	نشان
۷	۱۰	(چھوٹ گیا ہے)	(۳) خاص مواقع کی عبادتیں صفحہ ۲۷
۱۰	۱۴	کلام کو سمجھنے کی زیادہ صلاحیت پائی جاتی ہے۔	خاص طور سے سامعین کی رُوحانی ترقی مقصُود ہے۔
۱۰	۱۷	مقصُود ہے	پیدا ہوتی ہے
۱۰	۱۸	چُونکہ عبادت میں	لیکن جب تک عبادت میں
۱۰	۱۹	اور ہم نے	ہم نے
۱۶	۵	جب ہم بھی اس میں سے بنا سکھتے ہیں۔	جب ہم بھی اُن میں سے دینا سیکھتے ہیں۔
۱۹	۳	کرکے	کرے
۲۲	۸	معدہ	معیدہ
۲۴	۱	بہتری کی صُورت میں	بُہتیری
۳۰	۸، ۹	نیا ... رہا ... بن چکے تھے۔	نئی ... رہی ... بن چکی تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۸	کرتا تھا۔ . . . اور کوئی عالم و	کرتا تھا اور ایک اور شخص ۳ (الف) تا (ج) میں رہنمائی کرتا تھا اور کوئی عالم و۔
۳۴	۵	عہد جدید میں ہمیں کوئی	ہمیں کوئی
۴۰	۱۵	دُوسروں کے	وِردوں کے
۴۶	۱۰، ۱۱	علاوہ ازیں جوابی جملے اور کلام کے وِرد بھی پڑھے جاتے تھے تاکہ عبرانی رسُولوں کو ایک خاص مسیحی رنگ دیا جائے۔	تاکہ عبرانی زبُوروں کو ایک خاص مسیحی رنگ دیا جائے۔ علاوہ ازیں جوابی جملے اور کلام کے وِرد بھی پڑھے جاتے تھے۔
۴۹	۱۴	میں استعمال ہوتی ہے	میں سُریانی زبان استعمال ہوتی ہے
۵۲	۱۹	III دُعائے تقدیس	(۴) دُعائے تقدیس
۵۸	۱۱	گُناہ کے لئے تصوّر	گُناہ کیلئے قُربانی چڑھانے کا تصوّر
۶۴	۱	اور دیسی توبہ سے	اور وُہی توبہ سے
۶۵	۱	ایمان سے رکھ	ایمان سے کھا
۶۵	۱۰	دو اور نمازیں شام	دو اور نمازیں ملاکر شام
۶۵	۱۲	عبادت جو ابن کلمات	عبادت جوابی کلمات
۶۷	۲۰	یہاں دُعائیہ عبادت	اُردو کی کتاب میں دُعائیہ عبادت
۶۹	۱۲	کی دُعا جس میں صرف مسیح	کی دُعا جس میں نہ صرف مسیح
۷۰	۱	میں اتوار کی عبادت کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات درج ہیں	میں آتی ہیں۔ اتوار کی عبادت کے متعلق مندرجہ ذیل سفارشات دی گئی ہیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۱	۱۱	پھر خادم الدین	کہ خادم الدین
۷۲ تا ۷۶	۶ تا آخر	(یہ سارا حصہ کتاب کے اخیر میں آنا چاہیئے تھا)	
۷۶	آخر	عالم بالا .... دُعائے عام	(چھوڑ دیا جائے)
۷۷	آخری	فی البدیہ مسیح	فی البدیہ دُعا
۷۹	۸	مسیح ہمارے	بیچ ہمارے
۸۱	۳	پرستش کے	پرستش کی بجائے
۸۱	۱۷	پرستش کی اظہار	پرستش یا اظہار
۸۲	۷	ہو کہ وعظ سے پہلے ایک دُعا کا گیت ضرور ہو	ہو۔ وعظ سے پہلے ایک دُعا کا گیت موزوں ہوگا۔
۸۲	۱۱	صرف دینی گیت	صرف وُہی گیت
۸۲	۱۷	سنجیدگی نظر آئے۔ نیز گیت کے راگ میں اُس	اچھی رفتار قائم رکھیں۔ نیز گیت کے راگ اُس
۸۷	۵	لحاظ رکھیں۔ اور تب	لحاظ نہ رکھیں۔ بجائے اِس کے کہ
۸۹	۸	کلیسیائی ضرورت کے تحت"	ہم میں سے ہر ایک کی شخصی ضرورت"
۹۰	۱	دستور نہیں	دستور ہے۔
۹۲	۱۱	اس کتاب کا آخری صفحہ دیکھئے	(چھوڑ دیا جائے)
۹۳	۵	اندر اور جزا	اندر (د) اور (س) اجزا
۹۳	۱۴	تاہم یہ ضروری ہے	تاہم یہ ضروری نہیں۔
۹۵	۳	ایمان سے رکھ	ایمان سے کھا

نوٹ:- لفظ عشا ہر جگہ "مذکر" پڑھا جائے

پروفیسر لطفی لیونیان کی تصانیف

جن کے پڑھے بغیر علم اُدھورا رہتا ہے۔ فوراً آرڈر بھیجکر آج ہی منگوالیں!

کتاب	قیمت
تاریخ کا مفہوم کیا ہے؟	۱ر
خدا کی پروردگاری کیا ہے؟	" ۱ر
یشوع اور بنی آدم	" ۱ر
راستی کیا ہے!	" ۱ر
حریت	" ۱ر
کیا مذہب کی ضرورت ہے؟	" ۱ر
خدا پر ایمان رکھنا کیا ہے؟	" ۱ر
شخصی حیاتِ جاودانی پر کیوں اعتقاد رکھیں۔	" ۱ر
مقصدِ حیات	" ۱ر
معجزہ کیا ہے؟	" ۱ر
مذہب کیا ہے؟	" ۱ر
انسان کیا ہے؟	" ۱ر
مذہب اور سائنس	" ۱ر
مذہب میں عقل کا درجہ	" ۱ر

کتاب	قیمت
مذہب اور اخلاق	۱ر
مذہب اور دعا	" ۱ر
مذہب اور امن و صلح	" ۱ر
گناہ کیا ہے؟	" ۱ر
مذہب میں اختیار و اقتدار	" ۱ر
مذہب میں منبعِ قدرت	" ۱ر
خودداری	" ۱ر
مذہب کا معیار	" ۱ر
خدا کون ہے؟	" ۱ر
ابتدائے مذہب	" ۱ر
رنج و مصیبت کا مطلب	" ۱ر
مکاشفہ	" ۱ر
مسئلۂ برائی یا گناہ	" ۱ر
حقیقت و انصاف	" ۱ر
مذہب و معاشرتی مسائل	" ۱ر

Printed at the P.R.B.S. Press
and Published by
Mr. V.S.K. Fazal, Secretary,
Punjab Religious Book Society,
Anarkali, Lahore